Gandhi Memorial College C… …u

رام بھروسے

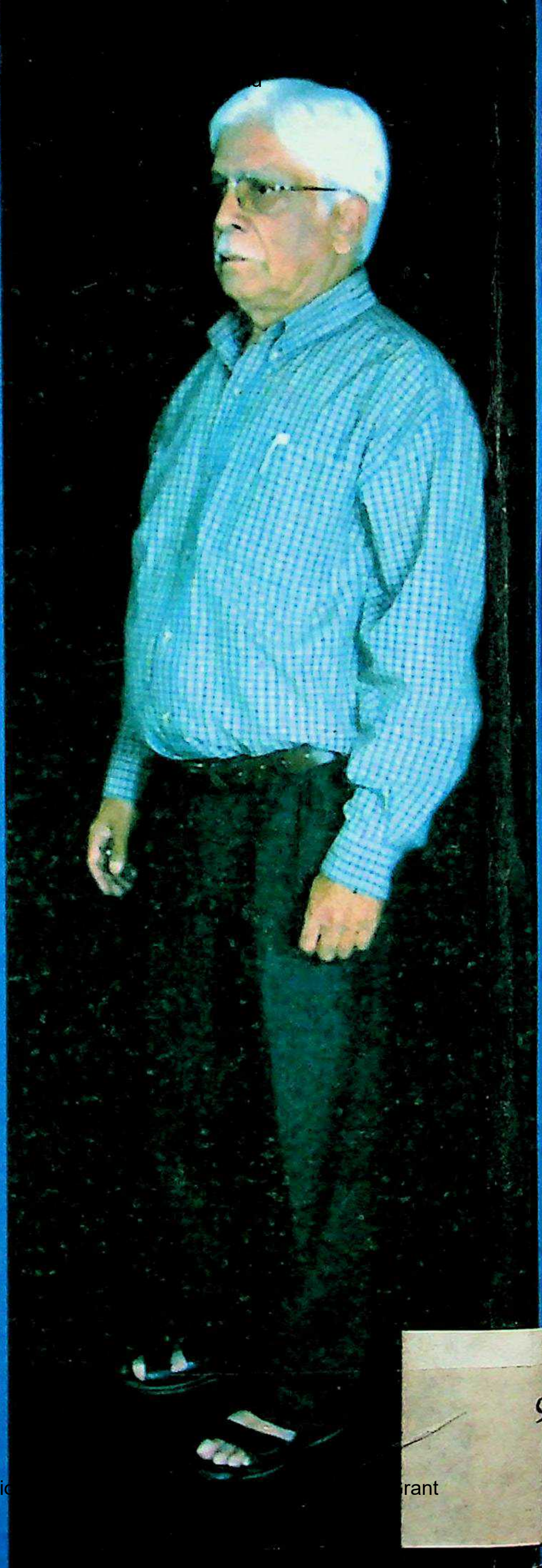

اردو ڈراما

ہیرالال کول (آکافر)

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundatio… …Grant

9

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

رام بھروسے

G.M. College of Education
Raipur, Bantalab
Jammu
23 (II)
Acc. No. 7999
Dated 17.6.08

G.M.C.E.J
7999

ہیرا لال کول (کافر)

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

کتاب کا نام — رام بھروسے

مصنف — ہیرا لال کول (کافر)

مطبوعہ :

سالِ اشاعت — ۲۰۰۴ء

خوش نویس — بشیر اجسی

قیمت — ۱۰۰/- روپیہ

ناشر:

وِکاس وژن

جی۔ ایف۔ ۳، پلاٹ نمبر۔ ۲۲

سیکٹر۔ ۵۔ ویشالی

غازی آباد۔ ۲۰۱۰۱۰

فون: ۳۹۴۵۲۵۶ (۰۱۲۰)

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

کُل ہُم صورت حال کے حوالے سے اگر دیکھا جائے تو اطمینان سے کہا جا سکتا ہے کہ ریاست جموں وکشمیر میں فنون لطیفہ اور خاص کر گوشیے ڈرامہ مایوس کن نہیں۔ آغاز سے ہی فنِ ڈرامہ قدامت پسندوں اور ترقی پسندوں کے درمیان ٹکراؤ کا موضوع رہا ہے تاہم عوامی سطح پر یہ پُر زور اور باوقار فن ناسازگار سیاسی اور سماجی حالات کے باوجود کسی نہ کسی شکل و صورت میں محفوظ رہا ہے۔ فنون لطیفہ کی یہی ایک خاصیت ہے اور ہر زمانے میں اس فن کے پرستار پیدا ہوئے ہیں اور ہوتے رہیں گے۔ اگر کمی ہے وہ صرف کتابی صورت میں ڈرامہ کی عدم دستیابی ہے۔

میں جناب ہیرالال کول کافر کو بہت سالوں سے جانتا ہوں لیکن ثقافتی معاملات کے حوالے سے اُس کے نزدیک رہنے کا موقعہ چند ہی سالوں سے فراہم ہوا ہے۔ اور اس محدود وقفے کے دوران جن صلاحیتوں کا مظاہرہ انہوں نے کیا ہے وہ قابلِ داد ہیں۔

ڈرامہ ''رام بھروسے'' لکھ کر کول صاحب نے ڈرامہ نویسی کے فن کو گرفت میں لانے کی جو کوشش کی ہے وہ محض ایک کوشش ہی نہیں بلکہ فن ڈرامہ کے ادبی گوشے میں ایک اہم اضافہ ہے۔

مکھن لال صراف

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

اپنی بات

کشمیری افسانوں کے مجموعہ "اُشی ٹارَ" کے بعد میں نے ٹیلی ویژن ڈراموں کے ذریعے ہندوستانی عوام کی تھکن، بھوک، مجبوری، بے چارگی اور اُداسی کو اُجاگر کرنے کی کوشش کی ہے۔ میرے مزاحیہ ڈرامے عصری زندگی اور زندگی کی ناہمواریوں پر مبنی ہیں۔ سماجی اور تہذیبی مسائل کو میں نے طنز و مزاح میں دُہرانے کی کوشش کی ہے۔

ہر انسان اپنے گرد نواح کے ماحول کو دیکھ کر حیران بھی ہوتا ہے اور پریشان بھی۔ وہ اِن پریشانیوں کو لوگوں تک پہنچانے کی کوشش ضرور کرتا ہے۔ اور یہی کوشش میں نے اپنے اس ڈرامے سیریل میں کی ہے۔ رام بھروسے ایک ایسا کردار ہے جو ہمارے سماج کا ایک حصہ ہے اور اُس کی ہر کوشش کچھ انتظامی خامیوں اور کچھ سماج کی کمزوریوں

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

کی وجہ سے اُسے کچھ کرنے نہیں دیتی ہے۔

یہ ڈرامے میں نے ٹیلی ویژن کیلئے لکھے تھے۔ لیکن افسوس کہ ٹیلی ویژن والوں کو اس بات سے کوئی واسطہ نہیں کہ کونسا پروگرام لوگوں میں مقبول ہو۔ اُن کی چوبیس گھنٹے کی چینل چلنی چاہیے۔ پروگرام معیاری ہوں یا نہ ہوں۔

خیر میں سوچا کہ میں یہ ڈرامے عوام تک پہنچاؤں اور اس بات کا فیصلہ آپ پر چھوڑ دوں کہ میری کوشش ٹیلی ویژن کیلئے موزون تھی یا نہیں ؟

ہیرا لال کول کافر

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

رام بھروسے

کردار

(۱) رام بھروسے
(۲) ساوتری
(۳) مُنی
(۴) مُنا
(۵) پیٹر
(۶) شیام لال
(۷) ایک کُتا

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

اتوار کا دن ہے رام بھروسے کے گھر میں
ناشتہ ہو رہا ہے سبھی ڈائیننگ ٹیبل
پر بیٹھے ہیں۔

مُنا۔ پاپا آپ نے پرامِز promise کیا تھا کُتا (Doggia)
لانے کا۔

رام بھروسے۔ ارے مُنا۔ کیوں پیچھے پڑے ہو۔ کیا کرنا ہے
کُتے کا؟

مُنی۔ پاپا۔ کُتا بڑا وفادار ہوتا ہے

رام بھروسے۔ ہاں بیٹی۔ پرانے زمانے میں جانور بھی وفادار
ہوتے تھے اور اِنسان بھی۔ اب تو انسان کی
طرح ان کا بھی ایمان بدل گیا ہے۔

مُنا۔ پر پاپا۔ رکھوالی تو کرتا ہے نا؟

رام بھروسے۔ رکھوالی کس چیز کی کریگا۔ یہاں ہے ہی کیا جو کوئی
لے جائیگا۔

گائیتری۔ مُنا۔ راجا بیٹا۔ کُتا کاٹتا ہے۔ وہ اگر تمہیں
کاٹے گا تو؟

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

رام بھروسے : ارے ماں - وہ نہیں - یہ اسکو مرور کاٹے گا۔

منّا : پاپا - پلیز میں نہیں کاٹونگا۔

رام بھروسے : یہ کُتّے کا بھوت کیسے سوار ہُوا تم پر ؟

منّا : پاپا میرے سب دوستوں کے پاس کُتّے ہیں۔

مُنّی : اور میری سب فرینڈس کے گھروں میں بھی ہے۔

رام بھروسے : ہاں - یہ بھی ایک فیشن بن گیا ہے - بھلا کُتّے
کا کیا فائدہ - پالنا ہی ہے تو ایک بِلّی پال لو۔
چوہوں کو بھگا دیگی اور نقصان بھی نہ ہوگا۔

گائیتری : یا بھینس پال لو۔ صاف دُودھ تو مِل جائیگا۔

ساوتری : ماں جی ٹھیک کہہ رہی ہے - بھینس لے آئینگے
صاف دودھ تو ملیگا - اس پیکیٹ دُودھ میں
کچھ مزا ہی نہیں آتا ہے۔

گائیتری : اری بہو - یہ سمجھ لو - مجبُوری سے پی لیتے ہیں۔
رنگ تو دُودھ کا ہے - پر وہ مزا کہاں جو
گاؤں کے دُودھ میں ہوتا تھا۔

ساوتری : سچ ماں جی۔

گائیتری : جب میں چھوٹی تھی - بہو - تو میری ماں مجھے سویرے
ہی ملائی والا دُودھ کا گلاس پلاتی تھی - اپنی
بھینس تھی نا۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

رام بھروسے : ماں کیا یاد دِلائی - میں بھی جب نانی ہاں جاتا تھا - واہ - ابھی تک مُنہہ میں وہی ملائی کا سواد بنا ہے -

ساوتری : لے آیئے نا - ایک بھینس -

رام بھروسے : ایسا کر - تو مائیکے جا اور میں بھینس پال لونگا - میرے سے دو .... دو .....

ساوتری : کیا میں بھینس لگ رہی ہوں - ؟

رام بھروسے : اری - سمجھا کر - اس چھوٹے سے مکان میں بھینس کہاں رہیگی ؟

ساوتری : اُس سے کیا بیڈ روم میں رکھنا ہے - رہیگی باہر آنگن میں -

گائیتری : بیٹا - ٹھیک کہہ رہی ہے - آنگن میں باندھ لینگے - پڑی رہیگی وہیں -

رام بھروسے : اور کھائے گی کیا - ؟

گائیتری : دفتر سے لوٹتے وقت اُسکے لئے چارہ لے آیا کرو نا -

رام بھروسے : یا خُدا کیا ہوگیا ان سب کو -

ساوتری : اپنے لئے نہ سہی اپنے بچوں کا تو خیال کیجئے - کتنے دُبلے ہو گئے ہیں - صاف دُودھ پیئیں گے تو صحت بن جائیگی ان کی -

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

رام بھروسے : پر بھینس پالنا کوئی مذاق نہیں۔ روز صفائی کرنا
ہوگی۔ اُس کے لئے چارا دانا لانا ہوگا۔

گائیتری : بیٹے۔ دفتر سے آتے وقت لے آیا کروگے۔

رام بھروسے : اری ماں۔ دفتر سے تھکا ہارا آتا ہوں۔ یہ بوجھ
مجھ سے نہیں اُٹھایا جائیگا۔

گائیتری : کتنا بوجھ ہوگا تم دو تین کلو گھاس بھی اُٹھا نہیں
سکتے کیا۔

ساوتری : اور پھر فائدہ بھی دیکھئے نا۔ گھر میں دُودھ کی گنگا
بہے گی۔ اٹھ دس کلو دُودھ تو دے گی ہی۔

رام بھروسے : واہ ٹھیک ہی کہا ہے کسی نے کہ عقل بڑی کہ بھینس۔
اری تین کلو گھاس کھلا کر اُس سے دس کلو دُودھ
لے گی۔

ساوتری : تو کیا دس کلو دُودھ کیلئے دس کلو گھاس کھلانا
ہوگا اُس سے۔

رام بھروسے : ہے بھگوان یہ لوگ مجھے پاگل بنا دینگے۔ بات
کُتے کی ہو رہی تھی بھینس کہاں سے آگئی۔

مُنا : (خُوش ہوکر) پاپا اسی لئے ہم کہتے ہیں۔ کُتا لے
آیئے۔ ایک تو اُس سے جگہ کم چاہیئے

مُنی : اور کھاتا بھی بہت کم ہے۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

گائیتری : پر دُودھ تو دیگا نہیں نا ؟

رام بھروسے : (جل کر) ارے تم لوگوں کا بس چلیگا تو تم اُسکا بھی دُودھ نکال لو گے۔

ساونتری : چھی۔ چھی۔ کیسی باتیں کرتے ہیں آپ۔ اب ہم نے کُتے کا ہی دُودھ پیتا ہے کیا ؟

گائیتری : بیٹھے۔ کیا اناپ شناپ بولنے لگا

رام بھروسے : ہاں ماں۔ میں پاگل ہو گیا ہوں۔ ایسا کرو میں کُتا ہی منگواتا ہوں۔ مجھے چھوڑ دو۔

مُنا : (خوش ہو کر) اچھے اچھے۔ پاپا جی۔ پاپا جی۔

مُنی : پھر منگوا ئیں نا۔

رام بھروسے : (اُٹھ کر ٹیلیفون پر کسی بیپڑ سے بات کرتا ہے۔ بیپڑ صاحب۔ میں رام بھروسے بول رہا ہوں۔ مجھے ایک بھینس۔ نہیں۔ نہیں۔ ایک کُتا چاہیئے۔

بیپڑ : (ٹیلیفون کی دوسری اور) سر۔ کونسا بریڈ مانگتا۔

رام بھروسے : ارے بھیا۔ چھوٹا سا کُتا بھیجنا۔ جسکے ساتھ بچے کھیل سکیں گے۔

بیپڑ : ارے صاحب۔ بڑا سا کُتا بھیجونگا کھیلیگا بھی اور رکھوالی بھی کرے گا۔

رام بھروسے : بھئی بولا نا۔ رکھوالی کے لئے نہیں۔ کھیلنے کیلئے چاہیئے۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

پیٹر : ارے صاحب ۔ میرا بات مانو ۔ آج چوریاں ہوتی ہیں ڈکیتی ہوتی ہے ۔ ایسا کُتا دینگا کہ دیکھتے ہی چور ڈکیت کا سٹی ہو جائینگا ۔

رام بھروسے : ارے بھٹیا ۔ یہاں چور کیا چور کا باپ بھی نہیں گھس سکتا ہے ۔ پہلے ہی خطرناک چوکیدار پال رہا ہوں ۔

پیٹر : پر چوکیدار تو بے وفائی کر سکتا ہے ۔ پر یہ کُتا بڑا وفادار ہوتا ہے ۔ کبھی دھوکا نہیں دیتا ۔

رام بھروسے : پیٹر صاحب ۔ یہ سب چکر چھوڑ دیجئے ۔ اور ایک پیارا سا کُتا لائیے ۔ بچوں کے کھیلنے کے لئے ۔

پیٹر : ٹھیک ہے صاحب ۔ جیسا آپ بولتا ہے ۔ میں ابھی کُتا لیکر خود آتا ہوں ۔

سین ۱

دروازے کی گھنٹی بجتی ہے ۔ ساوتری دروازہ کھولتی ہے ۔ تو تیزی سے ایک کُتا اندر داخل ہوتا ہے اور ہر ایک کے سامنے بھونکنے لگتا ہے ۔ سبھی لوگ سہم جاتے ہیں اور کوئی صوفے پر تو کوئی میز پر چڑھ جاتا ہے ۔ لیکن کُتا ہے ۔ کہ قیامت ۔ ۔ ۔ ۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

رام بھروسے : ارے - ارے - اسے روکو - یہ کیا اکیلے آیا ہے ؟

پیٹر : (اندر آتے ہوئے) واہ صاحب - آپ لوگ
تو گھبرا گئے - بڑا پیارا کُتا ہے -

رام بھروسے : (ڈرا ہوا) پیٹر صاحب - اتنا تو بتا دو کہ یہ
ویجیٹرین vegetarian ہے نا - ؟

پیٹر : ہی ہی ہی - کیا بات بولتا ہے صاحب کُتا ویجیٹرین
ہوتا ہے کیا ؟

رام بھروسے : پھر تو یہ . . . . .

پیٹر : ہی ہی ہی - پر صاحب - انسان کے مانس کے بنا یہ
سب کھاتا ہے -

رام بھروسے : (آہ بھر کر) پھر ٹھیک ہے (کُتا اندھا دھُند
کمرے میں ایک کونے سے دوسرے کونے
کی طرف بھاگتا ہے - ساری چیزیں توڑ پھوڑ
دیتا ہے -

رام بھروسے : ارے بھائی - اسے روکو تو - یہ تو سارا سامان . . . .

پیٹر : گھبراؤ مت صاحب - یہ شرارت کر رہا ہے - بچا موافق
ابھی چھوٹا ہے نا - اسی لئے اس کا نام بھی ناٹی رکھا
ہے - ناٹی - ناٹی - کم آن -

(کُتا پیٹر کے پاس آتا ہے -) کم آن یو - ناٹی - بیٹھو

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

نیچے کہیں بیٹھ جاتا ہے لیکن پھر اُٹھ کر رسوئی کی طرف بھاگتا ہے۔

ساوتری : (رسوئی سے چلاتی) بچاؤ۔ بچاؤ

رام بھروسے : ارے کیا ہوا۔

ساوتری : ارے کوئی تو آجائو۔ یہ تو مجھے کھا ہی جائیگا۔

رام بھروسے : پیٹر صاحب۔ میری بیوی۔

پیٹر : گھبراؤ مت صاحب۔ یہ گھر کی مالکن کو دیکھنے گیا ہے۔ بڑا سمجھدار ہے۔ گھر کی ساری جگہیں دیکھ رہا ہے نا؟ (اندر سے کچھ برتن ٹوٹنے کی آواز آتی ہے اور ساوتری دوڑتے ہوئے رام بھروسے کے پاس آتی ہے)

رام بھروسے : پیٹر صاحب۔ اس سے باہر لائیے۔ برتن بھی توڑ دے اس نے۔

پیٹر :۔ بولا نا۔ شرارتی کُتا ہے۔ آپ کا بچہ بھی کبھی برتن توڑتا ہے۔ پھر اس پر کیوں غصہ کرتا۔

رام بھروسے : ارے میرے باپ۔ اس سے ابھی چین باندھ کر رکھنا۔

پیٹر : ٹھیک ہے۔ آپ لوگ ڈرتا ہے تو بند کرتا ہے۔ ناٹی۔ ناٹی (کُتا بھاگتا ہُوا آتا ہے۔ اور پیٹر اُس سے چین باندھتا ہے) ناٹی کیا

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

شیطانی کرتا ہے ۔ تمہارا نیا گھر ہیں ۔

رام بھروسے : پیٹر صاحب ۔ کوئی ایسا کتا نہیں آپ کے پاس جو نا بھونکے اور نا کوئی شرارت کرے ۔

پیٹر : ارے صاحب ۔ ابھی تک کوئی گھونگھا کتا پیدا ہی نہیں ہوا ۔ سارے ورلڈ میں ۔ کتا بھونکے گا نہیں تو کیا گانا گائے گا ۔

رام بھروسے : پر یہ تو ضرورت سے زیادہ ہی تیز ہے ۔

پیٹر : اچھا بریڈ Breed کا کتا ہے نا ۔ اسکا سارا خاندان بڑا گھروں میں رہتا ۔ اسی لئے آپ کے واسطے پسند کیا ۔

رام بھروسے : ہمیں چھوٹے گھر والا ہی دے دو نا ۔

پیٹر : صاحب ۔ آپ معاف کریگا ۔ آپ کو کتے کا پہچان نہیں ہے ۔

رام بھروسے : ارے میں تو انسان کو نہیں پہچان پاتا ۔ یہ تو پھر کتا ہے ۔ جانور ہے ۔

پیٹر : دیکھا صاحب ۔ اب کیسے چپ ہے ۔ لگتا ہے اسکو یہ گھر اور آپ لوگ پسند آیا ۔

رام بھروسے : سچ مچ یار ۔ اب یہ کچھ شریف سا لگنے لگا ۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

پیٹر : بچا لوگ - ادھر آؤ نہ - ڈرو مت - آجاؤ - شاباش -

(منّا - منّی - ڈرے - ڈرے سے پاس آتے ہیں -
لیکن کُتا بالکُل خاموش بیٹھا ہے -)

پیٹر : ڈرو نہیں - کھیلو اس سے - شاباش

منّا : یہ کاٹے گا تو نہیں - ؟

پیٹر : بیٹا - نہیں کاٹنا - آؤ (اور مُنّے کا ہاتھ پکڑ کر کُتے
پہ رکھ دیتا ہے - کُت بھی پیار سے پونچھ ہلاتے لگتا ہے

منّا : پاپا - اس کا مُنہ آنکھیں نظر نہیں آتی -

پیٹر : اسکا زُلف کے نیچے ہے - اسکا خوبصورت بال
دیکھا خالص شیمپو Shampoo سے دھوتے کا ہے
دھونے کے بعد جیا شری دیوی کا بال موافق لگتا -

گائیتری : بیٹا - یہ تو اب بالکل شریف سا لگنے لگا -

رام بھروسے : ہاں ماں - ویسے ایک بات کہوں - بڑا پیارا کُتا ہے -

ساوتری : بچے بھی اب گھُل مِل گئے ہیں -

پیٹر : بہن جی - آپ کچن میں یونہی ڈر گیا - یہ آپ
سے ملنے گیا تھا اندر -

ساوتری : پہ سارے کپ توڑ دے -

پیٹر : کیا کریں - شرارتی ہے نا - بچوں کی طرح

رام بھروسے : اچھا پیٹر صاحب - کتنے کا ہے یہ ؟

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

پیٹر : آجکل بہت مہنگا ہوگیا ہے یہ کُتا لوگ - ڈیمانڈ
زیادہ ہوگیا نا -

رام بھروسے : پھر بھی - کتنے کا ہے ؟

پیٹر : آپ کے بہت کنسیشن کر رہا ہوں - آپ صرف ایک
ہزار دیجئے -

گائیتری : ایک ہزار - ارے ایک ہزار میں تو چار بھینس مل
سکتی ہیں اور یہ چھوٹا سا کُتا -

پیٹر : آپ کو بھینس اور کُتے میں فرق نظر نہیں آتا - بھینس
دُودھ تو دیتی ہے پر کھاتا بھی کتنا ہے - لیکن کُتا لوگ
تھوڑا سا کھاتا ہے اور چوبیس گھنٹے پہرہ دیتا ہے -

گائیتری : پر کُتا -

پیٹر : اور دُوسرا بات بھینس کا گند روز صاف کرنے کا -
پر کُتے کا گند کچھ بھی نہیں - پارک میں لے جاؤ -
سڑک پر لے جاو - کوئی کچھ نہیں بولے گا - ادمی لوگ
کو مارے گا - پر کُتا لوگ کیلئے کوئی کچھ نہیں کہیگا -

گائیتری : بیٹے آجکل تو ہر گھر میں کُتا نظر آتا ہے

پیٹر : سہی بولا آپ بیماری کی طرح پھیلنے لگا یہ فیشن اب -
اگر کُتا ہے تو بڑا آدمی لگتا ہے - اِنسان لوگ کو
آپ نے بیڈ پر سونے نہیں دیگا - بولتا انفیکشن

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

Infection ہوتا ہے۔ پر کُتا لوگ کو اپنے بیڈ پر سُلاتا ہے۔
اپنے ساتھ کھانا کھِلاتا ہے۔

رام بھروسے : ارے پیٹر صاحب۔ ٹھیک دام لگاؤ تا اسکے؟

پیٹر : بولا نا صاحب یہ دام خالص آپ کے لئے ہے نہیں
تو دو ہزار سے کم نہیں دینے کا۔

گائیتری : بیٹے۔ ایک ہزار میں کُتا خریدو گے؟ دماغ خراب
ہو گیا ہے کیا؟ ارے سڑکوں پر بہت پلے ملیں گے۔
لے آؤ نا ایک کو۔ وہ کیا کُتا نہیں ہے؟

پیٹر : ماں جی۔ ایسا مت کرنے کا وہ ٹھیک نہیں ہوتا۔ آوارا
ہوتا ہے۔ کسی کام کا نہیں ہوتا۔ وہ دن بھر خالِص
رومانس کرتا ہے۔ اسی لئے آوارا بولتا اُسکو۔

گائیتری : پر گھر میں رہیگا۔

پیٹر : بالکل نہیں لانا ایسا کُتا گھر میں۔ اِدھر سب لوگ کا کریکٹر
بگڑ جانے کا۔

رام بھروسے : (ساوتری سے) ایک ہزار روپیہ لیتے ہوئے۔
پیٹر بھائی یہ لیجئے۔

پیٹر : تھینک یو Thank You (کُتے کو پیار کرتے ہوئے)
او کے۔ ڈارلِنگ۔ تم کو نیا گھر مُبارک۔ اب کوئی شرارت
نہیں کرنے کا۔ (رام بھروسے کی طرف دیکھ کر) کیا

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu
کروں دندھا ہے نا۔ نہیں تو یہ میرا اچھا موافق۔

رام بھروسے: پیٹر صاحب آپ کُتے کی بات کرتے ہیں۔ یہاں
تو انسانوں کے نیچے تک کوڑیوں کے بھاؤ بکتے ہیں

پیٹر: ٹھیک بولا صاحب۔ سب کا مجبوری ہے۔ پیٹ
بھرنے کیلئے آدمی کیا نہیں کرتا۔ اچھا ہم چلتا۔

رام بھروسے: ایک منٹ پیٹر صاحب۔ آپ کے جانے کے بعد
یہ پھر ہلا گلا تو نہیں کریگا؟

پیٹر: اب نہیں کریگا صاحب۔ بولا نا بڑا سمجھدار ہے۔

رام بھروسے: پھر بھی ......

پیٹر: فون کر لینا۔ ہم آئیگا۔ (چلا جاتا ہے)
پیٹر کے جاتے ہی کُتا پھر شرارت کرنے لگتا ہے۔
زور سے ایسا جھٹکا دیتا ہے کہ منے کے ہاتھ سے چین
چھوٹ جاتی ہے۔ اور کُتا اندھا دھند کمرے میں
دوڑنے لگتا ہے۔ اور لگاتار بھونکنے لگتا ہے۔
گھر بھر میں قہرام مچ جاتا ہے۔ سبھی لوگ بھاگ دوڑ
میں لگے ہیں۔

رام بھروسے: (کُتے سے بچتے بچتے ٹیلیفون کے پاس پہنچ جاتا ہے
(ہیلو)۔ پیٹر صاحب۔

پیٹر: ہیلو۔ کون۔ رام بھروسے صاحب۔ کیوں کیا ہوا...؟

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

رام بھروسے: ارے بھائی۔ وہ پھر شیر اِدھر آیا ہے۔

پیٹر: صاحب ڈرو مت۔ اُس سے پیار کرو۔ ٹاٹی ٹاٹی کہہ کر بلا لو۔ پھر دیکھو۔

رام بھروسے: پیٹر صاحب۔ بہت دیکھ لیا ہم پہ دیا کرو۔ ہمیں بچاؤ۔

پیٹر: (ہنستے ہوئے) آپ کیسا آدمی ہے۔ صاحب لوگ شیر سے لڑتا ہے۔ آپ یہ چھوٹا سا کتا نہیں سنبھالتا۔

رام بھروسے: پیٹر صاحب۔ جلدی آجاؤ۔ نہیں تو یہ ہم سب کو کھا جائے گا۔

پیٹر: ارے۔ اتنا سارا میٹ یکدم سے کیسے کھا سکتا ہے؟

رام بھروسے: کیا کہا۔

پیٹر: او۔ ساری۔ اچھا۔ اچھا۔ ہم ابھی آتا ہے۔

سین بدلتا ہے

دروازے پر گھنٹی بجتی ہے۔ رام بھروسے کتے سے بچ کر دروازہ کھولتا ہے اور شام لال اندر آتا ہے

شیام لال: ارے۔ تو تم اتنا گھبرائے ہوئے کیوں ہو؟

رام بھروسے: ارے یار۔ وہ ہم سب کو کھا جائیگا۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

رام بھروسے: ارے اندر تو آ۔

شیام لال: یہ - ک کیا ہُوا ہے یہاں - اوہ - اوہ - سارا گھر تہس نہس ک - کر دیا ہے - کہ کس نے کیا یہ سب؟

رام بھروسے: ارے کُتّے نے۔

شیام لال: (ہنستا ہے) کُو - کُتّے نے - یار .... مذاق کر رہے ہو۔

رام بھروسے: ارے اندر تو آ - اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔ یہ کُتّے کا نہیں - شیر کا بچہ ہے۔

شیام لال: (ہنستا ہے) دھت تیرے کی - ارے یار - ک - کُتّے سے اتنا ڈرتا ہے - دکھا کہاں ہے - ابھی - س - سیدھا کرتا ہوں اُس سے۔

(اتنے میں کُتا پھر بھونکتا ہُوا آتا ہے اور شام لال پر ٹوٹ پڑھتا ہے۔

شیام لال: گھبرا کر - ارے یہ بھیّا - یہ - یہ - بچاؤ - ارے - ک - کوئی بچاؤ - یہ تو - مو - مجھے کھا ہی جائیگا

رام بھروسے: ہمت سے کام لے شام لال۔

شیام لال: کُتّے سے پیچھا چھڑانے میں لگا ہے۔

رام بھروسے: شیام لال کو بچانے کی کوشش میں کُتّے کو بُلاتا ہے

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

ناٹی ... ناٹی ... ناٹی

بتھی کُتا شام لال کو چھوڑ کر رام بھروسے کی طرف جاتا ہے اور دُم ہلا ہلا کر اُسکے سامنے کھڑا ہو جاتا ہے۔ رام بھروسے دل پر پتھر رکھ کر اُس سے سہلانے لگتا ہے۔

رام بھروسے: ناٹی ... ناٹی ... شاباش۔ اچھے بچے شرارت نہیں کرتے۔ چلو بیٹھ جاؤ اِدھر۔ (کُتا بیٹھ جاتا ہے اور رام بھروسے پیار کرنے لگتا ہے)

شیام لال: ارے بھیا۔ یہ تو چوُ۔ چُپ ہو گیا۔

رام بھروسے: غلطی مجھ سے ہو گئی یار۔ اس سے پہلے پیار سے بلایا ہوتا۔

شیام لال: ویسے ایک بات ہے یار۔ ہے بڑا۔ ش۔ شاندار کُتا۔ بڑا۔ خو۔ خوبصورت کر۔ کیا۔ نام بتایا تھا؟

رام بھروسے: ناٹی

شیام لال: رام بھروسے اور کُتے کے قریب جا کر۔ نا۔ نا۔ ناٹی۔ (کُتا یکدم پھر بگڑ جاتا ہے اور شیام لال کی طرف دیکھ کر بھونکنے لگتا ہے۔

شیام لال: ارے یار۔ یہ۔ یہ تو پھر بگڑ گیا۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

رام بھروسے : سب تیری وجہ سے ہوا۔ تم نے اِس کا نام بگاڑ دیا۔

ناٹی کو نا۔ نا۔ نارٹی بنا دیا۔ (کتا رام بھروسے

سے اپنے آپ کو چھڑانا چاہتا ہے۔ لیکن رام بھروسے

پوری طرح سے بیبن پکڑے ہوئے ہے۔ اسی کھینچا

تانی میں کتا رام بھروسے کو کاٹتا ہے۔)

رام بھروسے : ارے مر گیا۔ کاٹ گیا مجھے۔

شیام لال : کہ۔ کاٹ گیا۔ ارے یہ تو۔ بہت۔ بُو۔ بُرا ہوا۔

(اس بیچ پیٹر بھاگا بھاگا آتا ہے اور کتے کو سمجھا لیتا ہے)

رام بھروسے : پیٹر صاحب۔ کتا مانگا تھا یہ شیر کا بچہ کیوں دیا؟

پیٹر : ارے۔ آپ خواہ مخواہ میں ڈرتا۔ بولانا۔ دھیرے دھیرے گھل مِل جائیگا۔

رام بھروسے : ارے۔ کیا گھُل مِل جائیگا۔ یہ تو ہم سب کو چبا جائیگا۔

پیٹر : بولانا۔ یہ کاٹتا نہیں۔

رام بھروسے : ارے۔ میری ٹانگ تو کاٹ لی۔

پیٹر : کیا ؟

رام بھروسے : ٹانگ دکھاتے ہوئے۔ یہ دیکھو۔

پیٹر : ساری۔ سر۔ میں بھول گیا تھا آپکو بتانا کہ یہ

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

صُبح سے بھوکھا ہے۔ بھوک لگی ہوگی۔ اسلئے کاٹا۔

رام بھروسے : کیا۔ ؟

پیٹر : اِسکو ہم ابھی کچھ کھلائیں گا۔ پھر نہیں کاٹنے گا۔

رام بھروسے : ارے بھیّا۔ ہماری جان چھوڑدو اس سے لے جاؤ۔

ساوتری : (آتی ہوئی) نہیں چاہئے ہمیں ایسا کُتا۔ اگر میرے پتی کو کچھ ہوگیا تو تمہیں پولیس کے حوالے کردونگی۔

پیٹر : غلطی ہوگیا اس سے بچا ہے نا۔ معاف کردو۔

گائیتری : اس بچے کو اپنے ہی گھر رکھ لو۔ ہے بھگوان اب میرے لال کا کیا ہوگا۔

پیٹر : لے جاتا ہے صاحب۔ پیسہ کل واپس کریگا۔

رام بھروسے : ارے۔ پرسوں دے دو۔ پر اس سے ابھی لے جاؤ۔

(پیٹر کُتا لیکر جاتا ہے)

رام بھروسے : اب کیا ہوگا۔ شام لال ؟۔

شیام لال : اب۔ یہ سب اوپر والے کے ہاتھ میں ہے۔

رام بھروسے : ارے جلدی مجھے ہسپتال لے جاؤ۔

ساوتری : بھائی صاحب۔ کچھ کیجئے۔ انہیں۔

شام لال : یا تو۔۔۔ کُتا۔۔۔ یا۔۔۔۔ ر۔۔۔ رام بھروسے

ساوتری : کیا مطلب ؟۔

شیام لال : کہ۔۔۔۔ کہتے ہیں کہ کُتا کاٹے تو دو میں سے ایک...

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

۔۔ یہ ۔۔۔ پاگل ہو جاتا ہے۔

ساوتری: نہیں بھائی صاحب۔ یہ کیسی منحوس باتیں کرتے ہیں۔ آپ۔

گائیتری: رام بھروسے پاگل ہو جائیگا۔ نہیں میرا لال پاگل ہو جائے تو ہمارا کیا ہو گا؟

رام بھروسے: ارے کُتے کے کاٹنے سے نہیں۔ تم لوگوں کی وجہ سے ضرور پاگل ہو جاؤنگا۔

شیام لال: میں مذاق نہیں۔ کہ ۔۔۔ کر رہا ہوں۔ وہ جو گلی کے ۔ نہ ۔ نکڑ پر ۔ پہ ۔ پاگل گھومتا رہ ۔ رہتا ہے نا۔ اُس سے بھی ۔ کو۔ کُتے نے ہی کاٹا تھا۔

گائیتری: یا خدا۔ میرے لال کا کیا ہو گا؟

مُنا۔ کیا ہوا پاپا کو؟

مُنی: کُتے نے کاٹا۔

مُنا: ٹامی نے کاٹا

ساوتری: (بچوں کو ڈانٹتے ہوئے) چپ رہو۔ تمہاری ہی وجہ سے یہ سب کچھ ہوا۔

مُنا: پر ہمارے دوستوں کے کُتے تو نہیں کاٹتے ہیں۔

شام لال: وہ۔ یہ۔ بیٹے کُتے کے بچے ہیں اور یہ یہ تو۔ شہ شیر کا بچہ تھا۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

رام بھروسے : ارے جلدی سے مجھے ہسپتال لے جاو۔ نہیں تو میں
سچ مچ پاگل ہو جاونگا۔

شیام لال : کہ ۔ کیا قسمت ہے تمہاری ۔ یا ۔ ۔ ۔ یار ۔ معلوم ہے
ہسپتال میں کہ ۔ کیا کرینگے ۔ ؟

رام بھروسے : کیا کرینگے ۔

شیام لال : یہ پیٹ میں ۔ ان ۔ انجکشن لگائینگے ۔ اور اگر نہ
زہر پھیل گیا ہو ۔ ہو گا ۔ تو ٹانگ بھی شاید کاٹنی
پڑھیگی ۔

ساوتری : (روتے ہوئے) ۔ بھائی صاحب ایسا مت کہئے ۔
بھگوان نہ کرے ۔ ایسا ہو ۔

شیام لال : ۔ چہ ۔ چلو بھئیا ہسپتال ۔

— • —

سین
۱

ٹیلیفون کی گھنٹی بجتی ہے

رام بھروسے : ہیلو کون ۔ ؟

پیٹر : پیٹر بول رہا ہوں ۔ صاحب کیسی ہے آپ
کی طبیعیت ؟

رام بھروسے : اب ٹھیک ہوں ۔ پر آپ نے کیسے یاد کیا ۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

پیٹر: صاحب ۔ ایک خوشخبری دینا تھا ۔

رام بھروسے : بولیئے پیٹر صاحب

پیٹر: ناٹی اب بالکل شریف بن گیا ہے ۔ آپ دیکھیں گے تو یقین نہیں کرینگے ۔ بالکل شریف ۔

رام بھروسے : آپ کو اُسکی شرافت مُبارک ہو ۔

پیٹر: صاحب پھر نہ بھیج دوں ۔

رام بھروسے : اب ظُلم مت کر میرے بھائی ۔ ابھی پرانا گھاو نہیں بھرا ہے ۔

—٥—

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

رام بھروسے

کردار

۱- رام بھروسے - ۴۰ سال

۲- ساوتری - ۳۵ سال

۳- گائیتری - ۶۵ سال

۴- ماما - ۷۰ سال

۵- منی ۸ سال

۶- ۵ سال

—۰—

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

رام بھروسے: اتوار کا دن ہے۔ رام بھروسے ابھی پلنگ پر سویا
ہوا ہے۔ پورے گھر میں چھٹی کا ماحول ہے۔ سبھی سوئے
ہوئے ہیں۔ صرف ماں جاگی ہوئی ہے۔)

ماں۔ (کمرے میں ٹہلتے ہوئے دیوار پر لٹکی گھڑی کو دیکھتے
ہوئے) کیا ہو گیا ان سب کو۔ ارے بہو تو اُٹھ جاتی
(بہو کو پکارتے ہوئے) بہو۔ اری بہو۔ اب اٹھ جا
مانا کہ آج چھٹی کا دن ہے۔ تو کیا کھانے پینے کی بھی
چھٹی کروگی کیا؟۔
(ذرا رک کر) بہو سنتی ہو میں کیا کہہ رہی ہوں.....

ساوتری: (بستر سے اُٹھتے ہوئے جواب دیتی ہے۔ (آئی ماں)
رام بھروسے کو جگاتے ہوئے) میں نے کہا سنتے ہو..
.. ماں جی بلا رہی ہیں۔ غصہ ہو رہی ہے....
اُلٹے دن کب کا نکل آیا ہے۔

رام بھروسے: (اونگھتے ہوئے) تو اٹھ جانا۔ مجھے کیا کرنا ہے۔ جلدی
اُٹھ کر۔ تمہیں تو رسوئی کا کام کرنا ہے اُٹھ جا.....

ساوتری: بھول گئے رات والی بات... کہتے تھے نا مجھے
صبح جلدی جاگنا ہے۔

رام بھروسے: کیا کہہ رہا تھا۔ کونسی بات... ..

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

ساوتری : (حیرانی کے انداز میں)
ایک دم بھول جاتے ہو۔ . . . . وہ بُت بنانے
والی بات بھول گئے کیا ؟

رام بھروسے : چونکتے ہوئے۔ ارے ہاں۔ میں تو سچ مچ بھول ہی
گیا تھا۔ پر ایک بات ہے۔ بُت بنانے کیلئے ماں جی
مانے گی کیا۔ مجھے تو ڈر لگ رہا ہے اُنہیں کہنے میں۔

ساوتری : اس میں ڈرنے کی کیا بات ہے۔ اُلٹا وہ خوش ہو جائیگی

رام بھروسے : ایسا کرو۔ تم جلدی سے چائے بناؤ تب تک میں ماں
جی کو منا لونگا۔ ماں کے کمرے میں جاتا ہے جو رامائن
پڑھ رہی تھی۔ رام بھروسے ماں کے قریب جا بیٹھا ہے۔

گائیتری : رام بھروسے کو دیکھ کر رامائن بند کر کے رامائن
کو کرتے ہوئے۔

رام بھروسے : ماں کے پاؤں دبانے کے انداز میں۔ کیسی ہے
آپ ماں ؟

گائیتری : حیرانی سے تجھے کیا ہو گیا ہے۔ میں تو ٹھیک ہوں۔ پر
آج صبح صبح تمہیں یہ کیا سوجھی پاؤں دبانے کے . . .

رام بھروسے : کچھ نہیں ماں۔ تمہیں معلوم ہے کہ میں تم سے کتنا
پیار کرتا ہوں۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

گائیتری: ہاں وہ تو ہے۔ بھگوان تمہیں ہمیشہ خوش رکھے۔

رام بھروسے: ماں میں کچھ دنوں سے سوچ رہا ہوں کہ آپ کے
پچلے جانے کے بعد میرا کیا ہوگا۔

گائیتری! لیکن میں کہاں جا رہی ہوں۔

رام بھروسے: ماں۔ خدا تمہیں ہزاروں سال سلامت رکھے۔
پر جب بھی . . . . .

گائیتری: ارے پاگل آج تمہیں سویرے یہ کیا ہو گیا ہے۔
ابھی تو مجھے جینا ہے۔ منے اور منی کی شادی دیکھنی
ہے۔ پھر اُنکے ننھے منے بچوں سے دل بہلانا ہے
اور پھر منا اور منی کی طرح اُنکے بچے بھی بڑھے ہونگے...

رام بھروسے: اور پھر اُنکے بچے. . . . پھر اُنکے بھی بچے پیڑی در
در پیڑی . . . . . بچے ہی بچے. ہنستا ہے۔ ماں
تم غلط سمجھ رہی ہو۔ میں چاہتا ہوں تم ہمیشہ
میرے ساتھ رہو۔

گائیتری: میں تو تمہارے سامنے ہی رہتی ہوں۔

رام بھروسے: میں ابھی کی بات نہیں کر رہا ہوں۔

گائیتری: میں تو کہیں نہیں جا رہی ہوں۔ میں اس گھر کو کیسے
چھوڑ سکتی ہوں۔ جس میں میری خوشیاں سمائی
ہوئی ہیں۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

رام بھروسے: وہ تو ٹھیک ہے ماں۔ پر کبھی نہ کبھی تو ہم سب کو جانا ہی ہوگا نا۔

گائیتری: کیا بے تکی سی باتیں کر رہا ہے۔ ارے تمہیں یہ کیا ہو گیا آج۔

رام بھروسے: ماں بہت دِنوں سے میرے دِل میں ایک سوال پیدا ہوا ہے۔ تم نے بڑے بڑے لیڈروں۔ مہاتماوں اور راجوں مہاراجوں کے بُت دیکھے ہے نا۔؟

گائیتری: دیکھے تو ہیں۔ پر آج تمہیں بُتوں کی دُھن کیوں کر سوار ہوئی ہے۔

رام بھروسے: ماں میں چاہتا ہوں کہ میری ماں کبھی ایک شاندار بُت ہو۔

گائیتری: لیکن بیٹے وہ تو مرنے کے بعد بنائی جاتی ہیں اور میں تو ابھی صحیح سلامت ہوں۔

رام بھروسے: ماں در اصل میں نے کل ہی بُت بنانے کی ایک آسان فن سیکھی ہے اور میں اس کا تجربہ آپ پر کرنا چاہتا ہوں۔

گائیتری: رام بھروسے اتنا موہ اچھا نہیں ہے۔ ماں سے اب بھی اتنا پیار کرتے ہو Emotional ہو جاتی ہے۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

چلو ٹھیک ہے۔ بنا دوں میرا بیٹ۔ ساوتری چائے لیکر آتی ہے

رام بھروسے: دیکھا تم نے - ماں مان گئی - چل ایسا کر۔ کل جو سامان
میں لایا تھا وہ لے آ۔ اور سنو بچوں کو بھی یہاں
بھیج دو۔ تھوڑا مدد کرینگے۔ اور یہ فن بھی سیکھیں
گے (بیوی کو آنکھ مارتا ہے وہ سمجھ جاتی ہے اور
وہ Exit)

رام بھروسے: پلاسٹر آف پیرس ملا رہا ہے۔ اور بنڈیج رولز
سامنے پڑے ہیں۔ ماں کو سٹول پر بیٹھایا ہے
اور سامنے بچے اور بیوی بہت دھیان سے
رام بھروسے کو دیکھ رہے ہیں۔

رام بھروسے: بنڈیج کا رول اٹھا کر ماں کے سر اور آنکھوں
پر باندھنا شروع کر دیتا ہے۔ بس ماں۔ تم ایسے
سیدے بیٹھی رہو پانچ منٹ کا تو کام ہے۔

گائیتری: ارے یہ بنڈیج کیوں لگا رہا ہے۔؟

رام بھروسے: ماں - تم دیکھتی رہو۔ میں نے کہا نا۔ صرف پانچ
منٹ کا کام ہے۔ اسکے بعد کھول دونگا۔ تھوڑا
سا صبر کرو ماں۔ بنڈیج باندھیں جا رہا ہے۔
چہرے۔ گردن۔ شانوں۔ کندھوں پر وغیرہ....

بچے: حیرانی سے دیکھ رہے ہیں اور بڑی ماں کو بنڈیج

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

میں لپیٹا کر ہنس رہے ہیں :

رام بھروسے : ارے بے وقوفو تم ہنس رہے ہو کچھ سیکھ لو۔ (ماں کچھ کہنا چاہتی ہے) لیکن بینڈیج سے منہ بند ہونے کے کارن کچھ بول نہیں پاتی۔ ہاتھ ہلانا چاہتی ہے۔ آدھے بازو بند ہونے سے ہاتھ بھی پوری طرح اُٹھا نہیں پاتی۔ وہ اُٹھنے کی کوشش کرتی ہے پرنتو رام بھروسے اُنہیں زبردستی بٹھا دیتا ہے۔

رام بھروسے : لو یہ تو ہو گیا (ساوتری کی اور) ساوتری ذرا وہ برتن دے دینا۔

ساوتری : (برتن دیتے ہوئے)۔ کیا کر رہے ہو۔ ؟ ماں جی کو گھوٹن ہو جائیگی۔

رام بھروسے : ارے گھٹن کیسے ہو گی۔ سانس لینے کیلئے ناک کے پاس جگہ چھوڑ رکھی ہے۔

بچے : ہی۔ ہی۔ ہی۔ بڑی ماں تو بھوت لنظر آ رہی ہے۔

رام بھروسے : (تھوڑا ڈھانٹ کر) چُپ رہو اور کچھ تو سیکھ لو۔ یہ کہہ کر ماں پر باندھے بنڈیج پر پلاسٹر آف پیرس ملنے لگتا ہے۔

گائیتری : ہاتھوں کے۔ اِشاروں سے کچھ کہنا چاہتی ہے۔ لیکن کسی کی سمجھ میں نہیں آ رہا ہے۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

ساوتری : جلدی کیجئے نا۔ ماں جی کو گھٹن ہو رہی ہے

رام بھروسے : تُو تو ہمیشہ بڑ۔ بڑ کرتی رہتی ہے۔ بولا نا کچھ نہیں ہوگا۔ تم کیا سمجھتی ہو۔ ماں مجھے پیار نہیں کرتی ہے۔ بُت بنانے کیلئے اُسکا پُورا عکس تو آنا چاہیئے۔

ساوتری : اچھا تو جلدی کیجئے۔ لگ رہا ہے ماں جی کی کچھ بے چینی سی ہو رہی ہے۔

گائیتری : زور زور سے ہاتھ پیر ہلاتی ہے۔ اور کھڑے ہونے کی کوشش کرتی ہے۔

رام بھروسے : ماں کو زبردستی بٹھاتے ہوئے۔

ساوتری : یہ ہاتھ ہلا ہلا کر کچھ کہنا چاہتی ہے۔

رام بھروسے : اری مُورکھ۔ یہ میری کلا کی داد دے رہی ہے۔ ماں پھر اُٹھ کھڑی ہوتی ہے۔ رام بھروسے اُس سے پھر بیٹھاتا ہے۔

رام بھروسے : بس ہو گیا ماں۔ ابھی کھول دیتا ہوں۔ (بیوی سے) سُنو ذرا قینچی دے دینا۔

ساوتری : قینچی۔ لیکن قینچی ہمارے پاس ہے کہاں۔ وہ تو بچوں نے کب کی توڑ دی ہے۔

رام بھروسے : اری جلدی کر۔ پلاسٹر سُوکھ گیا تو مُصیبت ہو گی۔

ساوتری : لیکن قینچی کہاں سے لاوں۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

رام بھروسے: ہے بھگوان - یہ گھر ہے یا کبوتر خانہ - چل جلدی سے چاقو لے آ - ساوتری چاقو لیکر آتی ہے اور رام بھروسے کو دیتی ہے

رام بھروسے: چاقو سے پلاسٹر کاٹنے لگتا ہے - لیکن چاقو کی دھار تیز نہ ہونے کی وجہ سے پلاسٹر کٹ نہیں پاتا ہے -

(ساوتری کی اور دیکھ کر) اس سے کٹتا ہی نہیں - اور جلدی سے پڑوسوں کے گھر سے قینچی لے آ -

ساوتری: پہلے خیال رکھنا تھا ان باتوں کا تمہارے کام تو سارے .... (کہتے ہوئے جاتی ہے)

رام بھروسے: (تب تک چاقو اور بلیڈ سے پلاسٹر کاٹنے کی کوشش کرتا ہے - لیکن کٹتا نہیں - پریشان ہوکر) اب کیا ہوگا - ابھی تک ساوتری نہیں آئی اور بچے - تم لوگوں نے قینچی کیوں توڑ دی -

مُنّی: پاپا - میں نے نہیں - مُنّے نے توڑی -

مُنّا: جھوٹ بول رہی ہے پاپا - اسی نے قینچی توڑ دی -

مُنّی: تُم نے

مُنّا: تُم نے

مُنّی: (تُم نے) اور لڑنے لگتے ہیں -

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

رام بھروسے : ارے معاف کردو۔ چُپ تو ہو جاؤ۔ بابا قینچی میں
نے توڑ دی۔ اب تو چُپ ہو جاؤ۔

گائیتری : (ہاتھ۔ پیر۔ پھر مارنے لگتی ہے)

رام بھروسے : اے مر گیا۔ اب کیا کروں۔ ارے بچو۔ ذرا ماں کو
بُلانا۔ کہاں گئی اتنی دیر سے۔ (کچھ سوچ کر بچوں
کو جانے سے روکتا ہے) نہیں۔ تم لوگ مت جاؤ۔
(پھر پلاسٹر کو چھو کر) اور یہ تو سوکھ گیا اب کیا
ہو کیسے کٹے گا۔

ساوتری : (دوڑ کر آتے ہوئے) یہ لو قینچی

رام بھروسے : جہاں بھی جاتی ہو۔ باتوں میں کھو جاتی ہو۔ یہاں
جان پہ آ بنی ہے۔ جلدی نہیں آسکتی تھی تم۔ ؟

ساوتری : تین پڑوسیوں کے گھر جانا پڑا۔ تب جا کر یہ
قینچی ملی۔ اب جھگڑا بعد میں کرنا۔ پہلے ماں جی
کو آزاد کردو۔

رام بھروسے : (قینچی سے پلاسٹر کاٹنے کی کوشش کرتا ہے۔
لیکن پوری طرح سے سیٹ ہونے کی وجہ سے
پلاسٹر کٹتا نہیں۔) پریشان ہو کر اب کیا ہوگا۔

گائیتری : (ہاتھ پیر بہت زور سے ہلاتی ہے)

ساوتری : ہے بھگوان۔ اب کیا ہوگا (ماں کی طرف دیکھ

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

کہہ روتی ہے) ماں کو دیکھ کر بچے بھی رونے لگتے ہیں۔

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

(ماں جی ماں جی)

رام بھروسے: ارے بھائی۔ چُپ رہو۔ میں پہلے ہی بہت پریشان ہُوں۔ تم لوگ اور بھی پریشان کر رہے ہو۔ ارے کوئی حل تو سوچو۔

ساوتری: ہر بار ایسے ہی اُٹ پٹانگ کام کرتے ہو۔ کیا بگاڑا تھا ماں جی نے تمہارا۔

رام بھروسے: مجھے تھوڑا ہی معلوم تھا۔ قینچی نہ ہونے کے کارن یہ مصیبت کھڑی ہو جائیگی۔ اب جو ہونا تھا سو ہو گیا۔ اب کوئی طریقہ تو سوچو یہ پلاسٹر کاٹنے کا (دروازے کی گھنٹی بجتی ہے)

ساوتری: کوئی آیا ہے۔ اب کیا کریں۔ اگر یہ سب دیکھے گا تو تھو۔ تھو۔ کریگا۔

رام بھروسے: اری۔ جلدی سے جا۔ جو بھی ہوگا اُس سے جلدی سے بھگا دے۔ اور سُنو۔ بچوں کو بھی باہر لے جاؤ۔

(ساوتری دروازہ کھولتی ہے) رام بھروسے کے ماموں دروازے پر کھڑے ہیں۔

ماما جی: دروازہ کھولتے میں اتنی دیر لگائی۔ سب ٹھیک ہے نا۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

ساوتری : (پیر چھوتی ہوئی) جی سب ٹھیک ہیں ٹھیک ہے۔ آیئے نا اندر۔

ماما جی : (بچوں سے پیار کرتے ہوئے) اری میری منیا کیسی ہو اور منے۔ تم بھی ٹھیک ہو نا۔

بچے : ٹھیک ہیں۔ ماما جی۔ وہ ماں ہے نا۔ . . . .

ساوتری : (بچوں کو کہنے سے روکتے ہوئے) ارے تم دونوں اندر جاؤ اور پاپا کو بھیج دو۔

ماما : گائیتری کہاں ہے۔

ساوتری : وہ ذرا بازار گئی ہے۔ آتی ہی ہو گی۔

ماما : (ہنستے ہوئے) ارے۔ تم نہیں جاتی بازار۔؟

ساوتری : نہیں ماما جی۔ وہ دراصل آج میں بازار سے کہیں اور بھی جا رہی تھی۔ اس لئے . . . . .

ماما : اچھا۔ اچھا . . . . (اتنے میں رام بھروسے بھی آجاتا ہے)

رام بھروسے : آتے ہوئے نمسکار۔ ماما جی۔

ماموں : خوش رہو بیٹے۔ رام بھروسے کیسے ہو۔ ؟

رام بھروسے : ٹھیک ہوں ماما جی پر . . . .

ماما : لیکن تم اتنے پریشان سے کیوں لگ رہے ہو۔

رام بھروسے : پریشان۔ کہ۔ کہ۔ کچھ نہیں۔ بس ویسے ہی۔ گرمی ہے نا۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

ماما : (ہنستے ہوئے) ارے - گرمی تو سب کیلئے ہے - خبر سناؤ - کیسے چل رہا ہے ۔

بچے - (آتے ہوئے) پاپا - پاپا - وہ بڑی ماں کو . . . . .

رام بھروسے : دونوں بچوں کو اشارہ سے چپ کرا کے اندر لے جاتا ہے ۔

ساوتری : (آتے ہوئے) سُنئے - وہ ماں جی -

رام بھروسے : یکدم اُٹھ کر بیوی کو کچھ کہنے سے ٹوکتے ہوئے اُس سے واپس اندر لے جاتا ہے ۔

ساوتری : (اندر والے کمرے میں) سُنئے مجھ سے ماں جی کی حالت دیکھی نہیں جا رہی ہے - کچھ جلدی کیجئے نا -

رام بھروسے : اری یہ ماما جی اسی وقت یہاں آ ٹپکے - اب کیا کروں - اگر انہیں پتہ لگا تو یہ مجھے کچا ہی چبا جائینگے -

ساوتری : ایسا کرو صاف صاف بتا دو - شاید یہ کچھ مدد کریں -

رام بھروسے : اری - پاگل ہو گئی ہو کیا - ماما جی نہ تو صرف مجھے پولیس اور نہ کورٹ کچہری کے حوالے کر دینگے - وہ تو مجھے سیدھے پھانسی چڑھائیں گے - (اتنی دیر میں ماما جی کے چلنے کی آواز آتی ہے اور رام بھروسے جلدی سے ماں کے اوپر ایک چادر ڈال دیتا ہے ۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

ماما - (اندر آتے ہوئے) کیا بات ہے مجھے باہر اکیلا چھوڑ کر خود اندر آ بیٹھے۔

رام بھروسے : کہ۔کہ۔کچھ نہیں ماما جی وہ .... کچھ .....

ماما جی : دیکھو بھیّا۔ میں سفر سے تھک گیا ہوں۔ ذرا کچھ دیر آرام کرونگا۔ اتنے میں گائیتری بھی آ جائیگی۔

رام بھروسے: (ماما کو بیٹھنے سے روکتے ہوئے) ماما جی۔ چلیئے آپ اُس کمرے میں آرام کیجئے۔ یہاں کچھ گرمی زیادہ ہے۔

ماما : ارے مجھے کونسا گھنٹوں سونا ہے۔ تھوڑی دیر یہی پر لیٹ جاونگا۔

رام بھروسے : اُس کمرے میں تیز پنکھا ہے۔

ماما : ارے رہنے دو۔ یہاں ٹھیک ہے۔

رام بھروسے : پریشان ہوکر اپنے آپ سے (اب کیا ہوگا۔ یہ مصیبت تو ٹلنے والی نہیں ہے۔ اور اُدھر ماں تکلیف میں ہے۔ اب کیا ہوگا۔ اری ماں۔ مجھے معاف کرنا۔

رام بھروسے: (کمرے سے نکل جاتا ہے اور ماما جی اکیلے کمرے میں پلنگ پر لیٹ جاتے ہیں۔ پلنگ کی بائیں اور ہی گائیتری چادر کے نیچے سٹول پر بیٹھی ہے۔ ماما جی لیٹے لیٹے کمرے کا مطالعہ کرتا ہے۔ اور

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

اُس کی نظر سٹول پر پڑتی ہے۔ بتی گائیتری پھر ہاتھ پیر
ہلانے لگتی ہے۔ ماما جی یہ سب دیکھ کر خوف زدہ ہوتے
ہیں اور حیران بھی۔ اپنی آنکھوں پر بھروسہ نہ کرتے ہوئے
وہ آنکھیں ملتے ہیں اور پھر سٹول کی طرف گھور۔ گھور
کر دیکھنے لگتے ہیں۔ اُسی وقت گائیتری پھر ہاتھ پیر
ہلانے لگتی ہے۔ ماما جی پھر چور نظروں سے اُس اور دیکھنے
کی کوشش کرتے ہیں۔ اور اُس سے ہاتھ پیر دِکھائی
دیتے ہیں۔ وہ دھیرے دھیرے اُٹھ کر دروازے
کے پاس پہنچ جاتے ہیں اور بھاگ جاتے ہیں۔

ماما۔ (گھبراہٹ میں) رام بھروسے۔ رام بھروسے

رام بھروسے: (آتے ہوئے) جی ماما جی

ماما۔ وہ کمرے میں کچھ۔۔۔۔۔

رام بھروسے: ارے ماما جی وہ۔ وہ وہ کیا۔۔۔۔۔؟

ماما: وہ تو؟ وہ تو بھوت ہے۔

رام بھروسے: اچھا وہ۔ ہاں وہ تو بس ایک بھوت ہے۔

ماما: ارے تم لوگ بھوت سے نہیں ڈرتے۔ وہ تو
تمہارے کمرے میں بیٹھا ہے۔

رام بھروسے: وہ ماما جی ہمیں بالکل تنگ نہیں کرتا بس کہیں
نہ کہیں پڑھا رہتا ہے۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

ماما : پھر بھی بچوں کا خیال تو رکھنا ہوتا۔

رام بھروسے : بچے۔ ارے ماما جی۔ بچے تو اُس سے گھل مِل گئے ہیں۔ ہاں انجان کوئی اگر اکیلے میں مل جائے تو اُسکی خیر نہیں۔

ماما : (اپنے آپ سے) میں نے اچھا ہی کیا جو رات کو ہی واپسی کا ٹکٹ لے لیا تھا۔

رام بھروسے : پر ماما جی آپ کیوں ڈر رہے ہیں۔

ماما ۔ ارے میں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ میں تو بس ایسے ہی پوچھ رہا ہوں (بچوں سے) کیوں بچوں تم لوگوں کو بھی بھوت سے ڈر نہیں لگتا کیا۔ ؟

بچے : (سہم کر) بھوت ۔ بڑے ماموں بھوت کیا ہوتا ہے ؟

رام بھروسے : ارے وہی۔ جو اندر سٹول پر بیٹھا ہے۔

بچے : (ہنستے ہوئے) ارے۔ بڑے ماموں۔ وہ تو بڑی ماں ہے۔

ماما : (حیرانگی سے) بڑی ماں۔ یعنی گائیتری اندر بیٹھی ہے اور تم لوگوں نے جھوٹ بولا۔ پر وہ چادر کے نیچے کیا کر رہی ہے۔

رام بھروسے : ماموجان۔ دراصل ماں آجکل کسی پہنچے ہوئے سادھو کے کہنے پہ کوئی منتر پڑھ رہی ہے ۔ اور

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

اس سے بول رکھا ہے کہ اس وقت اگر بھگوان بھی آئے

تو مجھے ڈسٹرب DISTURB نہ کرنا۔

ماما : منتر

رام بھروسے : ہاں ماماجی گھنٹو جاپ کرتی ہے

ماماجی : ابھی کب تک کریگی۔؟

رام بھروسے : کچھ کہہ نہیں سکتے۔ کبھی کبھی تو دنوں بیت جاتے ہیں۔

ماما : دنو۔ پر کھاتی پیتی کچھ نہیں کیا۔؟

رام بھروسے : کچھ بھی نہیں۔ بس جاپ شروع کرنے سے پہلے
کچھ فروٹ لیتی ہے۔ اور ایک گلاس دودھ۔

ماما : ارے کیا ہوگیا اس سے۔ یہ تو مر جائیگی۔ یہ کیا پاگل
پن سوار ہوا ہے۔ گائیتری کو۔

رام بھروسے : ماماجی۔ ہم نے تو بہت سمجھایا تھا پر وہ الٹا ڈانٹتی
ہے۔

ماما : ضرور بھیجا خراب ہوگیا ہے اُس کا۔ چلو اندر چل
کر میں اُس سے سمجھاتا ہوں۔

رام بھروسے : (روکتے ہوئے) ماموں ہم سب کی بھلائی اسی
میں ہے کہ اس وقت ماں کے جاپ میں خلل نہ
ڈالیں۔ ہمیں تو۔ ۔ ۔ ۔

ماما : خلل۔ ارے رام بھروسے۔ میری بہن کو کچھ ہوگیا

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

تو ہیں تم سب کو۔۔۔۔ ۔۔ ارے میری بہن سٹھیا گئی ہیں - ارے ایسی ہٹ دھرمی، ہم جیسے لوگوں کے بس کی بات نہیں ہے - یہ نہ کچھ کھاتی ہے۔ نہ پیتی ہے۔ یہ تو مر جائیگی۔

رام بھروسے : ماما جی ویسے تو ٹھیک ہی رہتی ہے - جب باہر آئیگی تب خود دیکھ لیجئے۔

ماما : لیکن باہر کب آئیگی۔

رام بھروسے : جب اُن کا جاپ پُورا ہو گا۔

ماما : وہی تو پتہ نہیں نا۔ تم تو کہہ رہے تھے۔ کبھی کبھی کئی دنوں تک اسی حالت میں رہتی ہے۔ لیکن میں تو رات کی گاڑی سے واپس جا رہا ہوں۔

رام بھروسے : ماما جی۔ پھر اگلی بار مل لیجئے گا - ہفتے دو ہفتے کا وقت نکال کر آیئے نا۔

ماما : بڑے بے وقوف ہو رام بھروسے - ارے اتنی دُور سے آیا ہوں۔ بنا ملے کیسے لوٹونگا۔ (اندر جانے لگتا ہے)

رام بھروسے : (روکتے ہوئے) ماما جی۔ آپ رو کیئے۔ میں ہی جا کر کوشش کرتا ہوں۔ رام بھروسے اور ساوتری اندر جاتے ہیں اور بچے بھی۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

سین

(ماں بنا حرکت کے سٹول پر بیٹھی ہے)

ساوتری : سُنئے ماں جی

رام بھروسے : (ہاتھ ملتے ہوئے) (کیا کروں)

ساوتری : (روتے ہوئے ماں کی نبض پکڑتی ہے) نبض تو توہے پر۔ ۔ ۔ ۔ ۔

رام بھروسے : ارے یہ سب ماما جی کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ (اتنے میں ماما جی بھی اندر آتے ہیں اور گائیتری پر رکھی چادر اُٹھاتے ہیں۔ پلاسٹر میں لپٹی بہن کو دیکھ کر اُسکی چیخ نکل جاتی ہے

ماما : ہے بھگوان ساوتری اور رام بھروسے کمرے سے بھاگنے لگتے ہیں۔

ماما : (غصے میں) رام بھروسے یہ کیا حماقت ہے؟ مجھے جھوٹ کیوں بولا اِسکی ہڈیاں کیسے ٹوٹی ہیں۔؟

رام بھروسے : (چُپ چاپ کھڑا ہے)

ماما جی : ارے بولتا کیوں نہیں۔؟ یہ کیا حال بنا دیا ہے میری پیاری بہن کا کیسے ٹوٹ گئی اِسکی ہڈیاں۔؟

رام بھروسے : ماما جی ہڈیاں نہیں ٹوٹی ہیں۔ یہ تو۔ ۔ ۔ ۔ ۔

ماما جی : پھر یہ پلاسٹر کیوں۔؟

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

رام بھروسے : ماما جی - در اصل - در اصل راستے میں بھائی کی
آواز سُن کر ماں جی پھر سے ہاتھ پیر ہلانے لگتی
ہے - اور سٹول سے اُٹھ کھڑی ہونے کی کوشش
کرتی ہے -)

ماما : (بہن کو سہارا دیتے ہوئے) گائیتری یہ کیا ہو گیا
ہے - تمہیں کیسے چوٹ لگی مجھے لگ رہا ہے - یہ
لوگ تمہارا خیال نہیں رکھتے -

گائیتری : (زور زور سے ہاتھ پیر ہلانے لگتی ہے)

ماما : رام بھروسے تمہاری ماں کی اتنی خراب حالت تھی
تو اسپتال میں بھرتی کرا دیا ہوتا - ارے جس ماں
نے تمہیں پیدا کیا اُس سے تمہارا ایسا سلوق ؟

رام بھروسے : ماما جی

ماما : (غصے سے لال ہو کر) خبردار - جو مجھے آج کے
بعد ماما جی کہا تو -

رام بھروسے : (ماموں کے پاؤں پکڑ کر) ایک بار مجھے معاف کر دیجئے
. . . میں بتاتا ہوں -

ماما : اب بتانے کو رہا ہی کیا ؟ ارے - آج سب کچھ اپنی
آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں -

رام بھروسے : ماما جی یہ وقت بحث کرنے کا نہیں ہے - میری مدد کیجئے -

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

ماما : ارے۔ میں کیا مدد کر سکتا ہوں۔

رام بھروسے : ماما جی۔ ماں جی کو کچھ نہیں ہوا۔ سب قینچی کیوجہ سے ہوا۔

ماما۔ قینچی کیوجہ سے۔ ارے تم کہنا کیا چاہتے ہو؟

رام بھروسے : سچ کہہ رہا ہوں ماموجان۔ یہ سب جان بوجھ کر نہیں کیا۔ بس ہو گیا۔

ماما : یہ ہوا کیا۔ میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آ رہا ہے۔

بچے : بڑے ماموں۔ پاپا بڑی ماں جی کا بت بنا رہے تھے۔

ماما۔ ارے۔ یہ کیا بے ہودہ طریقہ ہے بت بنانے کا۔ اگر اسے کچھ ہو گیا تو میں تم کو.....

رام بھروسے : ماما جی آپ گولی سے اڑا دیجئے۔ لیکن پہلے اماں کو بچا لیجئے۔ پلاسٹر کٹتا ہی نہیں ہے۔ اور آپ کے ساتھ باتوں میں لگ کر یہ اور بھی سخت ہو گیا ہے۔

ماما۔ چلو۔ اس سے ہسپتال لے جاتے ہیں۔ وہی کٹواتے ہیں۔

رام بھروسے : نہیں ماما جی وہ مجھے یا تو پولیس کے حوالے کر دینگے نہیں تو پاگل خانے بھیج دینگے۔

ماما : (غصے میں) وہ تو میں بھی کرنے والا ہوں۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

رام بھروسے: (پھر پاؤں پکڑتا ہے) ایسی غلطی اب کبھی نہیں کروں گا۔ ماما جی ماں کو بچا لیجئے۔

ماما: (کچھ سوچ کر) ٹھیک ہے۔ میں ابھی آتا ہوں۔

سین

۱۰

(ماما ایک آدمی کو ساتھ لیکر آتے ہیں۔ جسکے ہاتھ چمڑے کا ایک بیگ ہے)

ماما: یہ ہے بھائی۔ اسکا پلاسٹر ہٹانا ہے

(آدمی کچھ اوزار نکال کر پلاسٹر کاٹنے لگتا ہے۔ کچھ دیر میں پلاسٹر اتر جاتا ہے۔ ماں پلاسٹر ہٹتے ہی سٹول پر سے گر پڑتی ہے۔

آدمی: کس نے لگایا تھا یہ اُلٹا پٹانگ پلاسٹر؟

ماما۔ اب ہمیں کیا معلوم کہ سہی لگایا تھا یا غلط؟

آدمی۔ پھر کبھی لگانا ہو یا کاٹنا ہو تو (کارڈ دیکر) یہ یہ ہا میرا کارڈ۔

ماما۔ ٹھیک ہے۔ ٹھیک ہے۔ یہ لیجئے پیسے۔

رام بھروسے: (ماں کے پیر دبا رہا ہے۔ پر وہ ہوش میں نہیں آ رہی ہے۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

ماما : (آگے آکر) ارے بہو ذرا پانی لے آؤ۔

ساوتری : بھاگ کر باہر جاتی ہے۔ پھر ماموں غصے میں رام بھروسے کی طرف دیکھتا ہے۔

ماما : گائیتری کا سر تھوڑا سا اوپر اٹھا کر پانی پلاتا ہے۔ اس سے ہوش آنے لگتا ہے۔ کیسی ہو گائیتری اب؟

گائیتری : (دھیمی سی آواز میں) بس۔ تھوڑی دیر اور ایسے ہی رہتی تو ضرور بھگوان کو پیاری ہو جاتی۔

ماما : تیرے بیٹے رام بھروسے کا بچپنا ابھی تک نہیں گیا۔

گائیتری : ارے بھائی۔ ماں سے زیادہ پیارا ہے نا اس سے میرا ایٹ بنانا چاہتا تھا۔ کہاں گیا نالایق ارے۔ پاس تو آ بچو۔ تم بھی آؤ نا۔ کیوں رام بھروسے پٹ بن گیا نا۔

رام بھروسے : مجھے معاف کردو ماں۔

گائیتری : نیم حکیم کہیں کا ...... سبھی حیرانگی سے دیکھتے ہوئے ہنستے ہیں۔

—٥—

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

رام بھروسے

کردار

رام بھروسے	۴۰ -
ساوتری	۳ -
گائیتری	۶۵ -
مُنّا	۴ -
مُنّی	۸ -
شیام لال	۴۰ -
شنکر	۳۰ -
داروغہ	
پٹواری	
رادھا	
اِنسپکٹر	
سپاہی	
نندو	
جگت	
اور کچھ مزدور	

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

صبح کا وقت رام بھروسے بیڈ روم کی الماری میں اور باقی
کوئی چیز ڈھونڈنے میں مصروف ہے اُسے وہ چیز نہیں مل
رہی ہے۔ غصے میں وہ اپنے ساتھ ہی بڑ بڑاتا ہے
اُس کے چہرے سے پریشانی اور تھکان جھلکتی ہے۔

رام بھروسے : (الماری سے چیزیں پھینک رہا ہے)
ارے۔ بیوی بچوں نے تو میری زندگی ویران کر دی
میرا جینا حرام کر رکھا ہے کتنی بار سمجھایا کہ ہر چیز
اپنی جگہ پر رکھنی چاہیئے پر مانتے ہی نہیں ہیں۔
پتہ نہیں کہاں رکھ دیا ہے فیملی پلاننگ اپنا کر
رکھے تو نخے دو ہی۔ پر یہ تو پورے ۱۰۰ کے برابر
ہیں۔ (پھر ڈھونڈنے لگتا ہے) کہاں گیا
ارے اب میں کیا کروں۔ یہاں بھی نہیں ہے۔
اب کیا ہو گا۔ پتہ نہیں وہ کب میکے سے لوٹے گی۔
اوف۔ میں تو تنگ آگیا اس زندگی سے یہ بھی
کوئی جینا ہے۔ (اوپر ہاتھ اُٹھا کر)
ہے بھگوان۔ ہے پربھو اب میں اور جینا نہیں
چاہتا ہوں۔ اچھا ہی ہو گا۔ کہ آپ مجھے اپنے

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

پاس بُلا لو میرا جی اب اِس دنیا سے بھر گیا ہے۔

ایک عجیب سی موسیقی کی دُھن کے ساتھ کمرے میں روشنی سی پھیل جاتی ہے اور ایک یم دوت ظاہر ہوتا ہے۔

رام بھروسے: دوت کو دیکھ کر گھبرا جاتا ہے اور گھبرائی ہوئی آواز میں اُسے پوچھتا ہے۔ کہ۔ کہ۔ کون ہو تم۔؟

دوت: آپ نے بُلایا اور میں آیا۔

رام بھروسے: لے۔ لیکن۔ میں نے کب بُلایا؟۔ تم ہو کون؟

دوت: آپ بھگوان کے پاس جانا چاہتے ہے نا۔ میں لینے آیا ہوں۔

رام بھروسے: بھگوان کے پاس۔ لیکن آپ ہیں کون۔

دوت: میں مہاکال کا یم دوت ہوں۔

رام بھروسے: چہرے پر پسینہ آتا ہے۔ زبان سوکھ جاتی ہے۔ مہاکال۔ یم۔ یمراج کا۔

دوت۔ ہاں چلئے۔ مجھے آپکو لینے کے لئے بھیجا ہے۔

رام بھروسے: لیکن میں تو ابھی جینا چاہتا ہوں۔ میرے پریوار کو کون پالے گا۔

دوت۔ آپ کو میرے ساتھ چلنا ہی ہوگا۔ یہ یمراج کا حکم ہے۔

رام بھروسے: یہ تو اچھی زبردستی ہے۔

دوت۔ لیکن آپ تو خود ہی بھگوان کے پاس رٹے لگائے بیٹھے تھے

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

رام بھروسے : ارے ۔ وہ تو میں یوں ہی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مجھے کیا معلوم تھا
کہ بھگوان کچھ دینے کی بات سُننے کی بجائے لینے کی
بات جلدی مان لیتے ہیں ۔

دوُت : بھئی اب تو کچھ نہیں ہو سکتا ہے ۔ مجھے آپ کو لانے
کا حکم مِلا ہے ۔ جو کچھ کہنا ہے یمراج سے خود ہی جا کر
کہو ۔

رام بھروسے : (روتے ہوئے) لیکن میرے بھائی میری بیوی بچے
میرے بغیر کیا کرینگے ۔ کمانے والا تو میں ہی ہوں ۔
وہ بے چارے تو بھوکوں مرینگے ۔

دوُت : یہ تو آپکو پہلے سوچنا تھا ۔

رام بھروسے : بھئیا ۔ وہ تو ہیں ۔ اچھا اس بار معافی دے دو ۔

دوُت : میرے پاس اتنا ٹایم نہیں ہے ۔ آپ کو جو کچھ
کہنا ہے وہی پر کہہ دینا ۔

رام بھروسے : بھئیا ۔ پھر ایسا کرو ۔ ابھی آپ چلے جاؤ ۔ میں جب
پھر بُلاونگا تبھی آجانا ۔ تب تک میں بیوی
بچوں کیلئے کچھ انتظام کرونگا ۔ اور آفس میں
بھی چارج وغیرہ دے کر رکھوں گا ۔

دوُت ۔ ہمیں یہ سب باتیں سُننے کی عادت نہیں ہے ۔ جب
انسان کا وقت پوُرا ہوتا ہے ۔ اور ہم آکر اُسکی

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

روح لے جاتے ہیں۔ ہم نہ کچھ سمجھتے ہیں اور نہ کچھ سنتے ہیں۔ چونکہ آپ نے موت خود ہی مانگی ہے اس لئے ہم اس طرح پیش آتے ہیں۔

رام بھروسے : بھیا۔ کتنے بھلے ہو۔ بہت سمجھدار۔ میری مشکل سمجھ گئے۔ آپکی بڑی مہربانی۔

دوت : کیوں میرا وقت برباد کر رہے ہو۔ میں آپکو لئے بنا نہیں جا سکتا۔

رام بھروسے : (کچھ سوچ کر) اچھا دوت بھائی۔ ذرا باتھ روم جا سکتا ہوں۔

دوت : جلدی آجانا۔

رام بھروسے : (دوسرے کمرے میں جاکر دروازہ بند کرلیتا ہے اور ٹیلیفون نمبر ملاتا ہے۔

رام بھروسے : ہیلو۔ پولیس۔ میں رام بھروسے بول رہا ہوں۔ کرن نگر سے مکان نمبر ۸ گلی نمبر ۵ میرے مکان میں کوئی گھس آیا ہے۔ مجھے مارنا چاہتا ہے۔ پلینر میری جان بچائے۔ (دوسری اور سے آواز آتی ہے۔ ٹھیک ہے ہم آرہے ہیں۔)

رام بھروسے : (خوش ہوکر خود سے بات کرتے ہوئے۔)

اب مزا آئیگا دوت کو۔ جب پولیس پکڑ کرلے

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

جائیگی آتے ڈال کا بھاؤ پتہ چلیگا اِسکے بعد دوست والے کمرے میں

واپس آتا ہے ا

دوست - چلواب -

رام بھروسے : بھیا - تھوڑا اُرک جاؤنا - کیا آپکی ڈیوٹی ختم ہوگئی

کیا - آپکے کتنے ڈیوٹی Hours ہیں -

دوست : ہماری ڈیوٹی ۲۴ گھنٹے رہتی ہے -

رام بھروسے : پھر تو خوب over Time کمارہے ہونگے ؟

دوست : over Time یہ کیا چیز ہے -

رام بھروسے : ارے بھئی - ہمارے یہاں تو اصلی ڈیوٹی میں کام

نہیں ہوتا ہے - دن بھر گپے ہانکتے ہیں - چائے

پیتے ہیں اور پھر over Time میں کچھ file ایک

ٹیبل سے دوسرے ٹیبل پر بھیج دیتے ہیں -

دوست : یہ تو سراسر بے ایمانی ہوئی - کوئی پوچھنے والا نہیں

ہے کیا ؟

رام بھروسے : پوچھنے والے کونسے ایماندار ہیں - ویسے وہ زیادہ

تر میٹنگوں پر Bussy رہتے ہیں - یا Tour

پر وہ اپنے ڈھنگ سے موج کرتے ہیں - اور ہم

اپنے ڈھنگ سے - اُنکے تو موج ہی موج ہیں -

ہم لبسوں میں دھکے کھاتے ہیں اور ہمارے آفسر

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

سرکاری گاڑیوں میں اپنے گھر کا کام کرتے ہیں ۔ BOSS یا باہر Tour پر بھی ہو تب بھی اُسکی فیملی گاڑی استعمال کرتے ہیں۔

دوست : یہ کیسے ہو سکتا ہے گاڑی تو اُسے سرکاری کام کے لئے دی جاتی ہے۔

رام بھروسے : یہی تو میں کہتا ہوں ۔کہ اُسے یہ سب پوچھنے والا خود بھی یہی کچھ کر رہا ہے ۔یہ حال نیچے سے اوپر تک ایسا ہی ہے ۔

دوست : ایسے حالات میں آپ کا سرکاری کام کاج کیسے چلتا ہے ۔

رام بھروسے : بس چلانے والا تو اوپر والا ہی ہے ۔ اگر کسی کا کام ہوتا بھی ہے ۔ تو یہ اُسکی قسمت سمجھو ۔ نہیں تو اس میں پہیے لگانے پڑتے ہیں ۔

دوست : پہیئے (ہنستا ہے) پہیئے ۔ کاغذ بھلا پہیئے لگا کر کیسے چلے ۔

رام بھروسے : ارے چلتا ہی نہیں ۔ پہیئے لگ گئے تو کاغذ دوڑنے بھی لگتا ہے ۔

دوست : میں آپ کا مطلب نہیں سمجھا ۔

رام بھروسے : سمجھاتا ہوں سمجھاتا ہوں ۔ رشوت کی بات ہے ۔

دوست : رشوت یہ تو اُسے بھی بڑا پاپ ہے ۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

رام بھروسے : ارے باپ اس کمائی کیلئے لوگ ایسی جگہوں پر تبادلہ کروانے کیلئے رشوت دیتے ہیں۔ جہاں اُن کی خوب کمائی ہو۔

(اتنے میں دروازے کی گھنٹی بجتی ہے۔ رام بھروسے دوُت کی اور دیکھے بنا دروازہ کھولتا ہے۔ پولیس انسپکٹر داخل ہوتا ہے۔

انسپکٹر۔ آپ نے فون کیا تھا ؟

رام بھروسے : جی ہاں۔ مجھے بچا لیجئے۔ انسپکٹر صاحب۔ یہ میری جان لینا چاہتا ہے۔

انسپکٹر : کون ہے۔ کون ہے۔ اندر جاتا ہے۔

رام بھروسے : دوُت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) یہ۔ یہ ہے انسپکٹر صاحب۔

انسپکٹر : (آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتا ہے لیکن اُسے کوئی نظر نہیں آتا ہے) کون ہے۔

رام بھروسے : انسپکٹر صاحب ایسی بھیانک صوُرت آپکو نظر نہیں آرہی ہے کیا۔

انسپکٹر : لگتا ہے تمہارا دماغ خراب ہوگیا ہے۔ کہاں ہے۔ یہاں تو کوئی نہیں ہے۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

رام بھروسے: (گھبرا کے کام سے) انسپکٹر صاحب آپ کیوں مزاق کرتے ہیں۔ یہ ہنسی کا موقع نہیں ہے۔ میری جان خطرے میں ہے۔

انسپکٹر: کانسٹیبل تمہیں کچھ دکھائی دیا۔

سپاہی: نہیں سر

انسپکٹر: پھر یہ پاگل ہے۔

رام بھروسے: بھگوان کیلئے مجھ پر دیا کیجئے میں بال بچوں والا آدمی ہوں۔ مجھے اس سے چھٹکارا دِلا دیجئے۔

انسپکٹر: بہت ہو گیا۔ تم نے ......

رام بھروسے: انسپکٹر صاحب۔ حیرانی ہے۔ آپ اس سے کیوں نہیں دیکھ سکتے ہیں۔ آیئے۔ میرے ساتھ چلیئے۔ یہ دیکھیئے۔ یہ اس کا سر ہے۔ یہ آنکھیں۔ یہ ناک۔ یہ منہ۔ یہ پیٹ۔ یہ

دوت: رام بھروسے کا ہاتھ روک کر غصے میں اس کی طرف دیکھتا ہے۔

رام بھروسے: انسپکٹر کے پیر پکڑ کر گڑگڑاتا ہے) انسپکٹر صاحب یہ دوت مجھے لیکر ہی جائیگا (روتے ہوئے) میرے بیوی بچوں کا کیا ہوگا۔ مجھ پر رحم کیجیئے۔ مجھے اس سے بچایئے۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

انسپکٹر : دیکھیے صاحب۔ آپکو معلوم ہونا چاہیئے کہ پولیس کو غلط
اطلاع دینا جرم ہے۔ میں اس جرم کیلئے آپ کو گرفتار
کرتا ہوں۔

رام بھروسے : میرا بھروسہ کیجئے۔ صاحب میں نے کوئی غلط اطلاع نہیں
دی (دوست کی طرف دیکھ کر) ارے بھیا۔ ارے
میرے باپ۔ کیا بگاڑا ہے میں نے تیرا۔ ایک
بار انہیں اپنی صورت دکھا دو۔ نہیں تو یہ مجھے گرفتار
کرینگے۔

انسپکٹر۔ سپاہی لے جاؤ اسے۔

رام بھروسے : روکئے صاحب۔ مجھے چھوڑ دیجئے۔ جیب سے
پیسے نکال دیتا ہے۔ مجھے معاف کیجئے انسپکٹر صاحب
سچ مچ مجھ سے غلطی ہوئی ہے۔ پھر کبھی ایسی غلطی
نہیں کرونگا۔

انسپکٹر : (نوٹ گنتے ہوئے) ٹھیک ہے۔ ٹھیک ہے۔
ایک اور دو۔
نوٹ لیتے ہوئے (کانسٹیبل سے) چلو چھوڑ اس سے
پاگل ہے رام بھروسے سے ہاں پھر کبھی ایسی حرکت
نہیں کرنا۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

رام بھروسے: توبہ ۔ صاحب توبہ کبھی نہیں ۔ (انسپکٹر اور سپاہی چلے
جاتے ہیں) ۔
(دوست سے) ارے بھیا ۔ تم نے مجھے سچ مچ پاگل بنا دیا ۔
(کچھ سوچتے ہوئے) جیب سے سو سو کے نوٹ نکالتا
ہے (دوست کو نوٹ دیتے ہوئے) یہ رکھ لو اور میرا
پیچھا چھوڑ دو ۔

دوست: شرم نہیں آتی ۔ رشوت دیتے ہوئے ۔ یہ مرتیو لوک
میں ہی ہو رہا ہے ۔ ہمارے یہاں تو قانون کا پورا
احترام کیا جاتا ہے ۔

رام بھروسے: بھئی ۔ اپنے لئے نہ سہی اپنی بیوی بچوں کے لئے ہی
کچھ لے جاؤ نا ۔ ارے ابھی انسپکٹر بھی پکڑ کر لے جانے
والا تھا پر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

دوست: ہم پاپ کا ایسا کام نہیں کرتے ۔ ایسے ہی بُرے
کرموں سے تو تم لوگ اس آواگمن میں پھنسے
ہوئے ہو ۔ انسان نے اس دھرتی پر جتنی تباہی مچائی
ہے اُس سے وہ انسان کہلانے کے قابل بھی نہیں
رہا ہے ۔

(دروازے کی گھنٹی بجتی ہے)

مت کھولو دروازہ ۔ اب چلنے کی تیاری کرو ۔ میں ویسے
ہی لیٹ ہو رہا ہوں ۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

رام بھروسے : شاید بیوی اور بچے آئے ہونگے - بھیا ان سے کم سے
کم اجازت تو لے لوں -

(دروازہ کھولتا ہے - اندرا آتی ہے)

اندرا : ہائے ڈارلنگ (دیکھ کر رام بھروسے سے گلے ملتی ہے)

رام بھروسے : (گھبرا کر) اندرا تم -

اندرا : تم پریشان سے کیوں لگ رہے ہو -

رام بھروسے : اندرا - تم - یہاں - تم - . . . . .

اندرا : تم نے ہی تو کہا تھا کہ آج گھر میں کوئی نہیں ہے -
تم آجانا -

رام بھروسے : تم ویسے تو - تم کو نہیں آنا چاہئے تھا -

اندرا : رام بھروسے کی باہوں میں باہیں ڈال کر -

رام بھروسے : (دوت کی طرف دیکھ کر) یہ کیا کر رہی ہو -

اندرا : جو دیکھ رہے ہو -

رام بھروسے : دیکھو ایسا مت . . . . . . کوئی دیکھ رہا ہوگا . . .

اندرا : (ہنستے ہوئے) یہاں ہم دو ہی تو ہیں

رام بھروسے : پر کوئی تو ہے -

دوت : غصے سے رام بھروسے کو دیکھتا ہے

رام بھروسے : میرا مطلب ہے کہ کوئی نہیں ہے بس ہم دو ہیں

دوت : (اشارے سے اندرا کو بھگانے کیلئے کہتا ہے -

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

رام بھروسے : اندرا تم اب پھر کبھی آؤ۔

اندرا : کیا ہو گیا ہے تمہیں۔ کچھ پریشان سے لگ رہے ہو۔ (آگے آکے شام کو گلے لگانے کی کوشش کرتی ہے)

رام بھروسے : گھبرا کر پیچھے ہٹتا ہے

اندرا : پھر سے رام بھروسے کو گلے لگانے کی کوشش کرتی ہے۔

رام بھروسے : (اندرا کو پیچھے دھکیلتے ہوئے۔ اندرا سمجھا کرو۔ سب کے سامنے اچھا نہیں لگتا ہے۔

اندرا : (ہنستے ہوئے) سب کے سامنے۔ یہاں تو ہم دونوں کے سوا اور کوئی تو نہیں ہے۔

رام بھروسے : (سر پکڑتے ہوئے) ہے بھگوان اب اسے کیسے سمجھاؤں۔

اندرا۔ پھر گھر کیوں بلایا۔

رام بھروسے : ارے تب کی بات اور تھی اور اب کی بات اور ہے۔

اندرا : ڈارلنگ تمہاری طبیعت ٹھیک ہے نا۔

رام بھروسے : طبیعت تو ٹھیک ہے۔ پر میرا دماغ کچھ کام نہیں کر رہا ہے۔ ارے سامنے موت کھڑی ہے۔ کچھ تو سمجھا کرو۔

اندرا : چلو مزاق چھوڑ دو اب۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

رام بھروسے کو پھر سے گلے لگانے لگتی ہے۔

دوست یہ سب دیکھ کر خوش ہو رہا ہے۔ اُسے اندرا کی خوبصورتی بے حد بھا گئی۔ اندرا کو دیکھ کر ہونٹوں پر زبان پھیر لیتا ہے۔ اندرا کے حسن نے اُس پر جادو کر دیا۔ اور وہ اُس پر لٹّو ہو گیا۔ اب لگ رہا تھا کہ وہ اندرا کو گلے لگانے کیلئے بے تاب ہے۔

رام بھروسے: ڈارلنگ کچھ تو شرم کرو۔ ارے اسے کیسے سمجھاؤں۔

رام بھروسے اپنے آپ کو اندرا سے چھڑا لیتا ہے۔

اندرا: (غصے میں) تم نے میری insult کی یہ میں برداشت نہیں کر سکتی ہوں۔ تم پاگل ہو گئے ہو کیا۔ میں جا رہی ہوں۔ پھر کبھی نہیں ملونگی۔ (چلی جاتی ہے)

رام بھروسے: (دوست کی طرف دیکھ کر) اب خوش ہوئے نا۔ کیا ملا تمہیں یہ سب کر کے۔

دوست: اندرا کی خوبصورتی میں کھویا ہوا ہے۔ جیسے اچانک جاگ جاتا ہے اور اپنے آپ کو سمجھاتے ہوتے رام بھروسے سے مخاطب ہوتا ہے۔ ارے بھیا اب تو چلو۔ اگر میں کچھ دیر اور رُک گیا تو شاید میں بھی یہاں تم جیسا پاپی بن جاونگا۔

رام بھروسے: مجھے لگ رہا ہے کہ اب تو چلنا ہی پڑیگا۔ تم چھوڑنے والے نہیں ہو۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

دوُت : تمہارے چلنے میں ہی تمہاری بھلائی ہے۔ اس دُنیا میں رہ کر تم پاپوں سے کبھی مکُت نہیں ہوگے۔ انسان سبھ چُج وناش کاری بن گیا ہے۔ اپنی خود غرضی کیلئے اپنے ساتھ ساتھ سب جانداروں کا ناش کرنے پر تُلا ہوا ہے۔ دھرتی کی کوکھ کو خالی کر کے اب آسمانوں کو بھی کُرید نے لگا ہے۔ اس کی بھوُک کبھی نہیں مِٹے گی۔

رام بھروسے : ارے اس سب کیلئے کیا میں ہی ذمہ وار نظر آتا ہوُں۔

دوُت : (ہاتھ جوڑ کر) یہ بحث بازی چھوڑ دو اور چلو۔

رام بھروسے : بھیا۔ مجھ پر دیا کرو۔ کرپا کرو۔ میری بیوی بچوں کے ساتھ انصاف کرو۔ ابھی تم جا کر کسی اور کو لے جاؤ۔ ارے کروڑوں کی آبادی ہے۔ ایک میرے ہی پیچھے کیوں پڑے ہو۔

دوُت۔ : کوئی بھی اپنی مرضی سے مرنا نہیں چاہتا ہے

رام بھروسے : اچھا غلطی ہوگئی۔ اب کبھی بھی موت نہیں مانگوں گا۔

دوُت : اب کچھ نہیں ہو سکتا ہے۔ تم نے موت مانگی تو بھگوان نے تمہاری پُکار سن لی۔ تمہارے مرنے کا وقت بھی طے ہو گیا ہے۔ (دیوار پر لگی گھڑی دیکھ کر) اوہ۔ مارے گئے تم نے مجھے تباہ کر دیا۔ باتوں میں لگا کر تمہارا وقت بھی ٹل گیا۔ اب میرا حال کیا ہوگا۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

مجھے یمراج ۔۔۔۔۔

اتنے میں دوسرا دوُت ظاہر ہوتا ہے اور پہلے دوُت کو پھٹکارتا ہے۔

دوُت نمبر ۲ : یمراج بہت غصّے میں ہیں۔ اس آدمی کا وقت ٹل گیا۔ اور تم اسے وقت پر نہ لا سکے۔

رام بھروسے : (لیٹ کر) ہے پربھوُ آج کے بعد کبھی موت نہیں مانگوں گا۔ کبھی نہیں۔ کبھی نہیں۔

دوُت نمبر ۱ : اس آدمی نے میرا سروناش کر دیا اس طرح باتوں میں اُلجھا دیا کہ میں خود کو بھی بھوُل بیٹھا۔

دوُت نمبر ۲ : چلو۔ واپس چلو۔ اب اِسے لے جا نہیں سکتے۔

شیام لال : (جان میں جان آکر) دوُت صاحب کیا میں سچ مچ بچ گیا۔

دوُت نمبر ۲۔ اِس کی بے وقوفی کی وجہ سے تم بچ گئے۔

رام بھروسے : (لیٹ کے) ہے پربھو۔ آج کے بعد کبھی موت نہیں مانگوں گا۔ کبھی نہیں۔ کبھی نہیں۔

— ٥ —

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

رام بھروسے

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

اتوار کا دن ہے رام بھروسے اخبار پڑھ رہا ہے اور پاس میں اُسکی ماں گائیتری دیوی بیٹھی ہے۔

رام بھروسے : ارے واہ۔ اُس سے کہتے ہیں تقدیر

گائیتری : بیٹا کسے تقدیر کہتے ہیں۔

رام بھروسے : ماں اخبار میں لکھا ہے۔ ایک آدمی کو اُسکے پُرکھوں کے خزانے کا پتہ مل گیا اور اب وہ کروڑ پتی ہو گیا ہے۔

گائیتری : خزانہ کہاں سے ملا اُس سے ؟

رام بھروسے : ماں۔ پرانے زمانے میں لاکر LOCKER نہیں تا ہوتے تھے تو لوگ اپنے زیور۔ روپے پیسے زمین کے نیچے گاڑ دیتے تھے۔

گائیتری : کیوں ؟

رام بھروسے : چوروں اور ڈاکوؤں سے بچنے کے لئے۔

گائیتری دیوی : چور اور ڈاکو وہاں نہیں پہنچتے تھے کیا۔ ؟

رام بھروسے : وہ اُس جگہ کا ایک نقشہ بنا کر رکھتے تھے اور نقشے کو کہیں چھپا کر رکھتے تھے۔

گائیتری دیوی : نقشہ۔ ؟

رام بھروسے : وہ ایسا نقشہ ہوتا تھا جو اُنکی ہی سمجھ میں آسکتا تھا۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

گائیتری دیوی : یاد آیا۔ تمہارے نانا نے بھی ایک نقشہ چھپا کر رکھا تھا۔

رام بھروسے: نقشہ۔ ضرور خزانے کا ہوگا۔ کہاں رکھا ہے اُس سے چھپا کر؟

گائیتری : گاؤں کے مکان میں ہنومان جی ایک تصویر ہے۔ اُسی میں چھپا کر رکھا ہے۔

رام بھروسے : ہنومان جی کی تصویر میں۔ ہاں پھر تو وہ ضرور خزانے کا نقشہ ہے۔ تم نے وہ نقشہ کبھی دیکھا ہے۔؟

گائیتری : ایک بار دکھایا تھا اُنہوں نے۔ اب یاد آرہا ہے۔

رام بھروسے : کیسا تھا وہ۔؟

گائیتری : اُس پر کچھ لکیریں کھینچی ہوئی تھی اور کچھ نمبر لکھے تھے۔

رام بھروسے : (خوش ہو کر) ہاں۔ پھر تو وہ سو فی صد خزانے کا نقشہ ہے۔

گائیتری : بیٹا میں بھی کہوں۔ تمہارے نانا جی اکثر کہا کرتے تھے کہ اُن کے پُرکھوں پر بہت سا روپیہ اور سونا چھوڑ گئے تھے۔

رام بھروسے: آپ نے کبھی نہیں پوچھا کہ وہ دھن کہاں ہے۔

گائیتری : اُن کا کہنا تھا کہ روپیہ پیسہ ہی سب مصیبتوں کی جڑ ہے۔ اسی لئے انہیں دھن دولت سے زیادہ لگاؤ نہیں تھا۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

رام بھروسے: یہ بھی اچھا ہی ہوا - نہیں تو خزانہ کیسے چھوڑ جاتے ہمارے لئے۔

گائیتری : سچ کہہ رہے ہو بیٹا - بڑے کنجوس تھے تمہارے نانا جی۔

رام بھروسے: کچھ بھی کہو ماں - نانا جی بہت اچھے تھے - وہ بھی ہم جیسے ہوتے تو خزانہ بچتا ہی کہاں۔ ؟

گائیتری : بیٹا - ہمارے بڑے - بوڑھوں کے زمانے میں تو اتنی مہنگائی نہیں تھی - بہت بچت ہوتی تھی اُنکی اور پیڑی در پیڑی بچت ہوتے ہوئے بہت دولت اکٹھی ہو جاتی تھی۔

رام بھروسے: کچھ بھی کہو ماں - نانا جی سچ مچ گریٹ آدمی تھے - خزانہ ملتے ہی اُن کے نام پر ایک یادگار بنانی ہے۔

گائیتری : سچ بیٹا - نانا جی کا ہم نے کبھی بھی نام تک نہیں لیا۔

رام بھروسے: تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا - میں اُن کی برسی مناتا۔ خیر - کوئی بات نہیں - اب اُنکی برسی بڑی دھوم دھام سے ہوگی - بس خزانہ ملنے کی دیر ہے۔

ساوتری : (برتنوں کے ساتھ آتے ہوئے) کس کو خزانہ ملنے والا ہے۔

رام بھروسے : اری ساوتری سمجھ لو مل ہی گیا۔

ساوتری : پر کس کو ؟

رام بھروسے : ہمیں اور کس کو - زندہ باد نانا جی۔

ساوتری : کہاں ہیں نانا جی۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

رام بھروسے : اوپر۔ کچھ دنوں میں وہ جنت میں شفٹ کرینگے۔

ساوتری : اُن کا تو کب کا انتقال ہو چکا ہے۔ اب جنت میں جائیں گے۔ (ہنستی ہے)

رام بھروسے : ابھی یہ پتہ نہیں ہے کہ وہ جنت میں ہیں یا .... لیکن شرادھ کرنے کے بعد confirm ہو جائے گا۔ ادھر شرادھ ہوا اور اُدھر وہ جنت میں۔

ساوتری : میرے پلے تو کچھ نہیں پڑھ رہا ہے۔

رام بھروسے : سب پڑیگا۔ خزانہ ملنے کی دیر ہے۔

مُنی : خزانہ؟ پاپا یہ خزانہ کیا ہوتا ہے۔

رام بھروسے : ارے مُنی۔ دولت۔ روپیے۔ پیسے۔ سونا۔

مُنی : کہاں ہے یہ سب۔؟

رام بھروسے : خزانے میں۔

مُنی : پر خزانہ کہاں ہے۔

رام بھروسے : ہنومان جی کی تصویر کے پیچھے۔

ساوتری : (حیران ہو کر) پر ہنومان جی کی تصویر میں اتنی چیزیں کہاں سما سکتی ہیں۔

رام بھروسے : رہی نا گنوار کی گنوار ہی۔

ساوتری : وہ تو میں ہوں ہی۔ پر آپ بھی ....

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

رام بھروسے : ساوتری ایسا ہے۔ نانا جی ہمارے لئے ایک خزانہ چھوڑ گئے ہیں اور خزانے کا نقشہ ہنومان جی کی تصویر میں چھپا کے رکھا ہے۔

ساوتری : ہنومان جی کی تصویر دیکھتے ہوئے) اس میں ؟۔

رام بھروسے : اری اس میں نہیں ۔ امی جان کے گاؤں والے مکان میں۔

ساوتری : دیکھئے خزانہ ملتے ہی میرے لئے سونے کی آٹھ چوڑیاں لے آنا۔)

رام بھروسے : بس اری ساوتری سونے سے لاد دونگا ۔ ویسے خزانہ ماں جی کا ہے ۔ یہ جس سے جو چیز چاہے دے سکتی ہیں۔

گائیتری : بیٹا میرا کیا ۔ میں تو اپنی عمر کاٹ چکی ہوں سب تم لوگوں کیلئے ہی ہے۔

ساوتری : پھر تو ہمیں گاؤں جلدی سے جانا چاہئے۔

رام بھروسے : جلدی نہیں ۔ ابھی چلنا چاہئیے ۔ چار گھنٹے کا سفر ہے اور پھر تین دن کی چھٹی بھی ہے۔

دروازے کی گھنٹی بجتی ہے ساوتری دروازہ کھولتی ہے اور شیام لال اندر آجاتا ہے۔

شیام لال : نمستے ۔ بہ ۔ بھابی جی ۔

G.M. College of Education
Raipur, Bantalab
Jammu.
7998
Acc. No.......
Dated ....

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

ساوتری : آیئے بھائی صاحب۔

شیام لال : (اندر آکر) نمستے ماں جی۔

گائیتری : سکھی رہو بیٹے۔

رام بھروسے : ساوتری۔ تم تیار ہو جاؤ اور بچوں کو بھی تیار کرلو۔

شیام لال : کہ۔ کہاں۔ کی تیاری ہو رہی ہے۔؟

رام بھروسے : سوچا یار۔ تین دن کی چھٹی ہے۔ بچوں کو ذرا ماں جی کے گاؤں لے جاؤں۔

شیام لال : یہ اچانک اُس گاؤں کے۔ بھا۔ بھا گیہ کیسے کھُل گئے۔ تو۔ تمہیں تو وہ۔ بہ۔ بلکل پسند نہیں تھا۔

رام بھروسے : اب یار کچھ اچھا لگنے لگا۔

شیام لال : یہ اچا۔ اچانک۔ کہ۔ کیسے اچھا لگا۔؟

رام بھروسے : بس اچھا لگنے لگا۔

شیام لال : چھو۔ چھوڑ یار۔ ضرور۔ کہ۔ کوئی بات ہے۔ ورنہ۔ تو۔ تُم اور وہ۔ گ۔ گاؤں۔

گائیتری : بیٹا۔ میں اس سے بہت دِنوں سے کہہ رہی تھی۔ مجھے ایک بار وہاں لے چل۔ بڑی یاد آتی ہے اپنے گاؤں کی۔ بچپن وہیں گذارا ہے نا۔

رام بھروسے : ہاں یار۔ ماں جی بہت دِنوں سے کہہ رہی تھی اس لئے

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

شیام لال : سو۔ تو ٹھیک ہے۔ پر۔ تو۔ تمہیں اب اچھا۔ لہ۔ لگنے لگا۔ اس میں ضرور۔ کو۔ کوئی بات ہے۔

منی۔ پاپا جھوٹ بول رہے ہیں۔ ہم نے وہاں سے خزانہ لانا ہے۔

شیام لال : خ۔ خزانہ۔

منی : ہاں انکل۔ ہمارے ابا کے نانا جی نے وہاں خزانہ رکھا ہے۔ اور خزانے کا نقشہ ہنومان جی کی تصویر کے پیچھے رکھا ہے۔

شیام لال : اچھا۔ یہ۔ یہ۔ بات ہے اور ہم سے ہی۔ چھ چھپائی جا رہی ہے۔

رام بھروسے : تم بھی یار عجیب آدمی ہو۔ کیا بچوں کی باتوں میں آ گئے۔ (ہنستے ہوئے) خزانہ۔ ارے ہماری تقدیر میں ایسی چیزیں کہاں۔ میں تو انہیں آج کے اخبار کی ایک خبر سنا رہا تھا۔ کسی کو خزانہ مل گیا ہے۔

منی۔ پر۔ پاپا۔ آپ تو ابھی ممی سے کہہ رہے تھے ہم گاؤں خزانہ لانے جا رہے ہیں۔

شیام لال : ۔ د۔ دیکھو رام بھروسے۔ مو۔ مجھ سے چھپانا چاہتے ہو۔ ۔ تو۔ تو میں تھوڑے ہی مجبور کروں گا۔ خزانہ تو۔ تمہارا ہے۔ مہ۔ میرا کیا لینا دینا۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

ساوتری : (آتے ہوئے) آپ بھی کمال کرتے ہیں۔ بھائی صاحب تھوڑے ہی پرلے ہیں۔ ہر دکھ سکھ میں ہماری مدد کرتے ہیں۔ بتادتے بچے نا انہیں۔ یہ تھوڑے ہی لوٹ کر لے جائینگے۔

شیام لال : بہ۔ بھابی۔ آپ سچ مچ گریٹ ہیں اور یہ۔ را۔ رام بھروسے۔ یہ۔ یہ۔ تو۔ تو مطلبی نکلا۔

رام بھروسے : ارے یار۔ تم ناراض ہو گئے۔ میں تو یونہی مذاق کر رہا تھا۔ بھلا تم سے میں کوئی بات چھپا سکتا ہوں۔

شیام لال : ر۔ رہنے دے یار۔ تو۔ تم مطلبی ہو۔ خزانہ ملتے ہی۔ تو۔ تمہاری۔ نیت بدل گئی۔ بہ۔ بھئی۔ خہ خزانہ تمہارا ہے۔ بھلا میں کیوں۔ لا۔ لالچ کرتا۔ یار۔ خہ۔ خزانہ تمہیں ملیگا۔ کیا۔ مجھے خوشی نہیں ہوگی۔

رام بھروسے : اما۔ چھوڑ بھی یا اب۔ میرے شیام لال تو بھی ہمارے ساتھ چلے گا۔ بس ہم تیار ہو رہے ہیں۔

شیام لال : نہ۔ نہیں یار۔ آپ لوگ جاو۔

رام بھروسے : چھوڑ دو نا یار اب ناراضگی۔

شام لال : نہ۔ نہیں یار۔ گہ۔ گھر والے پریشان ہونگے۔

رام بھروسے : یار۔ تمہارے گھر سے ہوتے ہوئے نکل جائیں گے۔ انہیں خبر کر دینگے۔

شام لال : نہ۔ نہیں یار۔ تو۔ تم لوگ جاؤ۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

رام بھروسے: پلیز - معاف کردو نا یار - میرے بھائی - مان جاؤ نا -

ساوتری : چلئے نا - بھائی صاحب -

گائیتری : بیٹا اب سبھی کہہ رہے ہیں - چلو نا -

شام لال : میں آپ لوگوں کی وجہ آؤں گا - رام بھروسے کیلئے نہیں -

گائیتری : چلو - میری خاطر ہی سہی -

سین

سبھی گاؤں میں پہنچ جاتے ہیں - اور ایک مکان کے آگے کھڑے ہو جاتے ہیں - مکان اُجڑا - اُجڑا سا لگ رہا ہے - آس پاس کچھ کچرا بھی پڑا ہے - گائیتری اور اُسکے پریوار کو دیکھ کر پڑوسی بھی آجاتے ہیں -

مادھو - گائیتری نمسکار -

گائیتری : جیتے رہو - ارے مادھو - کیسے ہو - گھر میں سب ٹھیک ٹھاک ہے نا - ؟

مادھو : بس آپ کی مہربانی ہے - آج بہت سالوں کے بعد آپ کو اپنا گاؤں یاد آیا -

گائیتری : بھیا - شہر میں فرصت کہاں ملتی ہے - مادھو نندو کو بُلانا - گھر کی صفائی کرے گا -

مادھو - ابھی بھیجتا ہوں بہن -

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

رام بھروسے - چلو تب تک ہم پیڑ کی چھاؤں میں بیٹھتے ہیں

جگت - بھیّا رام بھروسے یہ آپ کے ساتھ اور کون ہیں.

رام بھروسے : یہ میرا دوست بھائی سب کچھ ہے۔ شیام لال۔

جگت : نمسکار - بھائی صاحب۔

شیام لال : نمسکار بھیّا - مو - مجھے آپ کا - گا - گاؤں بہت اچھا لگا۔ کیا کھلی جگہ ہے - چا - چاروں طرف - پہ - پیڑ ہی پیڑ - رام بھروسے یار - سچ مچ گاؤں میں جیہ - جینا چاہیے - شہر بھی - کو - کوئی رہنے کی جگہ ہے - واہ۔

رام بھروسے : سچ کہہ رہے ہو بھائی - کیا تازہ ہوا - خاموش ماحول - کتنا اچھا لگتا ہے سب - پر کیا کریں - نوکری میں پھنسے ہیں نا -

شیام لال - (جگت سے) باتھ روم کہاں ہے -

جگت : (ہنستے ہوئے) باتھ روم کہاں -

شیام لال : بہ - باتھ روم نہیں ہے - ؟

جگت : آپ ایسا کرلو - وہ لوٹا اُٹھا کر دائیں - بائیں - آگے پیچھے کہیں بھی نکل جاو - سارا باتھ روم ہی باتھ روم ہے

شیام لال : مہ - مطلب ؟

جگت : مطلب کیا - جہاں جی کرے وہاں بیٹھ جاؤ - کیا ہے کہ باتھ روم میں بڑی گرمی لگتی ہے - کھلی ہوا اچھی لگتی

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

ہے نا۔ اسی لئے کُھلی ہوا میں جا کر۔

شیام لال : بھئی رام بھروسے۔ یہ۔ کیا کہہ رہا ہے۔

رام بھروسے : ٹھیک کہہ رہا ہے شام لال۔ یہاں باتھ روم واتھ روم کچھ نہیں ہوتا۔ بس لوٹا لے لو اور کہیں بھی جاؤ۔

شیام لال : نہ۔ توبہ۔ نہ۔ توبہ۔ ایسے لگتا ہے۔ سو۔ مجھے کھلے بازار میں ننگا کروگے آپ لوگ۔

رام بھروسے : ارے جانا بھی۔ اس میں کیا شرمانا۔ جیسا دیس ویسا بھیس (شام لال لوٹا لے کر جاتا ہے)

ساوتری : جب تک صفائی ہوگی۔ تب تک اندر ہنومان جی کی تصویر لائیے نا۔

رام بھروسے : اری۔ اتنی اوتاولی کیوں ہوتی ہے۔ لوگوں کو شک ہوگیا تو؟

ساوتری : تو کیا۔؟

رام بھروسے : خزانہ بھی لوٹ لیں گے اور ہمیں بھی جان سے مار ڈالیں گے۔

نندو : (اندر سے آتے ہوئے) آیئے گائیتری بہن صفائی ہوگئی۔

گائیتری : چلو۔ بچو۔ جلدی سے سامان اُٹھاؤ۔ اندر چلتے ہیں۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

سین

کمرے کے اندر رام بھروسے۔ ساوتری۔ گائیتری اور بچے داخل ہوتے ہوئے۔

ساوتری : کہاں ہے ہنومان جی کی تصویر۔

گائیتری : رُک جاو۔ میں لاتی ہوں۔ (اندر رکھی ہوئی ہے (تصویر لے کر آتی ہے)

رام بھروسے : آپ کو تکلیف دے رہا ہوں۔ اپنی دولت واپس لینے آئے ہیں۔ بس آپ کی دُعا چاہئے۔ (سبھی رام بھروسے کے چاروں اور کھڑے ہو جاتے ہیں اور تصویر بڑی دلچسپی کے ساتھ دیکھ رہے ہیں۔

شیام لال : (آتے ہوئے) ہنستا ہے۔ ہا۔ ہا۔ ہا۔

رام بھروسے : کیا ہوا۔

شام لال : (لگاتار ہنستا ہے) ر۔ رہنے دے یار۔ شر۔ شرم آتی ہے۔ ارے کیا۔ یہی وہ تصویر ہے۔ ذرا۔ کھ کھول دے یار۔

رام بھروسے : (تصویر کھولنے لگتا ہے اور ایک کاغذ کا ٹکڑا دیکھ کر چلاتا ہے۔ مل گیا۔ مل گیا۔

منّی : (تالی بجاتے ہوئے) خزانہ مل گیا۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

ساوتری : ۔ بچو۔ چپ رہو۔ کسی نے سن لیا تو۔

منی : سن لیا تو کیا۔ خزانہ ہمارا ہے۔ وہ کیا کریں گے۔

ساوتری : چپ رہ منی ۔ تو ابھی نا سمجھ ہے۔

شام لال : دھیرے سے کھول لے یار ۔ یہ ۔ پیڑ ۔ پرانا ہے نا ۔ کہیں
پھٹ نہ جائے ۔

رام بھروسے : دھیرے دھیرے کاغذ کا ٹکڑا کھولتا ہے سب کی نظریں
کاغذ کے ٹکڑے پر لگی ہیں۔

شام لال : ز۔ ذرا۔ یہ۔ پڑھ لو یار کہ۔ کیا۔ لکھا ہے۔

رام بھروسے : یہ کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا ہے۔

شیام لال : کو۔ کوشش کر کے یار ۔

رام بھروسے : کچھ سوچ کر۔ اچھا سمجھ گیا ۔ یہ مکان ہے۔ جس میں
ہم اس وقت بیٹھے ہیں۔ دائیں طرف کا یہ نشان
کیا ہے۔ اوتریں ۔ پہ ۔ پہ ہے ۔ یہ 'پہ' کیا ہے۔

شیام لال : پہ ۔ پہ ۔ پہ ۔ پانی ۔ پا۔ پانی ۔

رام بھروسے : لیکن یہاں تو پانی کہیں نہیں ہے ۔ پھر ۔ پہ ۔ کیا
ہو سکتا ہے۔

ساوتری : پاس ۔ پاس

رام بھروسے : عقل کی دشمن تو رہنے دے ۔ پاس پاس کیا ہوا۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

شیام لال : پ - پ - پ - گیا پیپل کا پیڑ -

رام بھروسے: ارے ہاں وہ رہا پیپل کا پیڑ -

شام لال : د - دیکھا - میں نہ ہوتا - تہ - تو پاس پاس - مہ - میں ہی تہ - تیری چھٹی ہو جاتی -

رام بھروسے: (نقشہ دیکھتے ہوئے) اِسکا مطلب ہے پیپل کے پیڑ کے نیچے خزانہ گڑھا ہے -

شام لال : - سہ - صاف بات ہے -

رام بھروسے : لیکن یار - پیپل کے پیڑ کے نیچے کہاں -

شام لال : یہ بھی سہی ہے - ذرا ہیں - میں بھی د - دیکھوں (نقشہ دیکھنے لگتا ہے) ارے - تو - تو بھی - پا - پاگل ہے یار - یہ - تہ - تیر کا نشان نہ - نہیں دیکھ رہے ہو - بس - اسی کی - سہ - سیدھ میں ہے -

رام بھروسے: ارے ہاں - میں نے تیر کی طرف دھیان ہی نہیں دیا - اب نقشہ بند کر کے رکھو - اب یہ سوچنا ہے کہ کھدائی کس وقت کریں گے -

شام لال : ر - رات کو جب سب - سو جاہیں گے -

رام بھروسے : یار رات کو اگر کسی نے دیکھا تو اُس سے اور بھی شک ہو جلئے گا - میرے خیال سے یہ کام ابھی کرنا چاہئے -

شام لال : اور - ا - ا - اگر کوئی ٹھیک وقت پر آ گیا - تو ؟

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

رام بھروسے : کہہ دیں گے ۔ یہاں پر بیٹھنے کے لئے چبوترہ بنانا ہے ۔

شام لال : یہ بھی صحیح ہے ۔ چلو چلتے ہیں ۔

(چلے جاتے ہیں)

گائیتری : (بچوں سے) جاؤ بچو جب تک کھانا تیار ہو گا ۔ تم بھی تھوڑا کھیل لو ۔ جاؤ ۔ پڑوسیوں کے بچوں کے ساتھ کھیلو ۔

(بچے چلے جاتے ہیں)

سین ۲

منّا اور منّی پڑوسی شنکر کے گھر میں

رادھا ۔ آجاؤ ۔ بچو ۔ ارے ۔ اندر تو آؤ ۔ گیتا ۔ رامو ۔ یہ دیکھو کون آئیں ہیں ۔ آجاؤ ۔ ذرا باہر تو آؤ ۔

رادھا ۔ تم پڑھتی ہو ۔

منّی : ہاں آنٹی ۔ میں سکول جاتی ہوں ۔ دوسری کلاس میں ۔

رادھا : اور منّا ۔ ؟

منّی : پہلی کلاس میں ۔

رادھا : کتنے دن رہو گے یہاں ۔ ؟

منّی : بس دو دن ۔ خزانہ ملے گا تو ہم واپس جائیں گے ۔

رادھا : خزانہ ۔

منّی : ہاں آنٹی پاپا خزانہ نکالنے گئے ہیں انکل کے ساتھ ۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

رادھا۔ کونسا خزانہ۔؟

مُنی : پیپل کا پیڑ ہے نا۔ اُسی کے نیچے رکھا ہوُا ہے۔

رادھا۔ تمہیں کیسے معلوم ہے

مُنی : پاپا نے ہنومان جی کی تصویر سے نقشہ نکالا۔ نا۔ اُسی میں لکھا تھا۔

رادھا : (اپنے آپ سے) خزانہ۔ میں بھی کہوں ان لوگوں کو آج گاؤں کی یاد کیسے آئی۔

رادھا۔ (بچوں سے) اری۔ گیتا۔ جا۔ انہیں گاؤں کی سیر کرالیں۔ بچے چلے جاتے ہیں۔

رادھا : اجی تم نے سُنا۔

شنکر : کیا ہے؟

رادھا : یہ لوگ خزانہ لینے آئیں ہیں۔

شنکر : کون لوگ۔

رادھا : گائیتری اور اُسکا پریوار

شنکر۔ خزانہ۔؟

رادھا : بُدھو کے بدھو ہی رہوگے۔ ارے پیپل کے پیڑ کے نیچے خزانہ دبا ہوُا ہے۔ وہی لینے آئے ہیں۔

شنکر : لیکن تمہیں کیسے معلوم ہوُا۔؟

رادھا۔ رادھا تو گاؤں کی ریڈیو سٹیشن ہے۔ اب بحث ہی کروگے

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

یا کچھ کرو گے کبھی۔

شنکر: اس میں۔ میں کیا کر سکتا ہوں۔ خزانہ اُن کا ہے۔ لے جانے دو۔

رادھا: پھوٹے کرم میرے۔ خزانہ ہمارے گاؤں میں ہے۔ اور یہ لوگ شہر سے آکر ہمیں لوٹیں گے کیا؟

شنکر: ارے خزانہ ان کا ہے۔ ہمارا تو نہیں۔ پھر ہم کیسے لوٹ لے جائیں گے۔؟

رادھا: کبھی تو سمجھا کرو۔ کہتے ہیں۔ خزانہ سرکار کا ہوتا ہے۔

شنکر: تو سرکار لے جائے گی۔

رادھا: کہتے ہیں جو سرکار کو خزانے کی خبر دے گا۔ اُس سے اُس میں سے کچھ حصّہ ملتا ہے۔

شنکر: حصّہ ملتا ہے۔

رادھا: بھاگ کر جا اور داروگا جی سے کہہ دے۔

شنکر: چپ رہ۔ بے کار کی بات مت کر۔ داروگا جی اگر خود ہی پورا ہضم کر گئے تو۔؟

رادھا: کہہ رہی ہوں۔ حصّہ ملے گا۔ داروگا جی سے پہلے ہی طے کر لے۔

شنکر۔ نہیں۔ پہلے میں جا کر خود پتہ لگاؤں گا اور چلتا ہے)

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

سین

شام لال اور رام بھروسے کھدائی کرتے ہیں ۔

رام بھروسے : ارے یہ کون آ رہا ہے اس طرف ۔ ؟

شیام لال : تکرمت کر ۔ و ۔ و ۔ بتا دینا ۔ چہ چبوترہ بنانے کے لئے کام ہو رہا ہے ۔

شنکر : آتے ہوئے ارے ۔ ارے ۔ رام بھروسے ہمارے ہوتے ہوئے آپ یہ کیا کر رہے ہیں ۔ لائیے ۔ پھاوڑا مجھے دے دیجئے ۔

رام بھروسے : نہیں شنکر بھائی ۔ میں خود کروں گا ۔

شنکر : ارے بھیا ۔ یہ ہم لوگوں کا کام ہے ۔ آپ تو ٹھہرے قلم چلانے والے ۔ پھاوڑا آپ سے بھلا کہاں چلے گا ۔

شیام لال : چہ ۔ چلا ئیں گے بھائی صاحب ۔ چہ چلا ئیں گے ۔

شنکر : نہیں بھیا ۔ اتنی دیر کے بعد گاؤں آئے ہو ۔ ہمیں بھی سیوا کا موقع دو ۔

رام بھروسے : نہیں شنکر بھائی ۔ آپ کیوں کشٹ کریں گے ۔ مجھے بھی اچھا لگ رہا ہے ۔ پھاوڑا چلانا ۔

شنکر : لیکن یہ آپ کس لئے کھود رہے ہیں ۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

رام بھروسے: وہ۔ وہ کیا ہے۔ چبوترہ۔

شنکر: چبوترہ؟ کس لئے۔

شام لال: سب۔ سب کے لئے۔

شنکر: ارے بھیا۔ آپ یہ کام سب کے لئے کر رہے ہیں۔ اور کھدائی کریں گے اکیلے۔ ایسا نہیں ہوگا۔ میں سب کو بلاتا ہوں۔ سبھی کام کریں گے۔ (اور زور سے آواز دیتا ہے) ارے او نندو۔ ارے او کرشن۔ گوپی۔ بنارسی۔ ذرا اِدھر آؤ۔

شام لال: (دھیرے سے رام بھروسے سے)۔ ہو۔ ہو گئی چھٹی۔ سبھی آرہے ہیں۔ خہ۔ خزانہ۔ گیا۔ بولا تھا تا۔ ر۔ رات کو کھدائی۔ کر۔ کرینگے۔

رام بھروسے: اب کیا ہوگا؟ وہ دیکھ۔ سبھی آرہے ہیں۔

شنکر: آپ لوگ یہاں آرام کیجئے۔ چل گوپی۔ نندو۔ لگا لے دو ہاتھ۔ دونوں جلدی جلدی پھاوڑا چلانے لگتے ہیں۔

رام بھروسے: لٹ گئے۔ اب تو خزانہ سب میں بانٹنا پڑے گا۔ نہیں تو۔

شنکر: رام بھروسے بھیا۔ کتنا گہرا کھودنا ہے۔

رام بھروسے: گہرا بس۔ بس۔ کافی۔ ہو گیا۔ بس رہنے دو۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

شنکر : اب کیا کرنا ہے۔

رام بھروسے : اب۔اب۔بس چبوترہ بنانا ہے۔

شنکر : تو لے آئیں سامان

اتنے میں ایک داروگا۔ایک سپاہی اور ایک آدمی ساتھ
لئے وہاں پہنچتا ہے۔

داروگا۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔

شنکر : داروگا جی۔ چبوترے کے لئے کھدائی ہو رہی تھی۔

داروگا : اچھا تو تم بھی ان کے ساتھ مل گئے۔

شنکر : نہیں داروگا جی ہیں تو.....

داروگا : رام بھروسے ے۔کیوں صاحب۔خزانہ نکالنے والے
ہو۔؟

رام بھروسے۔ خزانہ ؟ نا۔نہیں تو۔آپ سے کس نے کہا۔

داروگا : (ہنستا ہے) ہم سے کس نے کہا۔ یہ وردی سرکار نے
یوں ہی دی ہے کیا۔ میرے علاقے میں زمین کے اوپر
اور زمین کے نیچے کیا ہے۔ مجھے سب معلوم ہے۔
آپ کو معلوم ہے نا خزانے کے بارے میں سرکار سے
چھپانا جرم ہے۔اور میں آپ کو اسکے لئے گرفتار
کر سکتا ہوں۔

رام بھروسے : پر میں نے.....تو.....

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

داروغہ : آٹے دال کا بھاؤ پتہ چلے گا۔

شام لال : یہ۔ پر۔ د۔ داروگا صاحب۔ یہ تو۔ ا۔ ان کے نا۔ نانا جی کا ہے۔ جب مرضی ہوگی۔ نہ۔ نکال لیں گے۔

داروگا : مجھ سے بحث کرنے کی حماقت مت کرو۔ قانون مجھے سکھاتے ہو۔ ؟

رام بھروسے : پر داروگا جی۔ یہ زمین تو میری ماں کی ہے۔

داروگا : زمین ہوگی پر خزانہ سرکار کا ہے۔

رام بھروسے : میرے پُرکھوں نے پائی۔ پائی جوڑ کر ہمارے لئے کچھ دھن بچا کے رکھا ہے۔ پھر یہ سرکار کا کیسے ہوا۔ ؟

داروگا : ۔ بس۔ قانون ہے۔ اور قانون۔ قانون ہوتا ہے۔

رام بھروسے : پھر ہمیں کیا فائیدہ ہوا۔ ؟

داروگا : اب تو بالکل کچھ نہیں۔ پہلے سوچنا دیتے تو کچھ حصّہ مل جاتا پر اب حِصّہ تو رہا دوُر۔ اُلٹے سزا ہوگی۔

رام بھروسے : سزا۔ شام لال یہ کیا ہو رہا ہے

شیام لال : اب۔ نہ۔ تو۔ سب اوپر والے پر چھو۔ چھوڑ دو جو۔ جو ہونا ہوگا۔ ہو جائے گا۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

داروگا : (گاؤں والوں سے) چلو جلدی کھدائی کر لو۔

داروگا : پٹواری جی۔ یہ زمین کس کی ہے۔

پٹواری : داروگا جی۔ یہ تو گائیتری کی ہے۔

داروگا : کون گائیتری۔

پٹواری : رام بھروسے کی ماں۔

رام بھروسے : دیکھا داروگا جی۔ زمین میری ماں کی ہے اور اُن کے والد نے ہمارے لئے یہاں خزانہ رکھا ہے۔ اپنی زمین میں۔

داروگا : بہت بولتے ہو۔ میں نے کہا نا زمین آپ کی ہوگی پر خزانہ سرکار کا ہے۔ یہ ضبط ہوگا اور آپ کو سزا ہوگی۔

رام بھروسے : لیکن کیوں۔

داروگا : سرکار سے بھید چھپانے کے جُرم پر۔

رام بھروسے : شیام لال اب کیا ہوگا۔؟

شیام لال : ۔ کُو۔ کُچھ نہیں۔

رام بھروسے : داروگا جی۔ غلطی ہوگئی۔ معاف کیجئے نا۔ آپ خزانہ جس سے چاہے دے دیجئے۔ پر ہمیں جانے دیجئے۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

داروغا :- ہیں۔ اس میں کچھ نہیں کر سکتا ہوں۔ وہی کروں گا جو
مجھے قانون کہے گا (لوگوں سے) کچھ ملا۔

نندو : نہیں صاحب۔

داروغا : رام بھروسے سے وہ نقشہ کہاں ہے۔

شام لال : نقشہ دیتا ہے۔

داروغا : (نقشہ دیکھتے ہوئے) میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آرہا
ہے۔ پٹواری جی۔ ذرا آپ دیکھئے۔

پٹواری : (نقشہ دیکھتے ہوئے) یہ تو گائیتری کی زمین کا
نقشہ ہے۔

داروغا : شام لال سے۔ کیوں صاحب خزانے کا کیا لکھا ہے
اس میں۔

رام بھروسے :- یہ۔ یہ ہے نا۔ یہ تیر دکھایا ہے تا۔

پٹواری : ہنستے ہوئے۔ یہ تیر پیپل کے پیڑ سے شروع
ہو جاتی ہے اور وہاں سوکھے کنوئے کا پاس
ختم ہو جاتی ہے

داروغا : اور خزانہ ؟

پٹواری : اس میں تو خزانے کی کوئی بات نہیں ہے۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

داروغا : رام بھروسے سے آپ کو صاف صاف خزانے کا بھید
بتانا ہوگا۔ یہ نقشہ دکھا کر آپ ہمیں بے وقوف نہیں
بنا سکتے۔

رام بھروسے : داروغہ جی۔ میں سچ بول رہا ہوں۔ ہمارے پاس
یہی نقشہ ہے۔

داروغا : پھر آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ پیپل کے پیڑ کے نیچے
خزانہ رکھا ہوا ہے۔

شیام لال : د۔ داروغا جی۔ ا۔ اخبار نے۔ اس کا دماغ
بگاڑ دیا۔

داروغا : مطلب۔

شیام لال : ا۔ آج کے۔ ا۔ اخبار میں لکھا تھا۔ کہ کسی کو خزانہ
ملا ہے۔ اور۔ خہ۔ خزانے کا نقشہ اُن کے
پرکھوں نے بھگوان کی تصویر میں چھپا کر رکھا تھا۔
یہاں اِن کے گھر۔ گھر میں ہنومان جی کی تصویر
میں یہ۔ نہ۔ نقشہ رکھا ہے۔

پٹواری : (ہنستے ہوئے) تو انہوں نے بھی سمجھ لیا ہے کہ
یہ خزانے کا نقشہ ہے۔ اور نقشے میں پیپل کے
پیڑ کے ساتھ لگے تیر کا نِشان دیکھ کر اندازہ لگایا
کہ پیپل کے پیڑ کے نیچے خزانہ گڑھا ہے۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

(سب ہنستے ہوئے۔ تبھی شنکر چلاتا ہے)

شنکر: مل گیا۔ داروغا جی۔ خزانہ مل گیا۔

داروغا: (خوش ہوکر) مل گیا۔

(رام بھروسے کی طرف دیکھ کر) ہمیں بے وقوف بنا رہے تھے۔

شنکر: داروغا جی۔ ایک صندوق مل گیا۔

داروغا: جلدی سے نکال دو۔ سپاہی۔ گرفتار کر لو دونوں کو (سپاہی دونوں کو پکڑ لیتے ہیں)

داروغا: چلو۔ یہاں لے آؤ صندوق (رام بھروسے سے) کیوں اب کہاں سے نکلا۔؟

رام بھروسے۔ (روتے ہوئے) صاحب ہم نے جو بتایا۔ ہمیں اور کچھ معلوم نہیں تھا۔

داروغا: ارے بڈھیا۔ جلدی سے ڈھکن کھول دو۔

شنکر: ڈھکن کھولتے ہی چیخ پڑھتا ہے۔

داروغا: یہ تو بنواری کی لاش ہے۔ قاتل کو تو ہم نے پکڑ لیا تھا۔ پر لاش نہیں مل رہی تھی۔ سپاہی چھوڑ دو انہیں اور لاش کا پوسٹ مارٹم Post mortum کروا دیں۔

--•--

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

رام بھروسے

کردار

۱- رام بھروسے
۲- ساوتری
۳- گائیتری
۴- منّی
۵- منّا
۶- شیام لال
۷- بُوا جی
۸- کیٹو -

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

سین

رام بھروسے کا گھر۔ اتوار کا دن۔ سبھی کمرے میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ رام بھروسے اُٹھ کر باتھ رُوم جانے لگتا ہے۔ کہ دروازے کی گھنٹی بجتی ہے۔ رام بھروسے دروازہ کھولتا ہے۔ سامنے تار والا کھڑا ہے۔)

تار والا :- تار صاحب

رام بھروسے دستخط کر کے تار کھولتا ہے اور پڑھتے پڑھتے اندر آجاتا ہے)

گائیتری : ارے بیٹیا۔ کون تھا۔؟

رام بھروسے : تار والا تھا ماں۔

گائیتری : خیریت ہے نا۔؟

رام بھروسے۔ ہاں ماں۔ بوا جی کا تار ہے

گائیتری : سب خیریت ہے نا۔؟

رام بھروسے : ہاں ماں۔ وہاں سب خیریت ہے۔ پر....

گائیتری : پر کیا۔؟

رام بھروسے : بوا جی کا۔

ساوتری : بوا جی ٹھیک ہے نا۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

رام بھروسے : ہاں ٹھیک ہے یہاں آ رہی ہے۔

ساوتری : سچ۔ آج بڑے دنوں کے بعد بُوا جی کے درشن ہونگے۔

رام بھروسے : بڑا پیار ہے بُوا جی سے۔؟

ساوتری : بہت دِنوں سے بُوا جی کو دیکھا نہیں نا۔

رام بھروسے : اب جی بھر کے دیکھ لینا۔

گائیتری : بیٹا کچھ بھی کہو باہر سے جو بھی ہو۔ لیکن دل کی بہت اچھی ہے۔

ساوتری : چلو کچھ دنوں کی ہی بات ہے نا۔

رام بھروسے : ارے وہ ایک ایک دن ایک سو۔ ایک سو سال کا ہوگا۔ اور ساتھ میں طوفان کو بھی لا رہی ہے۔

ساوتری : کونسا طوفان۔

رام بھروسے : ارے اُن کا چھوٹا لڑکا۔

ساوتری : کون۔ کیٹو۔ ~~ا~~ Kettu

رام بھروسے : بس اپنی اپنی خیر مناؤ۔ اور حملے کا سامان کرنے کو تیار ہو جاؤ۔ میں جاتا ہوں سٹیشن اُنہیں لانے

——•——

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

سین

رام بھروسے ۔ سامان سے لدھا ہوا کمرے میں داخل ہوتا ہے
اور پیچھے پیچھے بوا جی اور رکیٹو ایسے چل رہے ہیں۔
مانو مورچے پر وار کرنے جا رہے ہیں۔ فوجی
مارچ کا دھن ۔

ساوتری : (بوا جی کے پیر چھوتی ہے)

بوا جی : پاؤں ہی چھوتی رہیگی یا کچھ ٹھنڈا بھی پلائے گی۔

ساوتری : ابھی لائی بوا جی ۔

بوا جی : گائیتری کہاں ہے ۔ ؟

رام بھروسے : پوجا کر رہی ہے ۔ ابھی آتی ہی ہوگی ۔

گائیتری : آجاتی ہے

بوا جی : کیسی ہو گائیتری ۔ سب خیریت ہے نا ۔

گائیتری : سفر میں کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی ۔

بوا جی : بوجی سن لو ۔ ارے سفر تو سفر ہے ۔ تھکان تو ہوتی ہی ہے ۔ اور یہاں کوئی پانی تک نہیں پلاتا ۔

گائیتری : ارے بہو ۔ پانی تو لے آو ۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

ساوتری : اری ہاں بوا جی ابھی پانی ابالتے ہوئے پانی میں برف

ڈال رہی تھی۔ اسلئے تھوڑی دیر ہوئی۔

گائیتری : کیٹو بیٹا کیسے ہو ؟

کیٹو ۔ بڑے زوروں کی بھوک لگی ہے۔ کل سے بھوکا

ہوں نا۔ ؟

بوا جی ۔ ارے مشٹنڈے۔ کل ریل میں کھانا نہیں کھایا تھا کیا ۔

کیٹو : (زور زور سے ہنستا ہے) ماں ۔ اُس سے کھانا کہتی ہو۔

ایک چھلکے کے برابر چار پھلکیاں اور دال کا سُوپ۔

گائیتری : بہو ۔ ذرا جلدی سے کیٹو کے کھانے کے لئے کچھ لے آ۔

کیٹو : آنٹی جی ۔ بس دو انڈے کا آملیٹ ۔ گھی والے

چار پراٹھے ۔ کچھ مکھن اور دودھ۔

بوا جی : ارے بیٹا ۔ فروٹ نہیں کھاوگے کیا ۔ تمہاری تو بچپن

سے فروٹ کھانے کی عادت ہے۔

بوا جی : کیٹو کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے) رام بھروسے سے)

اسکی مجھے بہت چنتا لگی رہتی ہے۔ اسکی طبعیت

اکثر خراب رہتی ہے ۔ کھانے میں دلچسپی ہے ہی نہیں ۔

رام بھروسے : یہ دلچسپی کے بغیر حال ہے ۔ میرا مطلب ہے . . . . .

بوا جی : اسی لئے کمزور ہوتا جا رہا ہے

رام بھروسے : ہاں بوا ۔ وہ تو صاف دکھائی دے رہا ہے۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

گائیتری : ہاتھ منہ دھوکر آپ بھی کچھ کھائیے نا۔

بوا جی : ٹھیک کہہ رہی ہو۔ (ساوتری سے) ساوتری میرے لئے ناشتے میں حلوا بنانا۔ دو چار پوڑی بس اور دو دھ پیوں گی۔ رام بھروسے کیا بتاؤں بیٹا۔ کیٹو کی پریشانی کے کارن آج کل میری بھوک ہی مرگئی ہے۔

رام بھروسے : بوا جی۔ بہت اچھا ہے۔ آج کل ہر ایک کی بھوک مرنی چاہیئے۔ مہنگائی ہے نا۔

گائیتری : رام بھروسے کو مذاق کرنے کی عادت نہیں گئی۔

منا : آتے ہوئے۔ ممی یہ کون ہے۔

بوا جی : ارے منا۔ ذرا ادھر تو آ۔ (منا بوا جی کے پاس آتا ہے۔ اور وہ اُسے پیار کرتی ہے)

منا۔ پر آپ ہیں کون ؟

ساوتری : منا یہ بوا جی ہیں۔

منا : اور یہ موٹو ؟

ساوتری : ایسا نہیں بولتے بیٹا۔ یہ کیٹو بیٹا ہے

بوا جی : (منی کو آتے دیکھ کر) اری منی اِدھر آنا۔ ارے تُو تو بہت کمزور لگ رہی ہو۔ کیا کچھ کھاتی پیتی نہیں ہو۔

ساوتری : چلو بچو تم کیٹو سے باتیں کرو۔ میں ناشتہ بناتی ہوں۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

رام بھروسے: اچھا بُوا جی۔ میں بھی کسی کام سے باہر جا رہا ہوں۔ تیاری کرتا ہوں۔

بُوا جی: سُنو بیٹے۔ ذرا جلدی آجانا۔ تم سے کچھ ضروری باتیں کرنی ہیں۔

سین ۱

(سبھی ناشتہ کرنے بیٹھے ہیں۔ ناشتہ لگتے ہی کیٹو اُس پر ٹوٹ پڑھتا ہے اور چٹا چٹ کھانے میں جُٹ جاتا ہے۔ بُوا جی بھی اُسکا پُورا ساتھ دے رہی ہے۔ مُنی، مُنا اور بُوا کیٹو کو ناشتہ کھاتے دیکھ کر کھِل کھِلا ہنس دیتے ہیں۔)

ساوتری: بچوں کو ڈانتے ہوئے۔ چلو جلدی ناشتہ ختم کرو۔

رام بھروسے: کیٹو بیٹا۔ پیٹ بھر کھایا نا؟ کچھ اور کھاؤ گے۔

بُوا جی: بیٹے حلوا تو کھا لو۔ تمہیں تو پسند ہے نا۔ بہت اچھا بنا ہے۔

کیٹو: ماں۔ میں بھی یہی سوچ رہا تھا۔ اِسکی مہک سے بھوک اور بھی بڑھ گئی۔

گائیتری: یہ لو کھا لو بیٹا۔ (کیٹو کی طرف برتن بڑھاتی ہے۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

کیٹو ؛ (برتن میں ہی چیچ ڈال کر کھانے لگتا ہے) واہ کیا بات۔ کیا سواد ہے۔ آنٹی۔ اب تو روز ملا کریگا نا ؟

گائیتری ؛ کیوں نہیں بیٹے۔ جب تمہیں پسند ہے تو روز بنیگا۔ جب تک تم یہاں ٹھہرو گے۔

کیٹو ؛ اب تو ہمیں یہیں ٹھہرنا ہے تین سال۔

رام بھروسے ؛ (پریشان ہوکر) تین سال ؟

بوُا جی ؛ ہاں بیٹے رام بھروسے تمہیں تو معلوم ہے۔ گاؤں میں اچھی پڑھائی نہیں ہوتی۔ اور میں اس سے ڈاکٹر یا انجینیر بنانا چاہتی ہوں۔ سوچا شہر میں کسی اچھے سکول میں پڑھیگا۔ تو اسکی تقدیر بن جائیگی۔

رام بھروسے ؛ بوُا جی۔ اسکا مستقبل کیوں بگاڑ رہی ہو۔ اس سے فوڈ اینڈ سپلائیز میں انسپکٹر بنوا دو۔ نہ کھانے کی چنتا رہیگی اور نہ پینے کی۔

بوُا جی ؛ نہیں بیٹا۔ میں اس سے ڈاکٹر یا انجینیر ہی بنانا چاہتی ہوں۔

رام بھروسے ؛ بوُا جی کیوں اسکی زندگی خراب کر رہی ہو۔ ڈاکٹر اور انجینیر اب بہت ہو گئے۔ اب انہیں نوکری ملنا بھی مشکل ہو گیا ہے۔

بوُا جی ؛ صاف صاف کیوں نہیں کہتے کہ تم اُسکی مدد نہیں کرنا چاہتے ہو۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

رام بھروسے: ایسی بات نہیں ہے ابُوجی۔ پہلے تو یہاں سکول میں ایڈمیشن ملنا ہی مشکل ہے۔ ہزاروں روپیے Donation لیتے ہیں اور پھر آگے چل کر سیٹ ملتی تو ممکن ہی نہیں۔

بُواجی: ایک بات بتاؤں۔ پڑھنے میں تو بہت سیانا ہے۔ کمزور ہے۔ اسی وجہ سے ابھی پڑھائی میں جی نہیں لگتا ہے۔ یہاں رہیگا تو اسکی صحت بھی بن جائیگی۔

رام بھروسے: ارے بُواجی شہر میں کیا خاک صحت بنے گی۔ شہر میں کوئی شدھ چیز ملتی نہیں۔ سب نقلی۔ گاؤں کا صاف دُودھ گھی یہاں کہاں۔

بُواجی: کیوں مذاق کر رہے ہو۔ حلوے میں جو گھی پڑھا تھا اُسکی خوشبو ہی کہہ رہی تھی کہ کتنا شدھ ہے۔

رام بھروسے: اچھا۔ بُواجی۔ اس سمے مجھے دیر ہو رہی ہے پھر بات کرینگے۔ رام بھروسے کپڑے پہن رہا ہے۔ اور ساوتری بھی کمرے میں موجود ہے۔

رام بھروسے: مصیبت گھر آئی ہے۔ لگتا ہے ہم ہی یہاں سے بھاگ جائینگے۔

ساوتری: مہمان کے بارے میں ایسا نہیں کہتے۔ کچھ دنوں کی ہے تو بات ہے۔ چلے جائینگے۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

رام بھروسے: اری عقل کی ماری - کچھ دن نہیں ابھی تین سال یہاں رہنے کا ارادہ ہے۔

ساوتری: ہے بھگوان تین سال - پھر تو ہم لُٹ جائینگے۔

رام بھروسے: لُٹ جائینگے - یہ سمجھ لو لُٹ گئے - اچھا ابھی میں چلتا ہوں - دیر ہو رہی ہے۔

ساوتری: لیکن کچھ کرنا ہوگا۔

رام بھروسے: اری کچھ نہیں - بہت کچھ کرنا ہوگا (چلا جاتا ہے۔)

بوا جی: ساوتری - گایتری اور کیٹو بیٹھے باتیں کر رہے ہیں

گایتری: مجھے تو شہری زندگی ایک آنکھ نہیں بھاتی۔ کہاں اپنا گاؤں - پُر امن ماحول اور کہاں یہ شور و غُل دوڑ دھوپ والا شہر۔

بوا جی: اری گایتری کیا رکھا ہے گاؤں میں - یہاں تو تم لوگ موج میں ہو - جو چاہو مل جاتا ہے - یہاں پر آرام دینے والی مشین ہے - ٹھنڈے پانی کی مشین ٹھنڈی ہوا کی مشین واہ دیکھ - کیسی ٹھنڈی ہوا آ رہی ہے - مانو کسی پہاڑ پر بیٹھے ہیں۔

گایتری: پر گاؤں کا اپنا ایک الگ مزا ہے - کھلی جگہ - کھلی ہوا - کوئی ہو - حلہ نہیں - یہاں چاروں اور بھیڑ بھاڑ - دھکم پیل - موٹر گاڑیوں کارخانوں سے نکلتا کالا دھواں

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

گنی گندھی بستیاں۔

بوا جی: کچھ بھی کہو۔ مجھے تو شہر بہت اچھا لگتا ہے نہ کوئی مچھر نہ کوئی گندگی اور نہ مشینوں سے کتنی سہولیت ہے۔ کھانا پکے تو تازہ رہیگا۔ سبزی ہری بھری رہتی ہے۔ دودھ تازہ رہتا ہے۔ کوئی بھی چیز ضائع نہیں ہوتی۔

گائیتری: سو تو ہے۔ پر ساری چیزیں ملاوٹ والی ہے نا۔ کہاں گاؤں کا خالص دودھ اور کہاں یہ مشینی گھٹیا دودھ

بوا جی: مجھے تو شہر سورگ نظر آ رہا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ کوئی اچھے ہی کام کئے ہیں میں نے جو جیتے جی تین سال کی جنت مل رہا ہے۔

ساوتری: بوا جی۔ پر اس جنت میں مہنگائی بہت ہے۔ روپیہ پیسہ پانی کی طرح خرچ ہوتا ہے۔

بوا جی: بہو۔ پیسہ ہی دنیا میں سب کچھ نہیں ہوتا۔ اگر سکھ ملے تو روپیہ پیسہ کیا چیز ہے

گائیتری: سو تو ہے۔ لیکن مجھے تو گاؤں ہی اچھے لگتے ہیں۔ جہاں آدمی نے جنم لیا ہو۔ وہی جنت ہوتا ہے۔ وہاں اپنا پن ہوتا ہے۔ یہاں بات کرنے تک کی کسی کو فرصت نہیں۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

بُوا جی۔ چلو ہمارے آنے سے تمہاری یہ مشکل دُور ہو گئی۔ دن بھر
خوب باتیں کیا کرینگے۔ تم لوگوں کا من بھی لگا رہے گا۔ دیکھو
چند ہی گھنٹوں میں کیٹو کے چہرے پر چمک سی آگئی۔

ساوتری : کیٹو بیٹے۔ تمہیں گاؤں اچھا لگتا ہے کہ شہر۔

کیٹو : گاؤں بھی ٹھیک ہے۔ پر شہر تو مجھے بہت اچھا لگنے لگا۔ کیا کھانا ملتا ہے یہاں۔ اور پانی اتنا اچھا کہ پھر بھوک لگنے لگی:

گائیتری : کچھ فروٹ کھا لوگے۔؟

کیٹو : من بہت کرتا ہے کیلے کھانے کو۔

گائیتری: بہو۔ ذرا کیٹو کے لئے کیلے لے آنا۔

(ساوتری کیلے لاتی ہے۔)

کیٹو۔ (کیلے کھاتے ہوئے) مجھے کیلے بہت اچھے لگتے ہیں۔ میں تو چار درجن بھی کھا سکتا ہوں۔!

بُوا جی۔ کیٹو تو یہاں کچھ بھی کھانے لگا۔ کیا بتاؤں گاؤں میں اس کا کچھ بھی کھانے کو من نہیں کرتا۔

کیٹو : کیوں جھوٹ بول رہی ہو ماں۔ وہاں تو تو نے یہ چیزیں کھلائی ہی کہاں۔

بُوا جی : بیٹے وہاں تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں رہتی۔ اسی لئے نہیں دیتی ہوں۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

کیٹو: آنٹی۔ کوئی کھیلنے کی چیز نہیں ہے یہاں؟

ساوتری: بچوں کے کھلونے ہیں۔ اور کیا ہے۔

کیٹو: چلو ابھی اُن کے ساتھ ہی کھیلتے ہیں۔ ابھی تو کھانے میں دیر ہے (آنٹی سے) کہاں رکھے ہیں آنٹی؟

ساوتری: اندر کمرے میں رکھے ہیں۔

کیٹو کمرے میں چلا جاتا ہے اور اندر سے کچھ چیزیں ٹوٹنے کی آوازیں آتی ہیں۔

سین

رام بھروسے: سڑک پر چل رہا ہے۔ تبھی اُس سے راستے میں شیام لال دکھائی دیتا ہے۔)

رام بھروسے: شیام لال۔ ارے۔ شیام لال۔

شیام لال: ۔ کہ۔ کیا۔ ہوا۔ ؟

رام بھروسے: شیام لال میرے بھائی۔ مجھے بچالیں۔

شیام لال: یہ۔ ہو۔ ہوا کیا۔ ؟

رام بھروسے: ارے۔ بڑی مصیبت میں پھنسا ہوں۔

شیام لال: یہ۔ بولتے کیوں نہیں۔ کہ۔ کیا ہوا۔ ؟

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

رام بھروسے: چلو ذرا اس چائے کی دوکان میں بیٹھتے ہیں۔

(دونوں چائے کی دوکان پر بیٹھ جاتے ہیں)

شیام لال: اب۔ تہ۔ تو۔ یہ۔ بتادے کہ کیا ہوا

رام بھروسے: ارے گھر میں۔ لہ۔ لوٹ ہو رہی ہے۔

شیام لال: گ۔ گھر میں۔ لہ۔ لوٹ؟ کہ۔ کیا کہتے ہو۔ یہ۔ یار

رام بھروسے: ارے بوا جی آئی ہے۔

شیام لال: کہ۔ کون۔ بوا جی۔ ارے۔ و۔ وہی۔ گ۔ گاؤں

والی۔؟

رام بھروسے: ہاں۔ وہی اور ساتھ ایک ہاتھی بھی لائی ہے

شیام لال: ہا ہاتھی۔ کہ۔ کیا۔ کرنا تھا اُسکا۔

رام بھروسے: میرے گھر میں لائی ہے اپنے ساتھ۔

شام لال: ہا۔ ہاتھی۔ گھر میں۔ م۔ مذاق کر رہے ہو یار۔

رام بھروسے: میں Serious ہوں۔ میری سمجھ میں کچھ نہیں آ

رہا ہے۔

شام لال: یہ۔ یار۔ یہ۔ بوا جی تو ٹھیک ہے۔ پر۔ ہا۔ ہاتھی

پالنا۔ وا۔ واقعی مذاق نہیں ہے۔

رام بھروسے: شاید یار ہاتھی بھی پال لیتا۔ لیکن یہ ہاتھی تو ہم

سب کو ہڑپ کر لیگا۔

شیام لال: کہ۔ کیا۔ یہ۔ بہکی بہکی یہ۔ باتیں کر رہے ہو۔ ہا۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

- ہاتھی کہیں گو۔ گوشت کھاتا ہے کیا۔؟

رام بھروسے: پہ یہ ہاتھی تو کھاتا ہے۔

شیام لال: بھہ۔ پھر تو۔ گ۔ گئے۔ کہ۔ کام سے۔ وہ۔ تہ۔ تو
تمہیں او۔ تمہارے کہ۔ کمیٹے کو ایک ہی ناشتے
میں۔ چپہ۔ چٹ کر جائے گا۔

رام بھروسے: یار تم نے ہمیشہ میری مدد کی ہے۔ آج بھی مجھے
اُس مصیبت سے بچا لو۔

شیام لال: بھئی۔ م۔ میں تو۔ لُڈا جی سے۔ بہ۔ بچا سکتا ہوں۔
- پہ۔ پہ۔ ہا۔ ہاتھی کا۔ کہ۔ کیا کروں گا۔ (کچھ سوچ
کر۔ سُن یار۔ ہا۔ ہاتھی۔ م۔ مکان کے باہر ہے نا۔
یہ۔ بھگا دینگے اُس سے کہیں۔ اور۔ اور لُڈا جی
سے کہے گے کہ۔ کہیں کھو گیا۔

رام بھروسے: وہ تو یار گھر کے اندر ہے۔

شیام لال: گہ۔ گھر کے اندر۔ پہ۔ پاگل ہو گئے ہو کیا۔ ہا۔
ہاتھی گھر کے اندر۔ کہ۔ کیسے آسکتا ہے؟

رام بھروسے: ارے بھئیا۔ اصلی ہاتھی تھوڑے ہی ہیں۔ لُڈا
جی کے ساتھ اُسکا لڑکا ہے جو ہاتھی سے کم نہیں

شیام لال: د۔ دت تیرے کی۔ م۔ میں تو۔ س۔ سچ مچ کا۔
ہا۔ ہاتھی سمجھا تھا۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

رام بھروسے۔ سچ کہتا ہوں یار۔ ہاتھی سے زیادہ کھانے کی طاقت
ہے اُس میں۔ اور بوا جی بھی کچھ کم نہیں۔

شیام لال: ایسا۔ کہ۔ کر لو۔ س۔ صبر کر لو۔ کو کچھ دنوں میں
چ۔ چلے جائینگے۔

رام بھروسے: یار۔ وہ اب جانے والی نہیں ہے۔ تین سال کے
لئے ڈھیرا ڈالتے آ ئیں ہیں۔

شیام لال: ۔ تہ۔ تین سال۔ فو۔ پھر تو ہو گئے۔ ک۔ کام سے۔

رام بھروسے: ایسا مت کہو یار۔ کوئی راہ ڈھونڈو۔ نہیں
تو میں برباد ہو جاونگا۔ تمہیں تو میری آمدنی
معلوم ہے۔ اُس سے میں اتنا بوجھ کہاں اُٹھا
سکونگا۔

شیام لال: س۔ سو تو ہے۔ (کچھ سوچتے ہوئے) اے۔ ایسا
ک۔ کر لو۔ مجھے۔ کو۔ کچھ۔ سو۔ سوچنے دو۔
میں۔ ش۔ شام کو تیرے گھر آونگا۔

رام بھروسے: پلیز کچھ کر لو یار۔ اچھا شام کا کھانا ہمارے
ساتھ ہی کھا لینا۔

شیام لال۔ اے۔ ایسا۔ ز د۔ ظلم مت۔ کہ۔ کر یار۔ میں
بو۔ بوکھا نہیں رہ سکتا۔

رام بھروسے: کیوں میری لولالاماہا کر رہا ہے۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

شیام لال - س - سمجھا کرو - م - میرے بھائی - ج جب - ح - کھانے

کا ساتھ ایک - ہا - ہاتھی اور او - اُس کی ماں - د

دے رہی ہو تو - د - وہاں - یہ - بچے گا کیا - م

میرے کھانے کہ - کے لئے -

(دونوں ہنستے ہیں)

سین

(سبھی کھانے کی ٹیبل پر بیٹھے ہیں - شیام لال بھی ساتھ ہے)

شیام لال: بو - بوا جی - یہ - بڑے دنوں کے بعد - آ - آپ کو دیکھا

بوا جی: ارے بیٹا - اتنی دور سے آنا جانا بہت مشکل ہو گیا

ہے - آج تو مجبوری سے آگئی

شیام لال: کہ - کیا - م - مجبوری تھی ایسی - بو - بوا جی؟

بوا جی - سوچا - کیٹو کے لئے کچھ کروں - یہاں شہر میں پڑھے

گا تو انسان بن جائیگا - میں اسے ڈاکٹر یا انجینئر

بنانا چاہتی ہوں -

شیام لال: (ہنستا ہے) ا ی - اسے؟ نہ - ضرور بناؤ - بہ -

بوا جی - یہ - بہت سیانا لگتا ہے

بوا جی: بیٹے - گاؤں میں رہ کر بہت کمزور ہوتا جا رہا ہے -

شیام لال: (افسوس کرتے ہوئے) - چو - چو - چو -

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

بوٗا جی : میں نے سوچا شہر میں آکر پڑھے گا بھی اور صحت بھی بن جائیگی۔

شیام لال : ۔ ش ۔ شہر میں ۔ پ ۔ پڑھیگا ۔ پھر تو گیا ۔ ک ۔ کام سے ۔ بوٗ ۔ بوٗا جی ۔ اے ۔ ایسی غلطی مت کرنا ۔

بوٗا جی : کیا کہہ رہے ہو بیٹا ۔ ؟

شیام لال : بوٗ ۔ بوٗا جی ۔ شہ ۔ شہر میں ۔ ر ۔ رہا تو لڑکا بگڑ گیا سمجھو۔

بوٗا جی ۔ یہ بہت شریف لڑکا ہے ۔

مُنی ۔ ہوٗ ۔ شریف ہے ۔ اندر ہمارے سارے کھلونے توڑ دے ہیں ۔

ساوتری : (ڈھانٹتے ہوئے) مُنی ایسا نہیں کہتے ۔ یہ بھی بچا ہے ۔ توڑ دیئے تو کیا ہوٗا ۔

کیٹو : میں نے تھوڑے ہی جان بوجھ کر توڑ دے ۔ اُن میں جان ہی نہیں تھی ۔

رام بھروسے : کوئی بات نہیں بیٹا ۔ ٹوٹنے والی چیز ہے ۔ ٹوٗٹ گئی ۔

شام لال : یہ ۔ بوٗا جی ۔ ابھی ۔ ش ۔ شہر کا رنگ ۔ چ ۔ چڑیگا تو دھیرے ۔ دی ۔ دھیرے یہ ۔ بگڑ جائیگا ۔

بوٗا جی : میں ساتھ ہوں نا بیٹے ۔ پوٗری رکھونگی ۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

شیام لال : یہ ۔ یہاں ۔ پو ۔ پولیس کی نگرانی میں ۔ ک ۔ کچھ نہیں
ہوتا ۔ تہ ۔ تو ۔ آپ کیا نگرانی رکھیں گے ۔ یہاں ۔ جیہ
جنکے ساتھ ۔ د ۔ دن بھر رہے گا ۔ وہ اس سے ۔ بہ ۔
بگاڑ دیں گے ۔ جو ۔ جوا ۔ سکھائیں گے ۔ س ۔ سینما
جائیگا ۔ ن ۔ نشہ کرنا سیکھے گا ۔ یہ ۔ یہاں ۔ یہ ۔ یہ
ساری چیزیں ۔ م ۔ ملتی ہیں نا ۔

بوا جی : نہیں میرا کیٹو ۔ یہ سب نہیں کریگا ۔ کبھی کبھی شرارت
ضرور کرتا ہے ۔ پر برُے کام کبھی نہیں کرتا ۔

شیام لال : بو ۔ بوا جی ۔ کہ ۔ کوئی ۔ اے ۔ ایسے ۔ کہ ۔ کام ۔ ما
۔ ماں کے پیٹ میں نہیں ۔ سی ۔ سیکھنا ۔ س ۔ سنگت
کی بات ہے ۔

بوا جی : (کیٹو سے) کیوں بیٹا تم برُی عادتیں نہیں سیکھو
گے نا ؟ ۔

کیٹو ۔ نہیں ماں ۔ بس جی بھر کے فلمیں دیکھا کرونگا ۔

بوا جی : ۔ کیا ۔ ؟

اتنے میں ساوتری ٹیبل پر کھانا لگا دیتی ہے ۔ اور سبھی
کھانے میں لگ جاتے ہیں ۔ کیٹو اور بوا جی تو کھانے
پر ٹوٹ سے پڑتے ہیں ۔ شام لال ۔ رام بھروسے
گائیتری ساوتری اور بچے ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہیں ۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

گایتری : (شیام لال سے) بیٹے تم کچھ کھاتے ہی نہیں ہو۔ کیا بات ہے۔

شیام لال : اے۔ ایسی۔ بہ۔ بات نہیں ہے۔ م۔ ماں جی۔ کو۔ کچھ بچے گا تو ضرور۔ کھ۔ کھاؤں گا۔

بوا جی : بیٹے۔ ایسی کیا بات ہے۔ ابھی اندر بہت کھانا پڑا ہے۔

رام بھروسے : ساوتری اور کھانا لے آ۔

ساوتری : ابھی بتاتی ہوں۔

رام بھروسے : کیا۔ ؟

شیام لال : ر۔ رہنے دو یار۔ ک۔ کافی کھانا پڑا ہے۔

بوا جی ۔ بیٹے۔ تم نے تو مجھے ڈرا ہی دیا۔

شیام لال : س۔ سچ کہتا ہوں۔ بہ۔ بوا جی۔ شہروں میں۔ بہ۔ بچے بہت۔ بہ۔ بگڑ جاتے ہیں۔ اور۔ ا۔ اماں یہ۔ ڈر۔ ڈرگس کی طرف گیا۔ تو۔ س سمجھو۔ گ۔ گیا۔ کام سے۔

بوا جی : یہ ڈرگس کیا ہوتا ہے ؟

شیام لال : ن۔ نشیلی چیزیں۔

بوا جی : ہے بھگوان نہیں بیٹے۔ میرا کیٹو کبھی بھی ایسا نہیں کرے گا۔ (کیٹو سے) کیوں بیٹے۔ تہیں کروگے نا۔ ایسے بُرے کام ؟

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

کیٹو : پہلے یہ بتاؤ۔ یہ ڈرگس کیا ہوتے ہیں۔

شیام لال : م۔موت کا سامان۔ بہ۔ بڑی خطرناک چیز ہے۔
اس۔نہ۔نشے کی ایک۔ بہ۔ بار۔ لہ۔ لت پڑھ گئی
تو بس۔ س۔ ساری زندگی۔ تہ۔ تباہ۔ اگر۔ ڈ
ڈوز نہیں ملا تو۔ بس۔ توبہ۔ توبہ۔

بوا جی۔ تب کیا کرتے ہیں ؟

شیام لال : چو۔ چوری۔ ڈ۔ ڈاکا۔ گ۔ گھر کے برتن چرا کر۔
۔کہ۔کہیں سے بھی۔ پ۔ پیسہ لاکر ڈ۔ ڈرگس
لاتے ہیں۔

بوا جی۔ ہائے بھگوان۔

شیام لال : ا۔ اتنا ہی نہیں۔ آ ۔ دِ۔ دن اخبار میں آرہا
ہے۔ ڈ۔ ڈرگس خریدنے کے لئے ایسے یہ۔
بچے۔ خو۔ خون بھی کرتے ہیں۔ بہ۔ پکڑے
جاتے ہیں۔ پھہ۔ پھانسی ہو جاتی ہے۔

بوا جی۔ پھہ۔پھانسی ایسا مت کہو بیٹے۔ میرے کیٹو کی گردن
بہت نازک ہے۔

شیام لال : م۔ میرا کیا۔ م۔ میں تو آ۔ آپ کو۔ خہ خبردار کررہا ہوں۔

کیٹو : یہ ڈرگس کیا ہوتا ہے آنکل ؟ بتاؤ نا۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

شیام لال: ن - نشہ اور نہ - کتنے ہیں آدمی - کھو - کھو جاتا ہے۔
ب - بے ہوش ہو کر - ت - طرح طرح کے - سو-
سونے دیکھنے لگتا ہے۔

کیٹو: واہ - مزا آتا ہوگا ؟-

بُواجی - ارے نالائق - بے وقوف یہ کیا کہہ رہا ہے۔

کیٹو: سچ ماں - مجھے سونے اچھے لگتے ہیں۔

شیام لال: د - دیکھا - ابھی - ا - اسنے سُنا ہی - جیہ - جیب
کرے گا - تو - تو کیا ہوگا ؟

بُواجی: اس کا ستیاناس - ہے بھگوان میں تو برباد ہو
جاؤنگی۔

رام بھروسے: شیام لال تم تو سچ کہہ رہے ہو - پر اپنا کیٹو ایسا
نہیں کریگا۔

شیام لال: بہ - بھگوان کرے کیٹو ایسا نہ کرے - پر کیا - بہ
بھروسہ ؟

بُواجی: بیٹے رام بھروسے تم ہی بتاؤ میں کیا کروں ؟

بھروسے: بُواجی - شیام لال سچ کہہ رہا ہے - میں تو دن
بھر دفتر میں رہتا ہوں - باقی لوگ گھر میں ہوتے
ہیں - کیٹو کو تو دن بھر یار دوستوں کے ساتھ
ہی رہنا ہوگا - کیا کر رہا ہے - ہمیں کیسے معلوم ہوگا۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

بوُا جی - کیا کیا سپنے دیکھے تھے میں نے اسکے لئے۔

رام بھروسے - سب اُوپر والے پر چھوڑ دیجئے۔ اسکی قسمت میں جو لکھا ہوگا۔ وہی ہوگا۔

بوُا جی : ارے۔ قسمت کو مارو گولی۔ قسمت کا کوئی بھروسہ نہیں۔ میں اپنے لاڈلے کو تباہ ہوتے نہیں دونگی۔

شیام لال : بوُا جی۔ مہ۔ میرا فرض تھا۔ آ۔ آپ کو۔ خہ۔ خبردار کرنا۔

بوُا جی : بیٹے۔ تم نے تو میری آنکھیں کھول دی۔ مجھے بیٹے کی زندگی پیاری ہے۔

رام بھروسے : لیکن پھر یہ ڈاکٹر۔ انجینیر کیسے بنے گا؟

بوُا جی : بھاڑ میں گئی ڈاکٹری۔ انجینیری۔ میں جُوا نہیں کھیلونگی۔ مجھے میرا بیٹا چاہئے۔ میں کل ہی گاؤں لوٹ جاؤنگی۔

رام بھروسے : ایسی بھی کیا جلدی ہے۔ بوُا جی۔ آئی ہو تو کچھ دن رہ لونا۔؟

بوُا جی : بیٹے۔ میں کیٹو کو شہر کی ایک دِن کی بھی ہوا نہیں لگنے دونگی۔

شیام لال : اچھا۔ بو۔ بوُا جی۔ میں چہ۔ چلتا ہوُں۔

بوُا جی : بھگوان تمہیں خوش رکھے۔ تم نے تو میرے بیٹے کی زندگی بچالی۔

سبھی :- ایک ساتھ اور ہم سب کی بھی۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

رام بھروسے

کردار

۱۔ رام بھروسے : ۴۰ سال

۲۔ ساوتری : ۳۵ سال

۳ : گائیتری : ۶۵ سال

۴۔ مُنّا : ۴ سال

۵۔ مُنّی : ۸ سال

۶۔ آٹھ بچے ۔ مُنّا ۔ مُنّی کے دوست

کنڈیکٹر ۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

رام بھروسے کی ماں بیوی اور بچے کمرے میں بیٹھے ہیں۔ رات کا وقت ہے اور رام بھروسے کا انتظار ہو رہا ہے۔ تبھی باہر کسی گاڑی کے رکنے کی آواز آتی ہے۔ ایک انوکھی سی آواز۔ سب چونک پڑتے ہیں۔ تھوڑی دیر میں رام بھروسے گھر میں داخل ہوتا ہے۔ وہ بہت ہی خوش نظر آتا ہے۔

ماں : ارے بیٹے۔ باہر کیا ہوا۔ ؟

رام بھروسے : کچھ تو نہیں۔

ماں۔ پر یہ بھیانک آواز۔

رام بھروسے : ماں یہ گاڑی کی آواز تھی۔

ماں : (ہنستے ہوئے) بیٹے ماں کے ساتھ مذاق کر رہا ہے۔
ارے یہ تو لگ رہا تھا کوئی بھیا درد سے کراہٹ

رہا ہے۔

رام بھروسے : نہیں ماں۔ یہ میری گاڑی کی آواز ہے۔

ماں : تمہاری گاڑی۔ ؟

رام بھروسے : ہاں ماں میں آپ لوگوں کو surprise دینا چاہتا تھا۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

میں نے آج گاڑی لی ہے

ماں۔ موٹر گاڑی یا بھینس گاڑی ۔

رام بھروسے: امی۔ موٹر گاڑی۔ دیکھو گی تو خوش ہو جاؤ گی۔
کیا چلتی ہے شاندار بھی ہے اور سستی مل گئی۔

ماں: مبارک ہو میرے لال۔ ارے تم جب چھوٹے تھے
تو ایک فقیر نے مجھے کہا تھا کہ یہ لڑکا بڑا ہو کر
خاندان کا نام روشن کریگا۔ گاڑی میں گھوما
کریگا۔

رام بھروسے۔ چلو ماں گاڑی دیکھ لو۔

ماں: ارے بیٹا۔ اندھیرے میں کیا دِکھے گا۔ صبح ہونے
دو۔ اچھی طرح سے دیکھ لوں گی۔ چل اب کھانا
کھائیں گے۔

رام بھروسے: آپ لوگوں نے . . . .

ماں۔ نہیں بیٹا۔ تمہاری ہی راہ دیکھ رہے تھے۔ بچے
بھی ابھی بھوکے ہیں۔

— ० —

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

سین ۱

(کھانے کی ٹیبل پر)

ماں : تم نے سُنا رام بھروسے نے گاڑی خریدی ہے

ساوتری : سچ امی۔ اب تو مزہ آئیگا۔ یہ شیلا تو مجھے گاڑی کا رُعب دکھاتی تھی۔ اب بتا دوں گی اُسے کہ ہم بھی ....

مُنی۔ پاپا۔ آپ سچ مچ کی گاڑی لائے ہیں نا۔؟

رام بھروسے : ہاں۔ بیٹے۔ اب ہم گاڑی میں گھوما کرینگے۔ ایسا کرلو۔ کل اتوار ہے کل چڑیا گھر چلیں گے۔

ماں۔ بیٹے۔ چڑیا گھر۔ ارے چڑیا گھر جانے کی کیا ضرورت ہے۔ یہ گھر بھی تو۔ اور کہیں لے جاؤ۔

رام بھروسے : بچوں کو سیر کرائیں گے خوش ہو جائیں گے۔

مُنی۔ (خوش ہوکر) ہاں اب کل چڑیا گھر چلیں گے۔

مُنّا : اور وہ بھی گاڑی میں۔

مُنی : لیکن ایو میری فرنڈس کو بھی لے جائیں گے نا۔

رام بھروسے : ارے ہاں۔ بلاؤ اُن کو بھی۔

مُنّا : پھر میرے دوست بھی جائیں گے۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

منّی : میری تو چار فرینڈس آئیں گی۔

منّا : اور میرے بھی چار دوست آئیں گے۔

ساوتری : تو کیا تم لوگ چڑیا گھر برات لیکر جا رہے ہو۔ رہنے دو۔ بیڑ اکٹھا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

منّا : ممی۔

منّی : ممی۔

رام بھروسے : اری۔ تمہیں کیا فرق پڑتا ہے۔ اپنی گاڑی میں جا رہے ہیں۔ چھوٹے ساتھ آٹھ بچے تو آرام سے جائیں گے۔

ماں : بہو۔ بچو کا دل مت دکھاؤ۔ ٹھیک ہے۔ بچوں لے آنا اُن کو بھی۔

سین

صبح کا وقت ہے۔ رام بھروسے ایک پرانی سی فیٹ چر کار کو آنگن میں صاف کر رہا ہے۔ بچے بھی پاس میں کھڑے ہیں۔ ساوتری اور ماں پھولوں کا ہار لئے کھڑی ہیں۔

ماں : ہو گئی صفائی بیٹا۔

رام بھروسے : ہاں ماں آجاؤ۔ یہاں یہ مالا لگا دو اور ساوتری تم یہاں۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

ساوتری - گاڑی تو ہے - پر بہت پرانی لگتی ہے -

رام بھروسے : ارے عقل کی بات کر - نئی گاڑی آج کل کم سے کم دو لاکھ سے اُوپر کی ملتی ہے -

ساوتری : اور یہ کتنے کی ہے -

رام بھروسے : یہ مت پُوچھ - اسکی صورت پر نہ جا - تندرستی میں اسکا جواب نہیں - اری جب یہ چلتی ہے تو لگتا ہے شاہی سواری چل رہی ہے -

ساوتری : چلیئے - اب نہا دھو کر تیار ہو جائیں -

(سب اندر جاتے ہیں)

سین

(سبھی ایک ایک کر کے مکان سے باہر آجاتے ہیں اور گاڑی کے پاس کھڑے ہو جاتے ہیں - مُنی کی چار فرینڈس اور مُنے کے چار دوست بھی آئے ہیں -)

رام بھروسے : ماں تم پہلے بیٹھ جاؤ - اور ساوتری اب تم بیٹھ جاؤ - آؤ بچو کچھ پیچھے بیٹھ جاؤ -

مُنی - نہیں میں آگے بیٹھوں گی -

منا : میں بھی -

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

رام بھروسے: ارے آگے پیچھے میں کیا ہے ۔ چلو کہیں تو بیٹھ جاؤ ر پچھلی سیٹ پر ماں ۔ ساوتری اور چار بچے بیٹھ جاتے ہیں ۔ اور اگلی پر رام بھروسے اور چار بچے ۔

رام بھروسے: دیکھو ۔ سبھی آگئے نا ۔ ماں اور ساونتری کی گود میں دو دو بچے بیٹھے ہیں ۔

ماں ۔ گود میں بیٹھے بچوں کے سر ایک طرف ہٹا کر ۔ ہاں بیٹا ابھی تو اور بھی آسکتے ہیں ۔ میرے کندھے ابھی خالی ہیں ۔

رام بھروسے: چلیں اب ۔

ماں: ہاں چلو بیٹے ۔

(رام بھروسے ۔ گاڑی سٹارٹ کر کے نکال لیتا ہے اور بڑی سڑک پر آکر دھیرے دھیرے چلنے لگتا ہے ۔ اُسکی دھیمی گتی کے کارن پیچھے آنے والی گاڑیوں کے ڈرائیور پریشان ہو رہے ہیں ۔ اور وہ ہارن پر ہارن دے جا رہے ہیں ۔)

رام بھروسے: ارے بھیا ۔ ہم تو اپنے مزے سے چل رہے ہیں ۔ کیوں دوڑ لگی ہے تم لوگوں میں ۔؟

ماں: ٹھیک کہہ رہے ہو بیٹا ۔ ارے اتنی بھاگا بھاگی میں ہی تو اتنے ایکسی ڈینٹ Accident ہوتے ہیں ۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

رام بھروسے: گاڑی کو تھوڑا جھٹکا دیتا ہے گاڑی کے چھت کی لائیٹ
گر کر ماں جی کے سر پہ لگتی ہے۔

ماں: (سہم کر) ارے یہ کس نے مارا۔

رام بھروسے: (گاڑی روک کے پیچھے دیکھتا ہے۔)

ماں: بیٹے یہ کیا گرا میرے سر پر۔

رام بھروسے: (لائیٹ کو ہاتھوں میں لے کر) اوہ ساری ماں۔
یہ چھت کی لائیٹ سر پہ گر گئی۔ کسی نہیں ہو گی۔
ٹھیک طرح۔ زیادہ چوٹ تو نہیں لگی؟۔

ماں: نہیں بیٹا۔ اب جلدی سے چلو۔

رام بھروسے: ارے بچو۔ ذرا دیکھنا دروازہ بند ہے نا۔

ایک بچہ: (ہینڈل کو دیکھتا ہے۔ لیکن وہ ہاتھ میں آجاتا ہے۔
اور وہ اُس سے رام بھروسے کو دینے کے لئے ہاتھ
بڑھاتا ہے)

رام بھروسے: کیا ہے بیٹا۔؟

بچہ۔ انکل۔ میں نے دیکھا تھا کہ دروازہ بند ہے یا
نہیں۔ یہ تو ہاتھ میں ہی آگیا۔

رام بھروسے: کسا نہیں ہو گا۔ ٹھیک سے بند کر دو۔ (آگے
ریڈ لائیٹ آتی ہے) اور رام بھروسے گاڑی روک
لیتا ہے۔ ریڈ لائیٹ پر ساتھ والی گاڑیاں دھیرے دھیرے
آگے چلنے لگتی ہیں۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

رام بھروسے: کیا تھوڑا سا بھی صبر نہیں کر سکتے ہیں کیا؟

ماں: بیٹا۔ ہمیں اوروں سے کیا لینا دینا تم اپنا سہی چلاؤ۔ آج کل کوئی کسی کی کہاں مانتا ہے۔ اتنی دیر میں ریڈ لائیٹ گرین ہو جاتی ہے اور رام بھروسے گاڑی کو پھر سے سٹارٹ کرنے لگتا ہے۔ لیکن وہ سٹارٹ ہی نہیں ہوتی۔ اُس کے پیچھے لگی گاڑیوں کے ہارن ایک طوفان کھڑا کر دیتے ہیں۔ لیکن رام بھروسے کی گاڑی سٹارٹ ہونے کا نام نہیں لیتی۔

ماں۔ کیا ہُوا۔؟

رام بھروسے: پتا نہیں۔ ماں یہ سٹارٹ ہی نہیں ہو رہی ہے

ساوتری: پر آپ تو کہہ رہے تھے یہ شاہی سواری ہے۔

ماں: بہو تو چپ رہ۔ شاہی سواری کیا کبھی خراب نہیں ہوتی ہے کیا۔ رام بھروسے گاڑی کو سٹارٹ کرنے کی کوشش میں لگا ہے۔ مگر پیچھے کھڑی گاڑیوں کی لائین ہارن پر ہارن دے جا رہی ہیں۔ ایک ڈرائیور دائیں کو موڑ کر رام بھروسے کو گاڑی سے ہی آواز دیتا ہے۔

گاڑی والا۔ ارے بھیا۔ کہاں سے یہ مُردہ اُکھاڑ کے لائے ہو۔؟

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

رام بھروسے : (دانت پیستے ہوئے) ارے بھائی - مشین آخر مشین ہی ہے - آج کل آدمی پہ چلتے چلتے بے ہوش ہو جاتا ہے اس کا کیا قصور ہے -

ساوتری : اب کیا ہو گا - ؟

رام بھروسے : ایسا کرو - سب لوگ نیچے اُتر جاؤ - جونہی پھر سے گرین لائیٹ ہو گی - میں اشارہ کروں گا تم لوگ دھکا دے دینا - (سبھی نیچے آجاتے ہیں اور گاڑی کو دھکا لگانے کو تیار بیٹھتے ہیں - تبھی گرین لائیٹ آتی ہے اور سبھی گاڑی کو دھکا دیکر ریڈ لائیٹ کراس کرتے ہیں -)

رام بھروسے : چلو گاڑی میں بیٹھو - اب تسلی سے دیکھیں گے کیا بات ہے - ؟ گاڑی کا بارنیٹ کھولتا ہے اور پھر گاڑی سٹارٹ کرتا ہے - اس بار گاڑی سٹارٹ ہوتی ہے اور آگے چلنے لگتی ہے -

رام بھروسے : یونہی تم لوگ گاڑی کو کوس رہے تھے - دیکھو اب کیسی چل رہی ہے -

ماں : بیٹے ساری باتیں بعد میں ہونگی تم دھیان سے گاڑی چلاؤ -

رام بھروسے : ماں تم چنتا مت کرو - کیا میں گاڑی ٹھیک نہیں چلا رہا - ؟

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

ماں : بھگوان تمہیں خوش رکھے بیٹا۔ مجھے لگ رہا ہے جیسے میں پالنے
میں بیٹھی ہوئی ہوں۔ اتنے میں رام بھروسے آگے والی گاڑی
کو ٹھہرتے دیکھ کر اپنی گاڑی کی رفتار بہت کم کر دیتا ہے۔
تبھی گاڑی کھٹ سے رُک جاتی ہے اور رام بھروسے
کے پیچھے آتی ہوئی گاڑی نے ٹکر مار دی۔ اندر بیٹھے
لوگ ایک دوسرے پر آ گرے اور بچوں نے شور مچانا
شروع کیا۔

ماں - بیٹا۔ کیا کر رہے ہو۔؟

رام بھروسے۔ ماں۔ میں نے نہیں۔ پیچھے سے کسی نے مارا ہے۔

ماں : ہے بھگوان۔ یہ کیا ہو رہا ہے اور دیکھو بچوں کو
چوٹ لگی ہے۔

ساوتری ؛ سُنیئے جی۔ واپس چلئے۔ کبھی بس میں چڑھ یا گھر
جائیں گے۔

رام بھروسے : اری ساوتری یہاں ہر دن سینکڑوں ایکسی ڈینٹ
Accident ہوتے ہیں۔ پہلے دیکھ تو کیا ہوا۔

رام بھروسے: نیچے اُتر کر پیچھے دیکھنے جاتا ہے (گاڑی کا پچھلا
حصّہ اندر کی طرف دھنس گیا ہے۔) ارے اِسکا
تو حلیہ ہی بگڑ گیا ہے اور ٹکر مارنے والا بھاگ گیا ہے۔
پھر گاڑی میں بیٹھ کر گاڑی آگے لے جاتا ہے۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

ماں۔ ارے۔ اس سے نہیں پکڑا۔

رام بھروسے: ماں وہ اتنی دیر میں بھاگ بھی گیا۔

ماں: چھوڑ۔ پولیس کو رپورٹ کرلو وہ خود ہی پکڑ لیں گے۔

رام بھروسے: چھوڑ دو ماں۔ اس جھمیلے کو۔ فضول کورٹ کچہری کے چکر لگانے پڑیں گے

ماں: ارے پولیس کہیں نظر بھی تو نہیں آتی۔

رام بھروسے: ماں وہ زیادہ تر ٹرک اور ٹیکسی والوں کے ہی پیچھے لگے رہتے ہیں۔

ماں۔ کیوں۔؟

رام بھروسے: اُن کا کلیان اُن سے ہی ہوتا ہے۔

ساوتری: یہ لو۔ ہم۔ چڑیا گھر پہنچ گئے۔ رام بھروسے چڑیا گھر کے باہر گاڑی پارک کرتا ہے۔ تبھی بچے ماں اور ساوتری گاڑی سے اُتر جاتے ہیں۔ بچے بہت خوش ہیں۔)

ساوتری۔ کھانے کی چیزیں ڈِکی میں رکھی ہیں۔

رام بھروسے: ارے ہاں۔ آؤ بچو۔ ایک ایک کر کے چیزیں اُٹھالو ڈِکی کھولنے کی کوشش کرتا ہے لیکن ٹکر لگانے کے کارن وہ کھُلتی نہیں۔

ساوتری کا گئے کام سے یہ تو کھُل نہیں رہی ہے۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

رام بھروسے : ارے بچوں کو بھوک لگ جائیگی۔

رام بھروسے : اری پریشان مت ہو۔ چلو اب یہی پر کچھ خریدتے ہیں۔

رام بھروسے : کیلے وغیرہ خریدتا ہے اور سب گیٹ کی طرف بڑھتے ہیں۔

رام بھروسے : تم لوگ یہی ٹھہرو۔ میں ٹکٹ لاتا ہوں۔

سین

(سبھی ایک پیڑ کے نیچے بیٹھ جاتے ہیں۔)

رام بھروسے : ایسا کرو۔ پہلے کچھ کھالیں گے۔ اُسکے بعد جانور دیکھنے چلیں گے۔ ساوتری کھلا دو بچوں کو کو فروٹ وغیرہ۔ ماں تم نہیں کھاؤ گی کیا۔ ارے تمہیں زیادہ چوٹ تو نہیں آئی۔

ماں - رہنے دو بیٹا۔ ٹھیک ہو جائے گا۔ تھوڑا سا سر دکھ رہا ہے۔

ساوتری : امی زیادہ درد تو نہیں ہے۔؟

ماں : نہیں بہو۔ تم لوگ بچوں کو گھوما کر لے آو۔

رام بھروسے : تم نہیں چلو گی کیا۔؟

ماں - ارے مجھے کیا دیکھنا ہے۔ پہلے بھی کئی بار دیکھ چکی ہوں۔ میں نہیں آرام کرونگی۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

رام بھروسے ہاور بسلو وتری کا ہاتھ پکڑ کر انہیں چڑیا گھر دکھاتے جاتے ہیں (شیر کے پنجرے کے سامنے)

رام بھروسے - دیکھو - بچو یہ ببر شیر ہے -

ایک بچہ : انکل - اس سے پنجرے میں کیوں رکھا ہے - ؟

رام بھروسے : بیٹے تو کیا فائیو سٹار میں رکھتے - ارے - خطر ناک جانور ہے -

دوسرا بچہ : ہم تو تصویروں اور ٹیلی ویژن پر تو دیکھتے ہیں

رام بھروسے : بیٹا - پہلے ٹیلی ویژن نہیں تھا نا . اس لئے ان جانوروں کی پہچان کیلئے انہیں چڑیا گھروں میں رکھا جاتا تھا تاکہ بچے ان کو دیکھ کر خوش ہو جائیں اور ان کے بارے میں جانکاری بھی پائیں -

ایک بچہ - : ان کی جانکاری تو انکل ہمیں کتابوں میں بھی ملتی ہے -

رام بھروسے : (بات کاٹ کر) ارے - وہ دیکھو بالو - چلو اسکے پاس چلتے ہیں -

منی - اب بالو طاقتور ہے یا شیر - ؟

رام بھروسے : بیٹا - شیر تو جنگل کا بادشاہ ہوتا ہے - سب سے زیادہ طاقتور جانور مانا جاتا ہے -

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

ایک بچہ: لیکن جنگل کے بادشاہ کو بند کر دیا گیا۔ اصلی سرکار

کون چلاتا ہوگا؟۔

رام بھروسے: ارے اور بھی تو شیر ہیں جنگل میں کوئی نہ کوئی تو

ہوگا اس وقت بادشاہ۔

منی:- پاپا کتنے منکی ہیں۔ یہ دیکھئے نا یہ چھوٹا سا منکی

Monkey۔ کتنا پیارا ہے۔

دوسرا بچہ۔ یہ بالکل انسان جیسا ہے۔

رام بھروسے: کہتے ہیں ہم بندر کی ہی اولاد ہیں۔

منی: تو ابو۔ آپ کے والد کے والد بھی بندر تھے۔

رام بھروسے: ارے۔ یہ تو لاکھوں کروڑوں سالوں کی بات ہے۔

منی: لیکن ہماری پونچھ کیوں نہیں ہے۔

رام بھروسے: جب سے ہم نے کرسی پر بیٹھنا شروع کیا وہ گھس

گئی۔

منی: اوہ۔ کیوں بیٹھ گئے ہم کرسی پر آج مزا آجاتا۔

ہماری بھی پونچھ ہوتی (سبھی بچے ہنستے ہیں)

رام بھروسے: یہ لو۔ انکو چنے کھلا دو (بچے چنے لیکر بندروں

کی اور پھینکتے ہیں۔)

رام بھروسے۔ چلو بچو۔ اب آگے چلتے ہیں۔ یہ دیکھو یہ لنگور

ہے۔ یہ بن مانس۔ (ایک ایک کر کے جانور دکھاتا ہے)

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

منّی : ارے اب وہ دیکھئے کتنے سارے پرندے ہیں۔

سبھی بچے ۔ چلو۔ چلو۔ دیکھتے ہیں۔ قریب سے ۔

ایک بچہ : ارے مُنّا کہاں ہے۔؟

رام بھروسے : (پریشان ہو کر) ارے مُنّا کہاں گیا ؟۔

ساوتری : ابھی تو یہیں تھا۔

رام بھروسے : تم بچوں کا خیال رکھو میں دیکھنے جاتا ہوں۔

رام بھروسے : دیکھتا ہے کہ مُنّا شیر کے پنجرے کے ساتھ چپک کر دیکھ رہا ہے ۔ وہ پنجرے کی طرف بھاگتا ہے۔ شیر مُنّے کو دیکھ کر اسکی طرف بڑھتا ہے۔ لیکن ٹھیک موقعے پر رام بھروسے وہاں آ کر مُنّے کو پنجرے سے ہٹا دیتا ہے۔

سین

رام بھروسے اور ساوتری : ماں اور بچے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر واپس جاتے ہوئے

سین

گاڑی کے پاس پہنچ کر۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

پارکنگ والا - پانچ روپے دیجئے صاحب

رام بھروسے - یہ لو- ارے بھائی تھوڑی صفائی کی ہوتی اسکی۔

پارکنگ والا : رہنے دیجئے صاحب اس سے بُری نظر سے بچایئے
ایسے ہی رہنے دیجئے اس سے -

رام بھروسے : ٹھیک ہے - ٹھیک ہے -
جلدی بیٹھ جاؤ سبھی -
(گاڑی سٹارٹ کرنے لگتا ہے - لیکن گاڑی
سٹارٹ نہیں ہو رہی ہے)

ماں - بیٹے چلنے کیوں نہیں ہو - ؟

رام بھروسے : ماں گاڑی سٹارٹ نہیں ہو رہی ہے - پتا نہیں کیا ہو گیا۔

ساوتری : ذرا نیچے اُتر کر دیکھیئے نا دیر ہو رہی ہے ۔

رام بھروسے : نیچے اُتر کر گاڑی کو ٹھیک کرنے لگتا ہے - (پارکنگ
والے کو آواز دے کر - ارے) بھیا یہاں کوئی
میکنگ نہیں ہے - ؟

پارکنگ والا : نہیں صاحب - کیا ہوا - ؟

رام بھروسے : بھیا - گاڑی سٹارٹ نہیں ہو رہی ہے۔

پارکنگ والا : پہلے ہو رہی تھی کیا - ؟

رام بھروسے : کیا مطلب - پھر یہاں تک کیسے آئے - بھیا
ذرا تھوڑی سی مدد کر دینا۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

پارکنگ والا : صاحب میں تو یہ کام جانتا ہی نہیں ۔

رام بھروسے : یار میں بتاتا جاؤں تم وہ پرزہ کھول دو

سین

(گاڑی کو بانٹ کھلا ہے اور اس پاس گاڑی کے پرزے بکھرے ہوئے ہیں)

رام بھروسے : (سارا منہ ۔ ہاتھ ۔ کپڑے کالے ہو گئے ہیں ۔ ارے اب تو بہت دیر ہو گئی ۔ میں رات کو گاڑی یہیں رکھتا ہوں ۔ کل مستری کو لے کر آؤں گا ۔)

پارکنگ والا : لیکن صاحب ۔ یہاں رات کو کوئی نہیں رہتا ۔

رام بھروسے : پھر کہاں لے جاؤں اس سے ۔ بیٹی یہ تمہارا فرض بنتا ہے ۔ کچھ تو کرنا ہی ہو گا ۔

پارکنگ والا ۔ صاحب ہم تو یہاں گاڑی کی رکھوالی کرتے ہیں ۔ پرزوں کی نہیں ۔

رام بھروسے ۔ او ۔ او ۔ اب کیا ہو گا ۔ چلو ایسا کرتے ہیں ۔ پرزے گاڑی میں ڈال دیتے ہیں اور پھر گاڑی لاک کر کے رکھتے ہیں ۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

(بس میں چڑھتے ہوئے)

رام بھروسے: رک جاؤ۔ بھئی رک جاؤ۔ ارے بچوں کو تو
بس میں چڑھنے دو۔

کنڈیکٹر: ارے بھائی۔ جلدی کرو

رام بھروسے کی طرف سبھی دیکھ کر ہنستے ہیں اُس کے چہرے سے لیکر پاؤں تک سب جگہ کالکھ لگی ہوئی ہے۔

کنڈیکٹر: کہاں جانا ہے۔

رام بھروسے۔ رُوپ نگر۔

کنڈیکٹر: جلدی ۱۰.۵ روپے نکال دو۔

رام بھروسے۔ (نوٹ نکال کر دیتا ہے) یہ لو بھائی۔

کنڈیکٹر: ارے بڑھیا۔ ذرا بیچ کے چلونا۔ کپڑے گندے
ہو رہے ہیں۔ سواریوں کے۔

سین

گھر کے اندر داخل ہوتے ہوئے

ساوتری: ذرا جاکر نہا لو۔ کپڑے بدل لو۔

رام بھروسے: کل ذرا جلدی جانا پڑھیگا۔ گاڑی واپس لانی ہے۔

ماں: بیٹے میری بات مانو۔ اس سے وہی پڑا رہنے دو۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

رام بھروسے

۱۔ رام بھروسے ۔ ۴۰ سال

۲۔ ساوتری ۔ ۳۵ سال

۳۔ گائیتری ۔ ۶۵ سال

۴۔ شیام لال ۔ ۴۰ سال

۵۔ مُنا ۔ ۔ ۴ سال

۶۔ مُنی ۔ ۔ ۸ سال

۷۔ ہسپتال کے کچھ ملازم!

۸۔ نرسنگ ہوم کے کچھ ملازم۔

—۰—

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

رام بھروسے سٹول، پہ چڑھا ہوا ہے شلف پر کچھ ڈھونڈ رہا ہے۔ پیر پھسل جاتا ہے اور وہ دھڑام سے گر جاتا ہے۔ اُٹھنے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن اُٹھ نہیں پا رہا ہے اور درد کی وجہ سے چلانے لگتا ہے۔

رام بھروسے: ارے۔ مر گیا۔ ٹانگ ٹوٹ گئی۔ ہائے۔ ہائے۔

ساوتری: (آتی ہوئی) کیا ہوا۔ ارے آپ گر گئے۔ کئی بار آپ کو ٹوکا ہے۔ کہ اُلٹے کام مت کیجئے لیکن....

رام بھروسے: کونسا اوٹ پٹانگ کام میں نے کیا۔ ایک فائیل مل نہیں رہی تھی۔ سوچا اوپر رکھی ہوگی۔

ساوتری: مجھے بتا دیا ہوتا۔ میں اُتار کے دے دیتی۔

رام بھروسے: ہڈی تو تیری بھی ٹوٹ سکتی تھی۔ اری۔ تیری ہڈی ٹوٹ جاتی تو اور لینے کے دینے پڑ جاتے۔ گھر کا ستیاناش ہوتا۔

ساوتری: جب ذرا اُٹھ تو جائیے۔

رام بھروسے: کبھی تو سمجھا کر ساوتری اُٹھ پاتا تو پھر فکر کس بات کی تھی۔ ہائے مر گیا۔

ساوتری: بھگوان اِن کی تو سچ مچ ہڈی ٹوٹ گئی ہے چلئے ہسپتال چلتے ہیں۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

رام بھروسے : پر چلوں کیسے۔ یہاں تو اُٹھا ہی نہیں جارہا ہے۔ ہائے ہائے۔

بچے : (آتے ہوئے) پاپا۔ کس نے ہڈی توڑ دی آپ تو ہماری توڑنے والے تھے۔

رام بھروسے : لو۔ یہ بھی سُن لو۔

بچے : سچ پاپا ہم نے ٹوٹنے کی آواز ہی نہیں سُنی۔

رام بھروسے : ارے پاگلو۔ کوئی پیڑ ٹوٹ گیا تھا کیا۔ ہائے ہائے۔

ساوتری : چلیئے۔ اُٹھنے کی کوشش کیجئے۔ رام بھروسے اُٹھنے کی کوشش کرتا ہے اور بیوی کے سہارے دروازے کے باہر جاتا ہے۔

سین

رام بھروسے ہسپتال کے اوٹ ڈور میں ایک بینچ پر بیٹھا ہے اور بیوی پرچی بنانے کی لائن میں لگی ہے۔ بھیڑ زیادہ بڑھنے لگتی ہے اور ایک آدمی کو بینچ پر بیٹھے بیٹھے رام بھروسے کی ٹانگ سے ٹھوکر لگتی ہے۔

رام بھروسے : (چیخ کر) ارے بھائی۔ دیکھ کے چل نہیں سکتے۔ میری ٹانگ ٹوٹ گئی ہے۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

آدمی : ٹانگ ٹوٹ گئی ہے تو سایڈ میں نہیں بیٹھ سکتے تھے
ہمیں کیا معلوم۔

رام بھروسے : اچھا بھیا۔ مجھے ہی معاف کرو۔ غلطی میری ہے۔
ایک بورڈ لگا کر رکھنا چاہیئے تھا مجھے۔

آدمی - ہوں۔ بورڈ لگا کر رکھنا چاہیئے تھا۔

ساوتری : (پرچی لیکر رام بھروسے کو پھر سہارا دیتی ہے اور
ڈاکٹر کے کمرے کے باہر کھڑی ہو جاتی ہے۔ بھیا۔
یہ پرچی۔

چپراسی : (پرچی دیکھکر) پہلے اُس کاونٹر پر جاکر نمبر ڈلوادو۔

ساوتری : (لاین دیکھ کر) کیا نمبر کیلئے پھر اتنی بڑی لاین میں
کھڑا رہنا پڑے گا۔

چپراسی : بحث مت کرو۔ جاکر نمبر ڈلوادو۔ اسکے بنا ڈاکٹر
صاحب نہیں دیکھیں گے۔ (خدا بخش کو ایک بینچ
پر بٹھاکر پھر لاین میں کھڑی ہوتی ہے۔)

سین

ساوتری : (نمبر لاکر چپراسی کو دیتی ہے اور خود رام بھروسے
کو پھر سہارا دیتی ہے)

چپراسی : پینتالیسواں نمبر ہے۔ بس آنے ہی والا ہے۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

ساوتری : رام بھروسے کو ڈاکٹر کے کمرے کے دروازے تک لے جاتی ہے۔ اتنے میں چار آدمی اندر جاتے ہیں۔

ساوتری : بھیا۔ نمبر تو ہمارا ہے۔

چپراسی : نمبر۔ سنمبر تو ٹھیک ہے۔ یہ سٹاف کے لوگ ہیں۔

ساوتری : بھائی۔ میرے مریض کی طبعیت بہت خراب ہے

چپراسی : اس میں کیا کر سکتا ہوں۔ جا کر تم بھی سٹاف کے بن جاؤ۔

ساوتری : سٹاف کے۔؟

چپراسی : کسی سٹاف والے کے دس بیس روپئے تھما دیجئے۔ وہ ساتھ آتا اور پھٹا پھٹ کام ہو جاتا۔ اتنے میں اندر گئے لوگ واپس آجاتے ہیں اور اور رام بھروسے بیوی کے سہارے ڈاکٹر کے کے کمرے میں گھس جاتا ہے۔

ڈاکٹر : ہاں کیا ہوا ؟

رام بھروسے : ڈاکٹر صاحب میری .....)

ڈاکٹر : (ٹیلیفون کی گھنٹی بجتی ہے۔ ہیلو۔ یس۔ ڈاکٹر مہتا سپیکنگ۔ ارے راشلر صاحب کیا حال ہے بس مہربانی آپ کی۔ جی ہاں۔ جی فرمائیے۔ اچھا ٹھیک ہے ..... کہا پر ... ٹھیک ہے

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

میں ابھی حاضر ہوتا ہوں۔ (ٹیلیفون رکھ کر چلا جاتا ہے)

ساوتری: ڈاکٹر صاحب میرے پتی۔

ڈاکٹر: تم تھوڑی دیر ٹھہر نہیں سکتے۔ میں ابھی آتا ہوں۔

سین

۱

ساڑھے بارہ بجے کا وقت۔ ڈاکٹر پھر کمرے میں آ جاتا ہے اور اُسی وقت چپراسی چائے لیکر آجاتا ہے۔ ساوتری اندر جانے لگتی ہے لیکن چپراسی آکر روک دیتا ہے۔

چپراسی: آپ تھوڑا روک نہیں سکتا۔ دیکھ نہیں رہی کہ ڈاکٹر صاحب چائے پی رہے ہیں۔

ساوتری۔ بیٹیا۔ صبح سے تو صبر ہی کر رہی ہوں۔ میرے پتی کو بہت درد ہے۔ آپ لوگوں کے دل میں کوئی دیا ہی نہیں۔

چپراسی: اتنی جلدی تھی تو کسی پرائیویٹ ہسپتال میں جانا تھا۔

ساوتری: مایوس ہو کر خاوند کے ساتھ بینچ پر بیٹھ جاتا ہے۔

چپراسی آکر رام بھروسے کو اندر جانے کیلئے کہتا ہے۔

چپراسی: خواہ مخواہ جلدی کرتے ہو تم لوگ۔ جاؤ لے جاؤ۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

ڈاکٹر: کیا ہوا

ساوتری: ڈاکٹر صاحب آج سویرے یہ گر پڑے شاید ٹانگ ٹوٹ گئی ہے

ڈاکٹر: (پرچی پر کچھ لکھ کر۔) یہ لو ایکسرے کروا کے پھر دکھانا

ساوتری: خاوند کو لیکر نکل جاتی ہے اور ایکسرے کمرے تک پہنچ جاتا ہے۔ وہاں چپراسی کو پرچی دیتی ہے۔

چپراسی۔ پہلے وہاں پیسے جمع کر دو اور نمبر لے لو۔

ساوتری: (کاونٹر کی اور نظر ڈال کر) اُوف ماں۔ یہاں بھی اتنی بڑی لائین۔ بے بھگوان۔ میں کیا کروں۔ پھر رام بھروسے کو ایک بینچ پر بیٹھا کر خود لائین میں کھڑی ہو جاتی ہے۔

سین ۱

(جب ساوتری کا نمبر آتا ہے تو اندر بیٹھا آدمی کاونٹر کی کھڑکی بند کرتا ہے) کہیے ہوئے ایک بج گیا۔ اب کل آجاؤ۔

ساوتری: (کاونٹر کی کھڑی کھٹ کھٹاتے ہوئے) بھائی صاحب کچھ تو رحم کیجئے۔ میرے خاوند کی ٹانگ ٹوٹ گئی ہے۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

کاؤنٹر مین۔ چلو لے جاؤ۔ جلدی کرو

سین ۱

ایکسرے کمرے کے باہر کھڑے۔ پھر ایکسرے کرتے ہوئے۔

ایکسرے والا۔ پرسوں ڈاکٹر صاحب کے پاس جانا۔ تب تک
ایکسرے اُنکے پاس پہنچ جائے گا۔

ساوتری: حیران ہو کر۔ پرسوں۔ تب تک کیا یہ ایسے ہی رہیں
گے۔

ایکسرے مین۔ زیادہ بحث نہیں۔ جو بتا دیا سو کرنا۔ ہمیں اور بھی
کام ہیں۔ بس۔ کہہ دیا نا پرسوں آجائیے اب
دماغ مت چاٹیے۔

ساوتری: بے لبسی کے عالم میں۔ اب کیا کریں۔ کسی پرائیویٹ
ہسپتال میں جائیں۔

رام بھروسے ہارے۔ کہیں بھی لے جاؤ۔ اب مجھ سے یہ درد
سہن نہیں ہو رہا ہے۔ زیادہ دیر مت کرو۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

(نرسنگ ہوم Reception پر ایک نرس بیٹھی ہے۔

نرس ۔ کیا ہوا نہیں ۔

ساوتری: شاید ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے ۔

نرس : آپ ایسا کیجئے۔ پانچسو روپیہ دے جائیے ایڈوانس کے۔

ساوتری: پرس سے پانچ سو کا نوٹ نکال کر دیتی ہے ۔

نرس : رسید دیتے ہوئے ۔ اب انہیں ڈاکٹر صاحب کے کمرے میں لے جائیے۔ روم نمبر ۵ راجو انہیں روم نمبر ۵ میں لے جاؤ ۔

سین
ا

رام بھروسے بیڈ پر ہے - اور ڈاکٹر ان کی جانچ کر رہے ہیں - پھر نرس کی ہدایت دیکر پرچی لکھ دیتا ہے۔

ڈاکٹر: ابھی ایکسرے کروا دو اور ٹیسٹ کروا دو۔ نرس انہیں A-T-S انجکشن لگا دو - (دو آدمی رام بھروسے کو سٹریچر Stracher پر بٹھا کر ایک اور کمرے میں پیڈ پر لٹا دیتے ہیں۔

—٥—

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

پچپراسی : رام بھروسے کے ساتھ آپ ہیں۔

ساوتری : جی۔ ہاں۔

چپراسی : آپ کو سسٹر بلا رہی ہے۔

ساوتری نرس کے پاس جاتی ہے۔

نرس : آپ دو ہزار روپیئے اور جمع کیجئے۔ تبھی ان کا ایکسرے ہوگا اور ٹیسٹ ہونگے۔

ساوتری : کونسے ٹیسٹ ؟

نرس۔ خون کا۔ پیشاب کا۔ سٹول کا وغیرہ وغیرہ۔

ساوتری: لیکن ان کی تو ٹانگ ٹوٹ گئی ہے۔ خالی پلاسٹر کر کرنا ہوگا۔ پھر یہ ٹیسٹ کس لیے۔

نرس۔ (غصے میں) آپ زیادہ جانتی ہیں یا ڈاکٹر صاحب۔ علاج کروانا ہے کہ نہیں۔؟

ساوتری : (ٹھنڈی پکڑتے ہوئے) جی ہاں کروانا ہے۔ لیکن میرے پاس اتنے پیسے ساتھ نہیں ہیں۔

نرس : تو پھر نرسنگ ہوم لائی کیوں ؟

ساوتری : آپ کروا دیجیئے جو کچھ کروانا ہے۔ میں ابھی گھر سے پیسے لیکر آتی ہوں۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

نرس : ٹھیک ہے ۔ پیسے لے آو ۔ اسکے بعد ہی سب کچھ ہوگا ۔

سین

رام بھروسے کی ٹانگ پر پلاسٹر چڑھا ہے اور وہ گھر جانے کی تیاری کر رہا ہے)

ڈاکٹر : انہیں آپ اب لے جا سکتی ہیں ۔ کل تک ٹیسٹ رپورٹ آئینگے ۔ پتہ کر لینا ۔ ابھی درد کم ہونے کی دوا لکھ دی ۔ دے دینا ۔

نرس ۔ بل جمع کرا دیا ۔ ؟

ساوتری : بل نہیں دیا تھا ۔ ؟

نرس ۔ کاونٹر پر پوچھ لینا ۔

کاونٹر نرس ۔ چھٹی مل گئی ۔

ساوتری : ۔ جی ہاں ۔

نرس : رک جایئے ۔ اور کچھ لکھ کر ایک پرچی دیتی ہے ۔)

ساوتری : یہ کیا ہے ۔ ؟

نرس : فائینل بل اور پانچسو روپیہ دیجیئے ۔

ساوتری : اور پانچ سو ۔

نرس : جی ہاں ۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

ساوتری بھیگڑ ہا کر پرس سے پیسے نکال کر دیتی ہے اور نرس سے بل لیکر چلی جاتی ہے ۔

سین ۱۰

(رام بھروسے گھر میں لیٹ کر بیٹھا ہوا)

رام بھروسے : ساوتری ہڈی کیا ٹوٹ گئی ۔ جیسے مکان ٹوٹ پڑا ۔ ارے اتنے پیسے پلاسٹر کروانے کے ۔ ؟

رام بھروسے : کیا کریں ۔ آپ ٹھیک ہو جائیں گے تو سب ٹھیک ہو جائے گا ۔ دروازے کی گھنٹی بجتی ہے ساوتری دروازہ کھولتی ہے ۔ شیام لال اندر آتا ہے ۔ جو بات کرتے وقت ہکلاتا ہے ۔)

شیام لال ۔ (اندر آتے ہوئے) نہ ۔ نمسکار بھابی جی ۔ کہ ۔ کہاں ہے رام بھروسے ؟

ساوتری : آیئے بھائی صاحب ۔ اندر ہیں ۔

شام لال : ۔ رام ۔ رام بھروسے ۔ یہ ۔ یہ ہڈیاں ۔ کہ ۔ کیسے ٹوٹ گئی ۔ ؟

رام بھروسے : ارے بھیا ۔ ٹوٹ کہاں گئی ۔ توڑوا دی

شیام لال : تہ ۔ تہ ۔ توڑوادی ۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

رام بھروسے : ... [illegible] ... سیڑھی پر چڑھتا ... ہڈیاں ٹوٹ

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

جاتی - اُوپر سے کمر بھی ٹوٹ گئی - نرسنگ ہوم

کا بل دے کر -

شیام لال : نہ - نہ - نرسنگ ہو - ہوم کا خرچہ - ا - ارے

ہسپتال میں تہ - تو - یہ - سہ - سب - مُفت

میں ہو جاتا -

رام بھروسے : ارے یار - پہلے تو ہسپتال ہی گئے تھے - خیر

چھوڑ دو اب جو ہو گیا سو ہو گیا -

شیام لال : لے - لے - لیکن - یہ - پلاسٹر - کہاں کروایا -؟

رام بھروسے : نرسنگ ہوم میں -

شیام لا - نر - نر - نرسنگ ہوم میں - کہ - کون سے وا - والے

میں - کہ - کہیں وہ تو - نہ - نہیں جو - تو - تمہاری

گلی کے شروع میں ہے -

رام بھروسے : ہاں

شیام لال - (دانتوں تلے انگلی دبا کر پچھتاتے ہوئے)

رام بھروسے - گھبرا کر - کیا ہوا -

شیام لال : پھ - پھر تو گئے - - - - - کام سے -

رام بھروسے : میں سمجھا نہیں

شیام لال : رہنے دو - یا - یار - اب جو ہونا تھا - سہ - سو ہو گیا -

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

رام بھروسے : شیام لال : میں ... میں نے کہا نا - اب بھگوان کے ہاتھ میں ہے - اب - کہ - کچھ نہیں ہو سکتا ہے -

رام بھروسے : ارے پہیلیاں کیوں بجھا رہے ہو؟ صاف صاف بتا دو نا کیا بات ہے -

شیام لال : آ - ارے بھیا - ا - اسی تر سنگ ہوم میرے ایک - ر - رشتے دار نے بھی ٹوٹی ہڈی کا علاج - کہ - کروایا تھا - پر - - - - - -

رام بھروسے : (بے تابی سے) پر کیا - ؟

شیام لال : چھو - چھوڑ دو - یا - یار - اب - تو - تمہارا موڈ - خر - خراب ہو جائے گا -

رام بھروسے : یار - میں پہلے ہی بہت پریشان ہوں - اور پریشان کیوں کر رہے ہو - بتاؤ نا - ؟

شیام لال : یار - ایک تو - پہ - پیسے بہت لیئے اور پھر جب - پہ - پلاسٹر کھلا - تو - تو اُسکا بازو ٹیڑھا ہو گیا تھا -

رام بھروسے - حیران ہو کر - ٹیڑھا -

شیام لال - اب یہ بھی - ٹیہ - ٹیڑھا ہی ہے اور - سا - ساری زندگی ٹیڑھا ہی رہیگا -

رام بھروسے : (پریشان ہو کر) - لیکن ؟

شیام لال : ا - ارے - اب تو - کچھ - کچھ نہیں ہو سکتا -

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

رام بھروسے : تم کہہ کیا رہے ہو۔ اتنے پیسے دے کر بھی اگر۔۔۔

شام لال : کیا۔ کیا کروگے اُن کا۔ اب جو۔ جو ہونا تھا۔ وہ ہو۔ ہو گیا۔

رام بھروسے : پر میں تو تباہ ہو جاؤں گا یار۔ ارے ٹانگ کا معاملہ ہے۔ لنگڑا ہو گیا تو۔۔۔۔

رام بھروسے۔ کو دفتر کا خیال آتا ہے وہ لنگڑا ہو گیا ہے اور بیرا کھیوں کے سہارے دفتر جاتا ہے۔ اور فائیل لے کر باس کے کمرے میں داخل ہوتا ہے۔ فائیل ہتھیلی میں رکھی ہے۔ جونہی وہ باس کو فائیل دینے کے لئے آگے بڑھتا ہے۔ فائیل ہاتھ سے گر جاتی ہے اور اُس کے سارے کاغذ بکھر جاتے ہیں۔

باس۔ (غصّے میں) رام بھروسے مجھے لگتا ہے آپ کام کرنے کے قابل نہیں رہے۔

رام بھروسے۔ اے۔ ایم۔ ساری۔ سر۔

باس : دیکھئے رام بھروسے۔ مجھے یہاں تندرُست اور صحت مند آدمی چاہیئے۔ آپ اب پہلے کی طرح کام کرنے کے قابل نہیں رہے۔

رام بھروسے : سر۔ آپ میرا کام دیکھئے۔ میں پہلے سے زیادہ کام کرتا ہوں۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

باس ۔ اے ۔ ایم سادی ۔ آپ کل سے کام پر نہیں آئیں گے۔

رام بھروسے : ایسا ظلم مت کیجئے سر ۔ میرا ۔ پریوار بھوکوں مرے گا ۔

باس : ایک بات جو میں کہتا ہوں ۔ وہی میرا آخری فیصلہ بھی ہوتا ہے ۔

رام بھروسے : (گڈ گڈاتے لگتا ہے ۔ سر ۔ ایسا ظلم نہ کیجئے ایسا ظلم مت کیجئے ۔ بڑبڑاتا ہے ۔)

سین

(بھیر گھر میں)

شام لال ۔ رام بھروسے کو ہوش میں لاتے ہوئے) کہ کیا ہوا بھائی ۔ ؟

رام بھروسے : کچھ نہیں ۔

شیام لال : ارے ۔ تم ۔ تم گھبرا کہ ۔ کیوں گئے ۔ ا ۔ اگر بھگوان کو ۔ یہ ۔ یہی منظور تھا تو ہم کون ہوتے ہیں ۔ کہ ۔ کیا دنیا میں ۔ کہ ۔ کوئی لنگڑا نہیں ۔ وہ بھی ۔ تو ۔ تو ۔ اپنا ۔ کا ۔ کام کاج کرتے ہیں ۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

رام بھروسے : شام لال تم یہ نہیں سمجھو گے - ارے اگر میں لنگڑا ہو گیا تو میرے بال بچوں کا کیا ہو گا۔

شیام لال : ا - ار ے - لنگ - لنگڑے لوگ کیا کام نہیں کرتے ؟

رام بھروسے : ساوتری - اری - او - ساوتری

ساوتری : (آتے ہوئے) کیا ہے - ؟

رام بھروسے : اری - میں تو تباہ ہو گیا - برباد ہو گیا - اب میں لنگڑا ہو گیا -

رام بھروسے : لنگڑے ہوئے آپ کے دُشمن - کیوں ایسی منحوس باتیں کرتے ہو - ؟

رام بھروسے : اری - سُنو نہیں شیام لال کے ایک رشتے دار کا بھی یہی حال ہوا تھا - پوچھ لو خود اُن سے -

شام لال : ہاں بھابی - اُ - اُس نے بھی اسی نر - نرسنگ ہوم میں پلاسٹر - کر - کروا یا تھا -

ساوتری : کیا کہہ رہے ہیں آپ بھائی صاحب -

شام لال : بھابی - سب - سب اوپر والے کے ہا - ہاتھ میں ہے - دی - دھیرج رکھیئے - اور ہم کر - کر بھی - کہ کیا سکتے ہیں -

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

رام بھروسے : اری ساوتری - اب کیا ہوگا -

ساوتری : دیکھئے خدا پر بھروسہ رکھیئے - کل پلاسٹر کھلنے والا ہے - بھگوان سب ٹھیک کریں گے -

ماں - (آتے ہوئے) ارے کیا ہوا تم سب کو - پریشان سے لگ رہے ہو - ؟

ساوتری : روتے ہوئے - امی - یہ لنگڑے ہو گئے -

گائیتری : پریشان ہو کر - کیا اناپ شناپ بول رہی ہے بہو - لنگڑے ہونگے وہ جو ایسا کہیں گے - لیکن تمہیں کس نے کہا -

ساوتری : بھائی صاحب نے -

شیام لال : ہاں - ما - ماں جی - ہمارے - ایک ایک رشتے دار - کی بھی ہڈی ٹیڑھی جڑ گئی - - اس اس کا پاؤں ٹوٹ گیا تھا -

گائیتری : (روتے ہوئے) ارے میرے لال تم لنگڑے ہو گئے - اری بہو - تیرا پتی لنگڑا ہو گیا - اری منی تیرا ڈیڈی لنگڑا ہو گیا - میرے لال - تم لنگڑے ہو گئے - - - - ہے بھگوان کیا یہی سب دیکھنے کے لئے مجھے زندہ رکھنا تھا - ہے بھگوان میرے لال کے بدن میں تو صرف یہ دو

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

دو ٹانگیں ہی ٹھیک کام کر رہی تھیں انہیں بھی تم نے . . . ارے
میرا اِتنا سُندر لالی لنگڑا ہو جائے گا۔

مُنا ۔ (مُنی سے) کون لنگڑا ہوا ؟

مُنی : ارے چپ رہ ڈیڈی لنگڑے ہوئے۔

مُنا : سچ ۔اب مزا آئے گا ۔جب ڈیڈی لُڑک لُڑک
کر چلیں گے ۔

مُنی : (مارتے ہوئے) چپ رہ پاگل ۔

شیام : ا۔ اچھا رام بھروسے میں ۔ میں چلتا ہوں ۔

رام بھروسے : اچھا بھیا ۔ یہ آتے رہنا ۔ ہمت بڑھانے کیلئے ۔

سین

رام بھروسے کا پلاسٹر نرسنگ ہوم میں کاٹ کر

ڈاکٹر ۔ اب آپ ٹھیک ہو جائیں گے ۔ ہڈی جُڑ گئی ہے ۔
تھینک گاڈ ۔

ڈاکٹر : ہاں ۔ اب اُٹھنے اور دھیرے دھیرے چلنے کی کوشش
کیجئے ۔

رام بھروسے : (چلنے کی کوشش کرتے لگتا ہے ۔ لیکن مُشکل
ہو رہی ہے ۔ اور لنگڑاتے ہوئے چلنے لگتا ہے ۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

ڈاکٹر۔ ارے۔ یہ کیسے چل رہے ہیں۔ سیدھا چلیئے نا۔

شیام لال: ڈاکٹر صاحب۔ لنگڑے بھی کبھی سیدھے چل سکتے ہیں۔

ڈاکٹر: کیوں کیا ہوا۔ کس نے کہا آپ لنگڑے ہیں۔

رام بھروسے: آپ صاف صاف کیوں نہیں بتاتے کہ میں لنگڑا ہو گیا ہوں۔

ڈاکٹر: کیسی باتیں کر رہے ہیں۔ آپ آپ چلنے کی کوشش تو کیجیئے۔ آپ کو خود معلوم ہو جائے گا۔

رام بھروسے: سب معلوم ہے۔ ڈاکٹر صاحب۔ آپ کے چھپانے کی کوئی ضرورت نہیں۔

ڈاکٹر۔ بھئیا آپ چلو تو سہی۔

رام بھروسے: آپ بیساکھیاں منگوایں۔ لنگڑا آدمی بھلا بیساکھوں کے سہارے کے بنا کیسے چل سکتا ہے۔

ڈاکٹر: (پریشان ہو کر) ارے۔ انہیں کیا ہو گیا ہے۔ آپ میرا وقت برباد کر رہے ہیں۔

رام بھروسے: اور آپ نے بھی تو میرا بینیسہ برباد کر دیا۔

ڈاکٹر: (تنگ آکر) اوہ۔ اٹ از ٹو مچ۔ آپ کو یہ وہم کس نے ڈالا کہ آپ لنگڑے ہو گئے۔

رام بھروسے: شام لال کبھی جھوٹ نہیں بولتا۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

ڈاکٹر: اچھا تو یہ بات ہے۔ سسٹر سسٹر

نرس: یس ڈاکٹر۔

ڈاکٹر: ذرا۔ ان کو ایک سائڈ میں سہارا دینا۔

(ڈاکٹر اور نرس رام بھروسے کو زبردستی اٹھا کر چلانے لگتے ہیں۔)

ڈاکٹر۔ شاباش۔ شاباش۔ چلئے۔ چلتے رہیئے

اور تھوڑی دیر میں رام بھروسے چلنے لگتے ہیں۔

رام بھروسے: ارے میں تو اچھی طرح چلنے لگا ہوں۔ میں لنگڑا تو نہیں بن گیا۔ واہ رے شیام لال۔

—o—

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

رام بھروسے

رام بھروسے کا گھر۔ گائیتری۔ ساوتری۔ رام بھروسے
اور رام بھروسے بچے سبھی پریشان لگ رہے ہیں۔ گھر کی ساری
چیزیں بکھری پڑی ہیں۔ ایسا لگ رہا ہے کہ کسی نے کچھ ڈھونڈنے
کی کوشش میں سارا سامان بکھیر دیا ہے۔

گائیتری: توبہ۔ توبہ۔ آج کل جینا حرام ہو گیا۔ کسی پر
بھروسہ نہیں رہا۔

ساوتری: ماں جی اسی لئے کہہ رہی تھی کہ میں گھر میں ہی رہ ہوتی

گائیتری: بہو۔ میں نے سوچا تھا کہ تم بھی ساتھ رہو گی
تو وہ لوگ بھی خوش ہو جائینگے۔

رام بھروسے: ماں۔ کون آجکل گھر خالی چھوڑتا ہے۔

گائیتری: بیٹا۔ ہم مہینوں کہیں جاتے تھے۔ اور گھر
خالی چھوڑ دیتے تھے اور مجال ہے کہ کوئی بھی
چیز اُدھر سے اِدھر ہو جائے۔

رام بھروسے: ماں تم تو ستیایگ کی بات کر رہی ہو۔ یہ کلجیگ
بلکہ گھور کلجیگ ہے۔ آج کوئی ہاتھ کو لے جائے

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

دوسرے ہاتھ کو پتہ نہیں چلتا ہے۔

گایتری: ساوتری۔ رام بھروسے ٹھیک ہی کہہ رہا ہے۔
ہم دونوں کو ایک ساتھ نہیں جانا چاہیئے تھا۔

رام بھروسے: ماں۔ اب گئے نا۔ اب سوچو۔ اب کیا کرنا ہے۔

ساوتری: (روتے ہوئے) سب کچھ لے گئے۔

گایتری: بہو۔ جو مقدر میں ہوتا ہے۔ وہ سب ہوکر ہی
رہتا ہے۔

ساوتری: (روتے ہوئے) پیسہ پیسہ جوڑ کر جو کچھ بھی جمع
کیا تھا۔ وہ ساری چیزیں لے گئے۔

منّا: (روتے ہوئے) میرے سارے کھلونے لے گئے۔

منّی: (روتی ہوئی) میری گڑیا بھی لے گئے۔

گایتری: بہو۔ کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی پڑے گا۔ (رام بھروسے)
کچھ برتن اور کھانے پینے کا سامان تو لے آؤ۔

رام بھروسے: ماں۔ کہاں سے لے آؤں۔

گایتری: بازار سے اور کہاں سے۔

رام بھروسے: اس کے لئے پیسہ چاہیئے۔

گایتری: تیرے پاس پیسے نہیں ہیں کیا؟

رام بھروسے: ماں پیسے بھی چور لے گئے۔

ساوتری: (روتے ہوئے) ماں جی ہم لُٹ گئے۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

گائیتری : ایسا نہیں کہتے بیٹے جو ہونا تھا سو ہو گیا

رام بھروسے۔ ماں - اب میں کیا کروں۔

گائیتری : پولیس میں رپورٹ لکھوا دے۔

رام بھروسے: اس سے کیا ہو گا۔

گائیتری : ارے اتنی بڑی چوری ہو گئی۔ پولیس تو کچھ نہ کچھ کریگی ہی۔

ساوتری: میرے ماما جی ہاں چوری ہوئی تھی۔ پر اب تک چوری کا مال ملا نہیں۔

گائیتری : ایک نہ ایک دن تو ضرور ملے گا۔ ویسے کب ہوئی تھی چوری۔

ساوتری : جب میں تیسری جماعت میں پڑھ رہی تھی۔ پورے ۲۰ سال ہو گئے۔

رام بھروسے: ماں - رپورٹ لکھوانے سے کچھ نہیں ہو گا۔

گائیتری : بیٹے - کیسے نہیں ہو گا - پولیس کی نظر چیل جیسی ہوتی ہے - پاتال میں بھی چور ہو گا - وہ پکڑ ہی لینگے۔

رام بھروسے: ماں - آجکل ایسی بات کہاں - آج کل پولیس کے پاس اتنا وقت کہاں۔

گائیتری : کیوں ؟

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

رام بھروسے: ماں! پولیس کو آجکل اور بھی کام ہیں

گائیتری: تو کیا کہہ رہا ہے۔

رام بھروسے: ہاں ماں۔ پہلے تو پولیس کو لوگوں کی رکھوالی کرنے کا کام تھا۔

گائیتری: اور اب . . . .

رام بھروسے: اب تو وہ دن رات۔ وزیروں۔ اسمبلی ممبروں۔ اُنکے رشتہ داروں اور خود پولیس افسروں کی رکھوالی کرتے میں لگے ہیں۔

ساوتری: اور لوگ . . . .

رام بھروسے: بھگوان کے حوالے۔ اُن کو اپنی حفاظت خود کرنی ہے۔

گائیتری: باولا۔ ہوگیا ہے کیا؟ مجھے انت مورکھ سمجھتا ہے۔

رام بھروسے: بھلا میں کبھی ایسی غلطی کرسکتا ہوں کیا؟ پیاری ماں کو سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں۔ رپورٹ لکھوانا بے کار ہے۔

گائیتری: میری ماں۔ رپورٹ لکھوا دے۔ نہیں تو پولیس چور کو کیسے پکڑے گی۔

رام بھروسے: لیکن . . . . .

ساوتری: جب ماں جی کہہ رہی ہے تو رپورٹ لکھوا دیجئے

رام بھروسے: ٹھیک میں جاکر رپورٹ لکھوا دیتا ہوں۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

(اتنے میں دروازے کی گھنٹی بجتی ہے۔ ساوتری دروازہ کھولتی ہے اور سامنے شیام لال کھڑا ہے)

شیام لال : نمسکار بھابی جی

ساوتری : نمسکار۔ گھر میں سب ٹھیک ہے نا ؟

شیام لال : وہاں تو ٹھیک ہے۔ پر یہاں سب ٹھیک نہیں لگ رہا ہے۔

ساوتری : (روتے ہوئے) بھائی صاحب ہم لُٹ گئے۔

شیام لال : کیا ہوا بھابی جی ؟

ساوتری : گھر میں کوئی نہیں تھا۔

شیام لال : (افسوس کرتے ہوئے) رام بھروسے کو بھی لے گئے کیا ؟

ساوتری : وہ اندر ہیں۔

شیام لال : (کمرے میں آتے ہوئے) یار۔ یہ کیا ہوا۔ شکر ہے کہ تو گھر پر نہیں تھا۔

رام بھروسے : شیام لال میں پولیس میں رپورٹ لکھوانے جا رہا ہوں۔

شیام لال : رپورٹ لکھوانے سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔

رام بھروسے : میں ماں کو یہی سمجھا رہا تھا۔

شیام لال : نہ چور ملے گا نہ سامان۔ اُلٹا تھانے کے چکر لگانے پڑینگے۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

گائیتری : (آنسو پونچھتے ہوئے) بیٹا - ایسے ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہنے سے کچھ نہیں ملے گا - کم از کم اپنی تسلی کیلئے پولیس میں رپورٹ لکھوانی ہی پڑیگی ۔

شیام لال : ہاں - یہ تو - صحیح بات ہے - ہو سکتا ہے - کچھ نہ کچھ ملے گا - ہمارے ایک رشتے دار کے ہاں چوری ہوئی سب کچھ لے گئے - پولیس میں رپورٹ بھی لکھوا دی کم سے کم عزت تو بچ گئی ۔

گائیتری : عزت ؟

شیام لال : دروازے کے پاس اُن کے پتا جی کی پگڑی پڑی تھی - پولیس یہ پگڑی اُن کے بیٹے کے حوالے کی ۔

رام بھروسے : تو بھی یار - اچھا میرے ساتھ پولیس سٹیشن چل ایک اور ایک دو ہوتے ہیں ۔

شیام لال : دو نہیں گیارہ ہوتے ہیں (دونوں ہنستے ہیں) اگر تمہاری یہی مرضی ہے تو چلنا ہی پڑیگا ۔

(رام بھروسے اور شیام لال تھانے کے اندر داخل ہوتے ہیں تھانیدار کُرسی پر بیٹھا کچھ کاغذ دیکھ رہا ہے - پاس کے ٹیبل کے سامنے کُرسی پر بیٹھا ایک حولدار کچھ لکھ رہا ہے اور پاس میں کچھ سپاہی کھڑے ہیں)

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

رام بھروسے: کیا ہم اندر آ سکتے ہیں؟

انسپکٹر (کاغذ دیکھنے میں مصروف ہے) وہ رام بھروسے اور شیام کی طرف دھیان نہ دیکر حولدار سے بات کر رہا ہے) آجکل صرف چوریاں کی complaint سی آتی ہے۔ آج کل لوگ غیر ذمہ دار ہو گئے ہیں۔ دلیش کی بات چھوڑو۔ اپنے گھر کی رکھوالی کرنے کی ذمہ داری بھی بھول گئے ہیں۔

حولدار: صحیح فرمایا آپ نے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ پولیس کے ہوتے ہوئے کس بات کا ڈر۔ پھر چوری ہو بھی گئی تو بیمہ کمپنیاں والے تو ہیں ہی۔ وہ چوری ہوئے سامان سے دوگنا تو دے ہی دینگے۔

انسپکٹر: (ہنستے ہوئے) ہم تو complaint تو لیتے جا رہے ہیں۔

حولدار: لینی ہی پڑتی ہے صاحب۔ پر پڑی رہتی ہیں۔ پولیس کہاں کہاں چوروں کو ڈھونڈتی پھرینگی۔ ہمیں اور بھی کام ہیں۔

رام بھروسے: انسپکٹر صاحب۔

انسپکٹر: ہاں تو آپکو بھی چوری کی complaint لکھوانی ہے کیا؟

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

رام بھروسے : (ببے صبری سے) ہاں صاحب

اِنسپکٹر : چوری ہوئی بھی ہے یا اِنشورنس والوں کو بیوقوف بنا رہے ہو۔

رام بھروسے : انسپکٹر صاحب۔ میرا انشورنس نہیں ہے۔

انسپکٹر : پھر گئے کام سے اِدھر ہم کو چور ڈھونڈنے میں پتہ نہیں کتنے سال لگیں گے۔ اُدھر انشورنس کے پیسے بھی گئے۔

شیام لال : انسپکٹر صاحب آپ ہمارا FIR لکھوا دیں۔

انسپکٹر : ہاں۔ ہاں۔ لکھوا دو۔ لکھوانے میں حرج ہی کیا ہے۔ سبھی لکھواتے ہیں۔ آپ بھی لکھوا دو (حوالدار سے) انکی رپورٹ لکھوا دو۔

حوالدار : (شیام لال سے) اچھا آپ کا کیا نام ہے ؟

شیام لال : رام بھروسے

حولدار : باپ کا نام ؟

شیام لال : (رام بھروسے کی اور دیکھتے ہوئے) تیرے باپ کا نام کیا ہے۔

حولدار : اُسے کیوں پوچھ رہے ہو۔ میں آپکے باپ کا نام پوچھ رہا ہوں۔

شیام لال : چوری اِنکے گھر میں ہوئی ہے

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

حولدار : پھر آپ اتنے پریشان کیوں ہیں۔

شیام لال: یہ میرا دوست ہے صاحب۔

انسپکٹر : جب چوری ہوئی تھی۔ آپ کہاں تھے۔

شیام لال: اپنے گھر میں۔

انسپکٹر : کہیں یہ آپکی ہی شرارت تو نہیں ہے۔

رام بھروسے: انسپکٹر۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ یہ میرا دوست ہی نہیں یہ میرا بھائی ہے۔

انسپکٹر : دیکھئے۔ آپ مجھے اپنا کام کرنے دیجئے۔ میں ان سے پوچھ رہا ہوں۔

رام بھروسے: لیکن ....

انسپکٹر: (شیام لال سے) آپ کو یہ ثابت کرنا ہوگا۔ کہ آپ اُس وقت گھر پر ہی تھے۔

شیام لال: یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں

رام بھروسے: انسپکٹر صاحب ....

انسپکٹر : آپ چپ رہیے۔ (شیام لال سے) ہمیں آپ کے گھر کی تلاشی لینی پڑیگی۔

(حولدار سے) اِن کی رپورٹ لکھوا دیجیئے۔

رام بھروسے: لیکن انسپکٹر صاحب۔ شیام لال ....

انسپکٹر : دیکھئے آپ اپنا رپورٹ لکھوادیں۔ پھر یہ

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

ہمارا کام ہے۔

حوالدار : ہاں تو کیا چوری ہوا۔

رام بھروسے : میں لٹ گیا ہوں۔ کیا بتاؤں ٹیبل کرسیاں چھوڑ کر سبھی کچھ لوٹ کر لے گئے۔

حوالدار : (اپنے آپ سے) کیوں وہ لے جانے کے قابل نہیں تھے۔ (رام بھروسے سے) ہاں تو کرسیاں ٹیبل کیوں چھوڑ گئے۔

رام بھروسے : مجھے کیا معلوم ؟

شیام لال : شاید لے جانے کیلئے ٹرک وغیرہ نہیں ہوگا۔

انسپکٹر : (شیام لال سے) تمہیں کیسے معلوم کہ اُنکے ساتھ ٹرک نہیں تھا۔

شیام لال : یوں ہی بتا دیا۔

انسپکٹر : یوں ہی نہیں - اب میرے شک کی نگاہ آپ پر ہی جاتی ہے۔

شیام لال : میری طرف - انسپکٹر صاحب آپ کیسی بات کر رہے ہیں۔ رام بھروسے کا گھر بھی میرا گھر جیسا ہی ہے۔ بھلا اپنے گھر میں ہی چوری کرونگا۔ (اتنے میں فون کی گھنٹی بجتی ہے)

(انسپکٹر فون پر بات کرنے لگتا ہے)

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

انسپکٹر: ہیلو: جی صاحب جی جناب - یہ کب ہوا - میم صاحب کا کُتا چوری ہو گیا (ہنستے ہوئے)

فون پر دوسری طرف بیوقوف - میڈم کا کُتا چوری ہو گیا اور تم ہنس رہے ہو۔

انسپکٹر: ساری سر

فون پر دوسری طرف: کنٹرول روم کو اطلاع دو - کہ میڈم کا کُتا چوری ہو گیا ہے۔

رام بھروسے: پھر میں کیا کروں؟

انسپکٹر۔ (فون رکھتے ہوئے) حولدار تم سب کام چھوڑ کر پہلے کُتے کو تلاش کرو۔

حولدار: لیکن رام بھروسے۔

انسپکٹر: یہ خود چور تلاش کریگا۔

رام بھروسے: لیکن انسپکٹر صاحب

انسپکٹر: آپ چپ رہئے - (حولدار سے) سُنا نہیں کُتے کو تلاش کرو۔

حولدار: لیکن رام بھروسے

انسپکٹر: یہ خود چور تلاش کریگا۔

رام بھروسے: لیکن انسپکٹر صاحب

انسپکٹر: آپ چپ رہئے - (حولدار سے) سنا نہیں - کُتے کو تلاش کرو

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

حوالدار : سر کُتے کا حُلیہ۔

انسپکٹر : بیوقوف۔ پولیس میں کام کرتے ہو۔ اور میڈم کے کُتے کا حُلیہ معلوم نہیں۔

رام بھروسے : میں کیا کروں صاحب۔

انسپکٹر : آپ میرے سر پر بیٹھ جائیے۔ آپ اپنے دوست سے پُوچھ تاچھ کیجئے، آپکا سارا سامان مل جائے گا۔ نہیں تو میں دوسرا طریقہ استعمال کرُونگا۔

(ڈنڈا گھُماتے ہوئے)

رام بھروسے : آپ کُتے کیلئے اتنا پریشان ہو رہے ہیں۔ یہاں تو میرا سب کچھ لُٹ گیا۔

انسپکٹر : کچھ سمجھنے کی کوشش کرو۔ میڈم کا کُتا ضرور ہے یا تمہارا سامان (حولدار سے) میں کُتے کی تلاش میں جارہا ہوں۔ تم بھی کچھ سپاہی لیکر کُتے کو تلاش کرو۔

حولدار : ٹھیک ہے صاحب (سپاہی سے) چلو کُتے کی تلاش شروع کرو۔

سپاہی : جناب کُتے کا حُلیہ ؟

حولدار : ارے بیوقوف۔ پولیس میں نوکری کرتے ہو۔ اور میڈم کا کُتا ہزاروں میں ایک ہوگا۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

سپاہی: کیسے جناب
Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

حولدار : اُسکے چلنے کا انداز ہی الگ ہوگا۔ اُسکے بال لکچیے اور چمکدار ہونگے۔

سپاہی : وہ کیسے جناب۔

حولدار : ارے۔ وہ ولایتی شمپو سے نہاتا ہوگا۔ اور خوشبو چاروں طرف اور بکھیرتا ہوگا۔

سپاہی : اور اُس کے چلنے کا انداز

حولدار : ارے۔ اب ٹھیک سمجھے۔ وہ تھوڑے ہی اور کُتوں کی طرح چلتا ہوگا۔

سپاہی : پھر ؟

حولدار : وہ اکڑ اکڑ کر چلتا ہوگا۔ پاؤں زمین سے اوُپر۔

سپاہی : زمین سے اوُپر۔

حولدار : پاؤں اتنے خوبصورت ہونگے۔ کہ زمین پر رکھنے سے میلے ہو جائینگے۔

سپاہی : لیکن یہاں کروڑوں کُتے ہیں۔

حولدار : نالایق کروڑوں نہیں بلکہ اربوں کُتے ہیں۔ آجکل ہر ایک ساتھ ایک کُتا ہوتا ہے۔

سپاہی : صحیح فرمایا آپ نے

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

حولدار : شاباش - اب ڈھونڈنے میں کوئی مشکل نہیں ہوگی نا۔

سپاہی : ٹھیک ہے جناب - اگر آپ کہیں میں سبھی کتوں کو تھانے میں لے آؤں گا۔

حولدار : ارے نا سمجھ - تمہیں میری طرح حولدار بننا ہے یا نہیں۔

سپاہی - بننا ہے جناب۔

حولدار : پھر جاؤ اور صرف میڈم کا کُتا پکڑ کے لاؤ۔

سپاہی : (سلوٹ بجا کر) ٹھیک ہے جناب (چلا جاتا ہے)

رام بھروسے : میرا کیا ہوگا۔

(اتنے میں فون کی گھنٹی بج جاتی ہے) اور حولدار فون پر بات کرنے لگتا ہے۔

حولدار : ہلو جناب - آداب - جناب تلاش زور و شور سے جاری ہے۔

فون پر آواز : ابھی تک تلاش ہی کر رہے ہو - ارے بھائی میڈم بہت غصے میں ہے۔

حولدار : بس جناب - کُتا ملنے ہی والا ہے - ساری پولیس کتے کی تلاش میں لگی ہوئی ہے۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

فون پر آواز : میڈم کہہ رہی تھیں کہ کتا بج سے بھوکا ہے۔
میڈم نے بھی صبح سے کچھ نہیں کھایا ہے۔

حولدار : بس - جناب - جونہی کتا مل جائیگا میں اُسے
Five Star ہوٹل میں ناشتہ کروا دُونگا

فون پر آواز : ارے بیوقوف ایسا مت کرنا - میڈم کا
کتا ہے - وہ میڈم کے ہاتھ سے ہی کھانا
کھاتا ہے۔

حولدار : ٹھیک ہے صاحب - ہم کچھ نہیں کھلائینگے -
(اور فون رکھ دیتا ہے)

رام بھروسے : صاحب میری رپورٹ تو لکھ دیجیئے۔
حولدار : عجیب قسم کے آدمی ہیں آپ وہاں میڈم غصے
میں ہے اور آپکو رپورٹ کی پڑی ہے - پہلے
کتا مل جائے پھر آپ کی رپورٹ لکھیں گے۔

G.M. College of Education
Raipur, Bantalab
Jammu
Acc. No. 7999
Dated 17-6-08

رام بھروسے : صبح سے بیٹھے ہیں۔
شیام لال : بھیا ہمیں آزاد کردو - ہمیں دیر ہو رہی ہے -
حولدار : پھر ایک کام کرو - تم بھی کُتے کی تلاش شروع
کردو - نہیں تو کسی دن فرصت سے آنا۔
شیام لال : چلو رام بھروسے اتنی دیر رپورٹ لکھوانے
میں لگی - چور ڈھونڈنے میں ایک عمر چاہیئے۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation, Chandigarh. Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

G.M.C.E.J
7999

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

46
U
9

وِکاس وژن
جی۔ ایف۔ ۳، پلاٹ نمبر۔ ۲۲
سیکٹر۔ ۵، ویشالی، غازی آباد۔ ۲۰۱۰۱۰

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

J.K. Offset Printers, Delhi-6 Ph.: 23279852, 23241368